https://ataunnabi.blogspot.com/

سیف المصطفیٰ

علیٰ ادیان الافتراء

از افادات

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی

ناشر

مکتبہ غوثیہ سلطانیہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned with CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب ———— سیف المصطفےٰ علیٰ ادیان الافتراء
مصنف ———— امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
پروف ریڈنگ ———— مولانا شاہد رفیق قادری
کتابت ———— محمد لطیف پسیانوالہ
طابع ———— حاجی محمد صادق سراجی
صفحات ———— ۱۴۴
قیمت ———— [redacted] روپے

ملنے کے پتے

★ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد
★ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
★ مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمد للہ رب العلمین علی ان منّ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولًا منہم یتلوا علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ ولوکرہ المشرکون یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولوکرہ الکفرون فاشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ اشھد ان سیدنا ومولانا وملاذنا وماونا وشفیع ذنبنا عند ربنا محمدًا عبدہ ورسولہ عبد خیر العباد ورسول افضل الرسل ونبی سید الانبیاء وامام الکل صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ صلاۃ تبقی وتدوم بدوام الملک الحق القیوم وبارک وسلم دائمًا ابدًا الابدین وسرمد ادھر الداھرین امین یارب العلمین اما بعد افقر الفقراء الی اللہ الغنی سلطان احمد خان قادری برکاتی عاملہ اللہ بلطفہ الجلی خدمت ناظرین با تمکین میں عرض رسالہ ہے کہ نیرنگ دنیا دیدۂ بصیرت کو عجیب جلتے تماشا ہے جدھر دیکھئے تازہ رنگ طرفہ ڈھنگ نئے طور نرالے دور کہیں پھول کہیں خار کہیں نور کہیں نار کہیں نشہ کہیں خمار ہر ایک

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے رنگ میں سرشار کوئی عاقل کوئی مجنوں کل حزب بما لدیہم فرحون ؎

یک چراغ است دریں خانہ از پرتواں
ہر کجا نگری انجمنے ساختہ اند

فقیر پر بھی ایک زمانہ ایسا گزرا کہ حق و باطل میں کامل تمیز نہ تھی سنیت سی عمدہ دولت چنداں عزیز نہ تھی۔ طائر دل دانہ دام پر دھوکہ کھاتا جو صیاد ستم کیا نہ چاہتا اپنا اسیر بناتا یہاں تک کہ ہدایت ہادی نے دستگیری فرمائی کشمکش این و آں سے نجات پائی۔ طالب العلمی کے بہانے بریلی آنا ہوا۔ بتوفیق الٰہی چند روز حامی السنن ماحی الفتن بدعت سوز سنت افروز عاشق الاولیا عبد المصطفےٰ فاضل نوجوان جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی زید مجدہم العالی کی خدمت بابرکت میں مستفیض رہا۔ یہاں شاہراہ ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ کا رستہ ملا۔ بہکانے والوں کے مکر و زور کا عقدہ کھلا الحمد للہ الذی ھدنا وما کنا لنہتدی لولا ان ھدٰی حضرت مولانا مدظلہ العالی کے الطاف سے کتب فریقین مطالعہ میں آئیں نسیم تحقیق سے وضوح حق کی کلیاں کھل کھلائیں۔ اکابر طائفہ وہابیہ کی جو دلیلیں دل پر شبہ ڈال رہی تھیں دفعۃً ہباءً منثورا ہوئیں۔ باطل عاطل کی ظلمتیں آفتاب حق کے حضور نیم تابش میں کافور ہوئیں علمائے سلف کی وہ عبارتیں جو ان حضرات کی مستند تھیں۔ جب اصل کتابوں سے مطابق کیں سبحٰن اللہ طرفہ گل کھلا۔ عروس دیانت کا گھونگھٹ کھلا۔ دیکھوں تو کہیں اوّل سے کچھ کلمے ترسے ہوئے ہیں۔ کہیں آخر سے کچھ جملے کترے گئے ہیں۔ کہیں بیچ عبارت میں سے سطریں کی سطریں مفقود۔ کہیں اصل الفاظ کی جگہ کچھ بدلے ہوئے الفاظ موجود۔ کہیں یہ چالاکی کہ مصنف نے کسی گمراہ فرقہ کا کوئی مردود قول نقل کیا پھر اہلسنت کی طرف سے بالتصریح اس کا رد کر دیا۔ حوالہ دینے والے نے ابتدا سے وہ الفاظ کہ یہ قول اہل بدعت کا ہے۔ اور آخر سے وہ تقریر کہ اہل سنت نے اس کا یوں رد کیا ہے صاف اڑا دی اور وہ مردودبات اُس مصنف کی طرف نسبت فرما دی۔ کہیں یہ جرأت کہ جس کتاب کا حوالہ دیں اس میں مسئلہ کا اصلا ذکر ہی نہیں۔ کہیں اور بڑھ کر قیامت کہ اس میں صریح خلاف لکھا ہے۔ انہیں آفت روز مقابلہ کی فکر ہی نہیں۔ کہیں سب سے زیادہ یہ غضب بپا کہ فرضی کتابوں سے استناد خیالی عالموں سے تقلاد خدا چاہے تو ابھی اس کتاب نے کاغذ و قلم کی صورت نہ دیکھی ان عالم صاحب نے عالم ایجاد کی ہوا نہ لگی۔ مگر حضرات محنت فرما رہے ہیں۔ احتجاج کے بادل گرما رہے ہیں۔ حمقا کے انڈے برس رہے ہیں۔ پانی کے پیاسے اُس کو ترس رہے ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر فقیر کو سخت حیرت ہوئی حیرت کیا سکتہ کی صورت ہوئی کہ الٰہی دیندار عالموں کے یہ کام ہوتے ہیں مقدس لوگ یہ بس ہوتے ہیں یارب اگر وہ مذہب خواب تھا۔ تو یہ جو کچھ دیکھا کیا خواب تھا آخر لطف الٰہی نے دستگیری فرمائی۔ دل مضطرب نے تسکین پائی۔ یقین

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہُوا کہ بے شک یہ مذہب جدید سرتاپا زور سے بنا ہے۔ جب تو ان خدا
ناترسیوں پر اسی کی بنا ہے۔ تو یہ اگر یہ مذہب حق ہوتا۔ تو عمائد مذہب کا
یہی سبق ہوتا۔ استغفر اللہ اگر کچھ بھی مذہب میں جان پاتے تو اس کی حمایت میں
ان عیاریوں سے عار پاتے۔ روافض کی طرح یہ عادت نہ ہوتی۔ دیانت
کی جان پر آفت نہ ہوتی۔ العزۃ للہ حق کا معین تو علیم حق ہے۔ باطل پرستی
کی کیوں زرق زرق ہے۔ حق کا حامی تو فضل رسول ہے۔ باطل جوئی کا دغل
فضول۔ حق کی شان نقی و علی ہے۔ باطل سے اس کو کب مدد ملی ہے۔ بارے
فقیر نے چند علمائے وہابیہ سے بھی اس امر میں مشورہ کیا۔ ان امورِ عجیبہ
کا تذکرہ کیا۔ کہ دیکھو یہ کیا عذر بیان فرماتے ہیں۔ اپنے اکابر سے کیوں الزام
اُٹھاتے ہیں۔ حضرات نے جواب تو کچھ نہ بتایا۔ مگر جاہلانہ غصہ بہت کچھ
فرمایا۔ ناچار فقیر خاموش رہا مگر دل میں تحقیق کا جوش رہا کہ کسی طرح یہ
راز تو کھلے۔ دیانت اکابر کا بھید تو ملے۔ اسی اثنا میں سنایا گیا۔ کہ کسی طرف
سے پھر کچھ چھیڑ ہوئی۔ حضرات کے سمند غیظ کو دوبارہ ایڑ ہوئی اتنا کہنا
تھا کہ (بحر دیانت یہاں بہا۔ اکابر طائفہ نے یہ کچھ کہا۔ اب وضوح حق
میں کیا باقی رہا) کہ طیش و غضب کے جھنڈے گڑے بھرے بیٹھے تھے۔
برس پڑنے بگڑنے کی شکلیں سنبھل گئیں۔ عتاب کی تیوریاں بدل گئیں۔
جھنجلاہٹ کی صورتیں مچل گئیں۔ چھلک رہی تھیں اوبل گئیں۔ اپنا ہی وقت
تباہ فرمایا۔ ڈیڑھ جزو کے قریب سیاہ فرمایا۔ جس میں ان کی تعریض و تعرض

کا جواب غائب۔ اوّل سے آخر تک کلمات نامناسب۔ اکابر اہل سنت
احیاء و اموات سب پر سب و شتم و افترا کی خرافات۔ گالیاں لیجئے تو پچھے کے
پچھے سید بیان سنئے تو کچھے کے کچھے۔ غرض وہ شستہ شائستہ گفتگو سنائی کہ
صاحب قرآن کی گور تھرائی۔ وہ تڑاتے سے گل فشانی فرمائی کہ پھلجھڑی کی
روح فرمائی۔ فقیر نے بھی وہ تحریر دیکھی بازاری گفتگو کی تصویر دیکھی تصویر
کی صورت متحیر ہُوا کہ الٰہی یہ کیا ظاہر ہُوا

بڑے عماموں کی بیشرمیاں کیسی ۔ اتنی ٹھنڈی گرمیاں کیسی

ے ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مگر پھر بھی اپنا شوق وہی رہا گالیاں سن کر بس اتنا کہا

ے بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

اب قصد کیا ہے جو خدارا راست لائے۔ کہ باب عمائد کی زنجیر
ہلائیے۔ شاید وہ کچھ جواب بتائیں۔ اپنے اکابر کی بات بنائیں۔ یہ بھی
نہ ہُوا تو انشاء اللہ تعالیٰ اتنا ہو گا۔ کہ فرقہ نجدیہ کا فتنہ ہو گا۔ اہل انصاف
انہیں لے جائیں گے۔ یا نہ لے جائیں۔ خود سمجھ جائیں گے۔ کہ جب ان کے
اکابر یہ کچھ کر گزرے۔ بات بات میں عیاری پر اُترے۔ ہر جگہ پھیل پیچ
کی راہ لی۔ تراش خراش کی پناہ لی۔ تو بے شک ان کے مذہب میں جان

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں جی کا ان کی طرف گمان نہیں۔ اب ناظرین سے کچھ عرض کروں۔ ان گالیوں پر اگر کان دھروں جب تو خواہش انتقام کچھ اور ستاتی ہے۔ آیۂ کریمۂ فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ یاد دلاتی ہے۔ مگر خدا نہ کرے کہ ہم ایسوں سے اُلجھیں یا ان سے کلام روا سمجھیں۔ ہاں وقتاً فوقتاً چسپ الفاظ شوخ مضمون میں معذور رکھیں۔ دل سے کدورت دور رکھیں۔ کہ غرض وقعت سخن و تحسین بیان ہے۔ تحقیق حق کا قدم درمیان ہے۔

سیف المصطفٰے علے ادیان الافترا اس رسالہ کا نام اور یہی اس کی تاریخ آغاز و انجام ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلے اللہ تعالیٰ علے خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ اجمعین۔

عمائد طائفہ سے باادب گزارش دیانت اکابر کی مجمل نگارش

اے عالی حضرتو بلند خدمتو۔ فقیر حق طلب بہ نہایت ادب و مراعات منصب آپ صاحبوں کی طرف توجہ کرتا اور دست بستہ کہتا ہے۔ کہ للہ تعصب دل سے دور کیجیے اور کچھ دیر اس خیر خواہ مسلمانان کی عرض سن لیجیے۔ اگر میں کہتا اور واقعی عمائد طائفہ نے امر دین میں یہ کارسازیاں اور تائید مذہب میں ایسی شعبدہ بازیاں فرمائی ہیں۔ تو اب اس کا انصاف بھی آپ ہی کے سر ہے۔ کہ اہل حق کو اثبات حق میں کبھی بھی ان تحریکات و تصرفات کی ضرورت پڑی ہے۔ حق کا ثبوت تو حق سے ہوتا ہے۔ ہاں

باطل کی تائید باطل ہی سے ممکن۔ پھر اگر آپ کا مشرب حق ہوتا۔ تو خدارا ان دیانت داریوں کی کیا حاجت ہوتی۔ یہ بھی نہ سہی اتنا ہی کہہ دیجئے کہ جو امور دین و معاملہ رب العالمین میں ایسی حرکات کرے اُسے کوئی عاقل خدا پرست بھی راست کردار کہہ سکتا۔ یا امام و پیشوا بنا سکتا ہے اور اگر میری عرض مقرون بصدق و صواب نہ ہو تو لسم اللہ اظہار حق و ابطال باطل کیجیے۔ جو دھوکے میں پڑے ہیں۔ اُن کا شبہ مٹا دیجیے۔ اور یہ تو کوئی مشکل بات نہیں۔ نہ اُسے چنداں علم درکار اکثر جگہ ہم نے آپ کے اکابر کی تحریف و کارسازی چند طور پر ثابت کی۔ اول کتاب یا عالم کا حوالہ دیا۔ حالانکہ نہ اس میں وجود نہ اس سے ثبوت دوم وجود و ثبوت نہ ہونے کے ساتھ طرہ یہ کہ صریح خلاف اسی کتاب یا اسی عالم سے ثابت سوم وجود تو ہے۔ مگر یوں کہ صاحب کتاب نے ایک قول مردود نقل کر کے اُس کا رد کیا۔ صاحب حوالہ نے ابتداء سے الفاظ نسبت آخر سے عبارت رد اڑا دی بیچ کا جملہ پکڑ لیا۔ چہارم عبارت اپنے مذہب کے صریح خلاف دعوے پر نا منطبق تھی۔ دفع تخالف و تحصیل تطابق کے لیے کوئی جملہ بڑھا دیا۔ یا کچھ الفاظ گھٹا دیئے۔ پنجم ایسے کتب و علماء کا حوالہ دیا۔ کہ آج تک جن کا اعتماد اپنی الماری کے سوا دوسری جگہ وجود یا اس عالم کا کہیں ذکر یا اس سے استناد باوجود تکرار مطالبہ و کثرت مؤاخذہ ثابت نہ کر سکے۔ اکثر اعتراض اسی طرح کے ہیں۔ ان کا جواب ایک سیدھی سی بات ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ جواب دیجیے۔ اُن جوابوں کی خدمت گزاریاں ہو چکیں۔ ان کے پاسخ سے تو عار خاموشی اختیار کیجیے۔ اور پھر وہی ردی جواب پیش کر دیجیے۔ کہ میاں جو جانے گا وہ جانے گا۔ آج تو جاہلوں کے کہنے کو ہو جائے گا۔ کہ دیکھو ہم نے جواب لکھ دیا

(ترویح) زمانہ مولوی محمد اسحاق صاحب سے آج تک تحریف و تصرف کا صیغہ ان حضرات میں روز افزوں ہے۔ استیعاب کیجیے۔ تو دفتر عظیم ہو۔ معہذا ہم خود خلاف انصاف نہیں چاہتے۔ لہٰذا چار امر کا لحاظ واجب جانتے ہیں۔ اولاً جہاں نقل و اصل میں ایسا تفاوت ہو جس میں چنداں جلب نفع یا سلب ضرر نہ سمجھا جائے۔ یعنی اگر حوالہ دینے والا عبارت مطابق اصل نقل کرتا بھی جب افادہ مدعا و موافقت مذہب میں اسی کا یہی حال رہتا جواب ہے وہاں ہم اس وجہ سے کہ مسلمان پر گمان نیک چاہیئے۔ جہاں اَمکن مسامحت ناقل یا خطائے کاتب یا نقل بالمعنے پر محمول کریں گے۔ کہ آخر اس تبدیل میں اس کا نفع نہ تھا۔ پھر کیوں ایسا کرتا۔ ہاں محل مواخذہ و صریح خیانت و مخالفت دیانت وہ پانچ صورتیں اور اُن کے نظائر ہیں جو ہم نے اوپر ذکر کیں۔

دوم: ہماری انصاف دوستی اُن تفاوتوں کے ذکر کی بھی اجازت نہیں دیتی۔ جہاں مجانست خطی وغیرہ با کے سبب اشتباہ کاتب کا

کہ وہ جس حوالے کی کسی نہج پر غلطی ثابت کرے۔ آپ نقل و منقول عنہ کے مطابق دکھا دیں۔ وہ جن کتب و علماء کے وجود و اعتماد کا ثبوت مانگے۔ کلام سلف سے ثبوت بتا دیں۔ بس چلیے جھگڑا ختم قصہ فیصل باقی رہا۔ گھاتیں کرنا پینترے بدلنا ایسے بیر باڈو بنا اُچھلنا۔ یہ ہمیں پسند نہیں آتا۔ نہ تحقیق حق سے اسے علاقہ جو صاحب ذی علم و قابل خطاب ہمارے ان مطالبوں سے بطرز معقول عہدہ برآ ہوں گے۔ ہم اُن کا بہت احسان مانیں گے۔ بشرطیکہ وہ اب قدیمی معلومین یعنی سب و شتم و کلمات غیظ و غضب سے معاف رکھیں۔ دیکھیے چند بھولی صورتوں موہنی مورتوں نے کیسے کیسے زبان درازیاں کیں۔ ہم نے دیدہ نادیدہ اور شنیدہ ناشنیدہ ٹھہرا کر بامید حق جوئی آپ صاحبوں کی طرف رجوع کی۔ کہ خطاب کا مزہ بھی اہل علم سے ہیں۔ اور ان سے خرافات کی بھی توقع نہیں۔

ع

لے گالیاں بھی اب تو تری یار کھا چکے
بس او زبان دراز بہت کچھ اُٹھا چکے

(تنبیہ) اتنی عرض اور ہے۔ کہ پرانی باتیں اگلی گھاتیں جن کا اس طرف کے علماء طرح طرح پر جواب دے چکے۔ رد لکھ چکے بغیر اس کے کہ جواب سے پہلے عہدہ برآئی فرمائی جائے۔ دوبارہ انہیں مطرود و مردود داؤں کا پیش کرنا کسی طرح مقتضائے حیاء و حمیت نہیں۔ یوں تو تصور معاف کبھی نہ ہارئیے گا۔ کہ ادھر سے جو اعتراض ہوئے آپ کے اکابر نے بعض

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احتمال قریب ہو۔

سوم :۔ دانستہ اُس عبارت کو بھی نہ لیں گے۔ جسے صاحب حوالہ خود دوسری جگہ بمقابلہ اہلسنت صحیح نقل کر چکا ہو۔ کہ عمداً بدلتا تو وہاں کیوں ٹھیک لکھتا بشرطیکہ وہاں صحیح نویسی میں اور علت نہ ہو۔ مثلاً وہاں جس امر پر استدلال ہے۔ وہ اصل عبارت سے بھی حاصل تھا۔ وہاں صحیح نقل کر دی۔ یہاں دوسرا دعوے زیر ثبوت ہے۔ یہ بے تحریف نہ بنتا یہاں قطع برید کی ٹھہری۔

چہارم :۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ کم علموں یا ناواقفوں کا الزام عمائد و اکابر پر نہیں آسکتا۔ نہ وہ ان کے حرکات کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ہم صرف اُنہیں ہی کی تحریفات پر اقتصار ضروری سمجھتے ہیں۔ جو اس فرقہ کے مشاہیر متکلمان و مشاالیھم بالبنان ہیں۔ کہ انہیں لوگوں سے ہمارا کلام و خطاب ہے۔ جاہلوں سے مغز مارنا اپنا داب نہیں۔ منصب داد انصاف دے۔ کہ ہم نے ان چار شرائط کے التزام سے میدان مجال کو کس قدر دشوار گزار کر لیا۔ بااین ہمہ جب اس درجہ کثرت سے عمائد طائفہ کی کارسازیاں دکھا دیں۔ پھر بھی نہ مانوں تو میں کیا کہوں کتنی ہٹ دھرمی ہے۔ اب ان سب باتوں پر لحاظ کر کے متوکلا علی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سمند خامہ کو میدان بیان میں جولان دیتا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اہل انصاف و تمکین اعتساف سے داد سخن لیتا ہوں

و باللہ ثم برسولہ استعین و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(تمہید) :۔ قبل از شروع مطالب دو قاعدوں پر اطلاع مناسب کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی کام آئیں۔ اور طالب حق کو ہر جگہ نفع پہونچائیں۔

قاعدہ اولےٰ :۔ عقلاً و نقلاً تصحیح نقل ذمۂ ناقل لازم پھر اگر اُس نے منقول عنہ میں خود دیکھ کر نقل کیا۔ تو امر آسان ہے۔ ورنہ بالواسطہ نقل میں جب ذکر واسطہ نہ کرے۔ تو ساری بلا اپنے سر آجاتی ہے۔ اور صحت نقل کا خود ثبوت دینا پڑتا ہے اگر دیا ملزم ہوا کما ذکر مولانا عبد العزیز الدہلوی عن العلامۃ الامام السیوطی رحمہما اللہ تعالےٰ ہاں اس قدر ضرور ہے۔ کہ اگر وہ واسطہ فریقین کے نزدیک معتمد ہو تو ہم جس طرح اصل منقول عنہ میں دکھا کر تصحیح نقل کر سکتے ہیں۔ یونہیں بشہادت واسطہ بھی ممکن یعنی ہنگام مطالبہ وہ کتاب جس میں دیکھ کر حوالہ دیا تھا پیش کر دیجئے۔ جب اُس کا مصنف طرفین کا مستند اور اس کی نقل دونوں کی معتمد تو فریق ثانی کو لاجرم ماننا پڑے گا۔ اور ہم تصحیح نقل کے عہدہ سے بری ہوں گے۔ ہاں اگر وہ واسطہ خود ہی مجہول و نامقبول ہے۔ تو بے شک جب تک اصل منقول عنہ سے نہ ثابت کریں ہم پر سے الزام دفع نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ ناقل صریح جانتا تھا کہ میں جس کتاب کے اعتماد پر نقل کیے دیتا ہوں۔ اس کی شہرت و مقبولیت پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچ سکتی۔ پھر بحذف واسطہ اصل کا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حوالہ دے دیا۔ یہ تو یہ ایک قسم کی تدلیس سے مشابہ ہے جسے امیر المومنین فی الحدیث شعبہ بن الحجاج زنا سے بدتر جانتے۔ اور ایسے ناقل کی بددیانتی و فریب دہی میں کوئی کلام نہیں کرسکتا۔

قاعدہ ثانیہ:- عالم یا کتاب سے نقل کے لیے علماء نے دو طریقے ارشاد فرمائے۔ ایک یہ کہ ناقل اس حد تک سند متصل رکھتا ہو۔ یہ طریقہ اس زمانہ میں بعض کتب حدیث کے سوا کالمعدوم ہے جبکہ مخالف پر اسی وقت حجت کہ اُس کے سامنے اپنی تمام سند مسلسل بیان کیجیے۔ اور وہ تم سے مصنف تک سارے سلسلہ کا ثقہ عدل ضابطہ صحیح الحفظ ہونا تسلیم کرے دوسرا طریقہ کہ صدہا سال سے رائج اور تمام خدشات سے سالم یہ ہے کہ اُس کتاب کی نسبت

ملہ بقیہ حاشیہ ص ۱۱ کا، مثلاً ہم نے کسی مسئلہ میں درمختار دیکھ کر سیر کبیر امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حوالہ دیا۔ وقت مطالبہ جب ہم دکھا دیں۔ کہ دیکھو درمختار میں اُس سے نقل موجود تو جو شخص درمختار کو معتبر کتاب اور اُس کے عزو روایت کو مانتا ہے اُس پر حجت تمام ہوگئی۔ یہاں تک کہ علامہ حموی غمز العیون میں ایک حکم صاحب اشباہ کا خلاف قنیہ و بزازیہ سے نقل کرکے فرماتے ہیں ولم اقف علیٰ ذکرہ المصنف فیحمل علیٰ انہ ظفر بذلک و ہو ثقۃ فیما ینقل الیٰ آخرہ۔ مقصود صرف اس قدر کہ نقل ثقہ پر اعتماد کیا جائے گا۔ مالم یتضح خطأہٗ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

جانب مصنف حد تواتر و شہرت کو پہنچ گئی ہو۔ اور سلف و خلف اُسے منسوب الیہ کی تصنیف مانتے آئے ہوں ایسی صورت میں سند خاص کی حاجت نہیں ہوتی جو چاہے اس سے استناد کرے بشرط مقبولیت مصنف تمسک تمام ہوگا۔ اگرچہ بوجہ مخالفت جمہور یا اور کسی عارض قوی سے وہ قول خاص اُس کا مخالف مقبول نہ رکھے۔ ذکرہما[1] العلامۃ المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر و آثرہ البحر فی الاشباہ بالتقریر یا تی مجہول کتاب یا وہ کتاب جس کا مصنف نامعتبر ہو۔ اگرچہ متداول و مشتہر ہو بہ تصریح اکابر علما صالح احتجاج نہیں۔ اور اس امر پر اکابر طائفہ مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی و جناب معلی القاب نواب بہادر بھوپالی بھی اپنی تصانیف میں زبانی اذعان کیا کما سیاتی۔ اب بہ نہایت اختصار جانب مطلب توجہ کرتا۔ اور اپنی کم فرصتی کا احسان جان مخالف پر دھرتا ہوں۔

[1] و طریق نقل المفتی فی زماننا عن المجتہد احد الامرین اما ان یکون لہ سند فیہ الیہ او یاخذہ من کتاب معروف تداولتہ الایدی نحو کتب محمد بن الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ و نحوہا من التصانیف المشہورۃ۔ اھ فتح القدیر من کتاب القضاء و نقل السیوطی عن ابی اسحٰق الاسفرائنی الاجماع علی جواز النقل من الکتب المعتمدۃ ولا یشترط اتصال السند الی مصنفیہا اھ اشباہ من احکام الکتابۃ قولہ و نحوہا من التصانیف المشہورۃ۔ یفہم منہ انہ لا یجوز للمفتی من التصانیف الغیر المشہورۃ بہ صرح المصنف فی بعض رسائلہ اھ حمدی ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چار حرف آرزو ئے دل میں یوں تو مختصر
گر بڑھاؤں میں تو قصہ ہے بڑھانے کے لیئے

جناب مجسٹریٹ بآ اشارات شناس قانون آئین بند آئین ڈپٹی الکلکٹر مولوی امداد العلی بہادر

(دیانت اوّل) :- رسالہ امداد المسلمین میں صلاۃ الرغائب و نماز نصف شعبان کی نسبت فرماتے ہیں۔ اگرچہ بعض فقہانے جیسے صاحب درمختار وغیرہ حدیث پر اعتماد کر کر جواز لکھ دیا ہے۔ لیکن ائمہ محققین واجلہ فقہا و محدثین جیسے امام ابو شامہ اور امام یافعی اور ابن حجر مکی اور صاحب المجمع البحار اور ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق دہلوی غرض سب محدثین و فقہا کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور یہ نماز مذموم بلکہ اس پر بہت کچھ تشنیع کی ہے۔ انتہی ملتقطا جناب من حضرت نے یہ اتفاق کل کا دعویٰ کس سرکار میں ملاحظہ فرمایا۔ عین العلم[1] آخر باب اوّل دیکھیئے اس میں ان نماز کی محافظت کا حکم دیتے۔ اور مواظبت مسلمین ذکر کرتے ہیں۔ علامہ کفوی طبقات حنفیہ میں محیط امام برہان الدین[2] محمود سے نقل کرتے ہیں ان نماز و

[1] دیکھو حفظ الرواتب و سائر السنن وکل ما ورد فیہ فضیلۃ کصلاۃ الرغائب ولیلۃ النصف من شعبان مکانوا یواظبون علیہا اھ ملتقطا عین العلم ۱۲ [2] لا یکرہ الاقتداء بالامام فی الرغائب ولیلۃ النصف من شعبان لان ما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن خصوصا اذا استمر

میں اقتدا مکروہ نہیں کہ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے نزدیک اچھا ہے خصوصا جب بلاد اسلام میں مستمر ہو کر عرف مستمر قائم مقام اجماع ہوتا ہے۔ اور اس نماز با جماعت میں مصالح و فوائد ہیں۔ بعض فقہانے اسے منع کیا۔ مگر اُن کی اصلاح سے ان کا افساد زیادہ ہے۔ کہ اس سے روکنے میں خیرات و حضور جماعات سے باز رکھنا ہے۔ اور یہ عقلاً و شرعاً کسی طرح پسندیدہ نہیں جو ایسا فتوے دے۔ اُس نے خطا کی، اُس میں شرح نقایہ سے منقول لا یکرہ الاقتداء بالامام فی القدر والرغائب ونصف شعبان لان ما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن الخ۔ اسی طرح کنز العباد وغیرہ کتب فقہ مستندات طائفہ میں موجود کذا قال خصمکم اقول مطلب صرف اس قدر کہ دعویٰ اجماع غلط اگرچہ راجح کچھ ہو۔

دیانت دوم :- آپ کے خصم کہتے علی قاری پر محض افترا فرمایا مرقاۃ وغیرہ اُن کی کتابوں سے آپ کا کذب ثابت

(حاشیہ بقیہ ص ۱۶) فی بلاد الاسلام ولا سیما لان المعروف اذا استمر نزل منزلۃ الاجماع وفی تلک الصلاۃ مع الجماعۃ مصالح وفوائد نحو رغبات المومنین فی تلک الصلاۃ واعطاء الصدقات من الدراہم والاطعمۃ والحلاوی وغیرہ وذلک ومنع بعض الفقہاء ذلک لکن افسادہم اکثر من اصلاحہم لان فی المنع منع الصدقات ومنع رغبۃ الناس عن الحضور فی الجماعات وذلک لیس مرضیا عقلا وسمعا ومن افتی بذلک فقد اخطأ فی دعواہ اھ ملخصا محیط برہانی ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہی علی قاری شرح اربعین میں ان نمازوں کی اجازت دیتے۔ اور اُن کے بدعت مذمومہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اطلاق حدیث سے نماز نصف شعبان کی تجویز نکالتے ہیں۔ اور جوازِ نماز کا صریح اقرار فرمایا۔ اگرچہ ہمیشہ پڑھی جائے اور فرمایا خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس رات نفل پڑھنا بطریق صحیح ثابت پھر طور خاص کا ضعف کیا مضر ہے فرماتے ہیں۔ ہاں سنت سمجھنا صحیح نہیں۔ اور باجماعت پڑھنا بعض فقہا کے نزدیک مکروہ) اصل عبارتیں[1] حاشیہ پر ملاحظہ ہوں۔ اب ہم اس مقدمہ کو بامید نظرِ ثانی آپ

[1] وفیہ ان الصلاۃ خیر موضوع واحیاء کل لیلۃ بالعبادۃ مشروع واذا لم یصح حدیثہما لم یلزم عدم فعلہما نعم لا یعتقد سنیتہما مع ان جاء فی لیلۃ شعبان قوموا لیلہا وصوموا نہارہا وقد سماہا اللہ تعالیٰ فی القرآن لیلۃ مبارکۃ فہی من موسم الخیرات ومنازل البرکات فصلاۃ مائۃ رکعۃ بای طریق لا یکون من البدع المذمومۃ مع ما ورد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن الخ اھ ملخصا شرح اربعین قلت جہالۃ بعض الرواۃ لا یقتضی کون الحدیث موضوعا وکذا نکارۃ الالفاظ فینبغی ان یحکم علیہ بانہ ضعیف ثم یعمل بالضعیف فی فضائل الاعمال اتفاقا مع ان نفس الصلاۃ النافلۃ فی تلک اللیلۃ ثابتۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطریق صحیحۃ فلا یضر ضعف بیان الکمیۃ والکیفیۃ فان الصلاۃ خیر موضوع واحسن مشروع عند کل مقبول ومطبوع وبہذا یبین جواز ما یفعلہ الناس فی بلاد ما وراء النہر وخراسان وروم والعرب والہند و

ہی کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ کہ مولانا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اس زور شور سے حدیث کو صرف ضعیف اور فضائل اعمال میں قابل قبول اور نماز کو صریح وجائز و معمول فرماتے ہیں۔ اُنہیں حدیث کے موضوع اور نماز کے مذموم کہنے والوں اور اُس پر تشنیع بلیغ کرنے والوں میں داخل کرنا کون سے ایکٹ کونسی دفعہ سے روا ہے۔ اور جب وہی عالم کہ بحکم جناب امام محقق وفقیہ نبیہ ومحدث جلیل ہیں۔ آپ کے حکم اول کا صریح رد[1] فرمائیں۔ تو ملا زمان سامی کا بالجزم دعویٰ اتفاق محکمۂ صدر سے غلط ہو چکا ہے۔ لہٰذا امیدوار کہ فیصلۂ اولیٰ منسوخ اور خدام گرامی کے امر دین میں حسن دیانت کا صاف اقرار فرمایا جائے۔ الٰہی آفتاب دولتمداری داعا تابندہ باد۔ اور وہ جو رسالہ امداد السنین میں اس مجالہ کی بابتہ لعرض نمائش عوام محض چوری اور سرزوری کا الزام ادھر ارشاد

(بقیہ حاشیہ صـــ ۱۸)
خیرہا من مائۃ رکعۃ فیہا سورۃ الاخلاص عشر مرات علی ما ذکرہ صاحب القوۃ والاحیاء وغیرہما فانہ وان لم یصح ولکن لا مانع من فعلہ لو علی وجہ الدوام اعتقاد کونہ سنۃ غیر صحیح عند العلماء وکذا اداؤہ جماعۃ مکروہ عند بعض الفقہاء الخ اھ ملخصا فضائل نصف شعبان ۱۲ منہ

[1] تنبیہ مقصود صرف اس قدر کہ پورے دعوے کا ثبوت کلام علی قاری سے دیکھئے اور یہ بھی ارشاد ہو کہ بالغرض اگر ایک عالم کے دو قول متناقض بھی ہوں تو بحکم تعارض دونوں ساقط اور اس کی طرف بالجزم ایک کی نسبت خلاف دیانت ٹھہرے گی یا نہیں ۱۲ منہ سلمہ ربہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہُوا انصاف سے ملاحظہ کیجئے۔ کس پر پھبتا ہے۔

سامنے غیر کے تم فتنہ مجھے کہتے ہو
چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر

دیانت سوم:۔ آپ خصم حوالہ شیخ محقق مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت بھی ایسا ہی کچھ کہتے ہیں۔ کہ بعد نقل قول امام نووی وابن حجر فرماتے ہیں[1]۔ یہ تو محدثین کے طور پر کلام تھا۔ اور اُن سے اس قدر مبالغہ کا تعجب ہے۔ یہ اتنا بس تھا۔ کہ اپنے نزدیک صحت حدیث نہ مانتے۔ اور زیادہ تعجب شیخ نووی سے ہے۔ کہ وہ تو فقہ میں منصف ہیں۔ اور حنفیہ سے ضد نہیں رکھتے۔ پس یہ مسئلہ تو جس میں ہم بحث کر رہے ہیں۔ انصاف و ترک تعصب کے زیادہ لائق تھا۔ کیونکہ وہ منسوب ہے۔ اولیائے عظام و علمائے کرام کی طرف اب آپ ہی اپنی زبان قانون ترجمان سے ارشاد کریں کہ حوالہ شیخ و ذکر اتفاق کوئی دعویٰ بھی

---

[1] ہذا ماذکرہ المحدثون علی طریقھم فی تحقیق الاسانید ونقد الاحادیث وحیا منھم ان یبالغوا فی الباب ہذہ المبالغۃ ویکفیھم ان یقولوا لم یصح ذلک عندنا واعجب من الشیخ النووی رحمۃ اللہ تعالیٰ مع سلوکہ طریق الانصاف فی الابواب الفقھیۃ وعدم تعصبہ مع الحنفیۃ کما ہو داب الشافعیۃ فما نحن فیہ اولی بذلک نسبۃ الی المشائخ العظام للعلماء الکرام رحمھم اللہ تعالیٰ اھ ماثبت بالسنۃ ۱۲ منہ علیہ الرحمۃ۔

آپ کا قابل ڈگری ہے۔ اور قصور معاف پورا دعویٰ نہ بھول جائیے۔

دیانت چہارم:۔ حوالہ امام یافعی میں بھی یہی مؤاخذہ ہے۔ کہ امام نے بعد نقل قول ذم اپنی تحقیق یہی فرمائی کہ تنہا پڑھے اور سنت نہ جانے تو کچھ حرج نہیں۔ وہذا نصہ نعم لو صلاہما انسان وحدہ منع اعتقادہ انہما لیسا بسنۃ ارجو ان لا باس بہ اھ مختصرا کہئے۔ اب بھی آپ کا دعوئے ڈبل ڈسمس کے قابل ہے یا نہیں ایک بسبب حوالہ یافعی دوسرے بوجہ ادعائے اتفاق۔

دیانت پنجم:۔ ان نمازوں کی برائی ثابت کرنے کو تو ان علما کو ائمہ محققین و اجلہ فقہاء و محدثین کا خلعت ہوا جب استحسان میلاد کی باری آئی تو امداد السنین میں ارشاد ہوتا ہے۔ شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ کو فقہا اور علمائے حنفیہ میں شمار کرنا ایسا ہے جیسا کہ مولوی فضل رسول صاحب اور مولوی سلامت اللہ صاحب اور مولوی وجیہ صاحب فقہاؤ علمائے حنفیہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ہاں صاحب گھر کی حکومت ہے۔ راضی ہوئے خلعت دیا۔ خفا ہوئے اوتار لیا۔ وہاں بات ہی کتنی ہے۔ فقط زبان کا ہیر پھیر ہے۔ کہ امام ابو شامہ و ابن حجر مکی و صاحب مجمع البحار و ملا علی قاری و شیخ محقق دہلوی جن سے ابطال مجلس کے ضمن دلائل میں کس طمطراق سے استدلال ہوتا ہے۔ یہ پانچوں ائمہ مجلس ملائک مانس کو مستحب و مستحسن جانتے ہیں۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحان اللہ تنقیح مقدمہ کے وقت ان کا دامن پکڑیں۔ ان سے مدد مانگیں ائمہ محققین واجلۂ فقہاؤ محدثین بتائیں۔ جب اصل مسئلہ لمبر پر چڑھے بر بنائے حکم اخیر وہ بھی معاذ اللہ بدعت وگمراہی کی اجازت دے کر مبتلاءِ وضلال ٹھہر جائیں یہ کون طریقہ دیانت وامانت ہے۔ اب کوئی تو کہتا ہے۔ کہ ڈپٹی صاحب ڈپٹی گری کیوں کر کرتے ہوں گے۔ کوئی کہتا ہے ابھی پچپن سال سے ہم کہتے ہیں۔

؎ آہ اُس شوخ ستمگر سے جس کی آنکھیں
ذوق رکھتی ہوں ڈھٹائی کا بدل جانے کا

دیانت ششم ۔ امداد المسلمین میں شمار مانعین مجلس کو جو پانچ خانہ کا ایک کٹھرا بنایا۔ اسی پجدرے کی ایک کوٹھری میں نام صاحب طریقۂ محمدیہ[1] کو بھی بٹھایا حالانکہ طریقۂ محمدیہ ورق

[1] لطیفہ یہاں حضرت طائفہ میں باہم عجیب خانہ جنگی واقع ہوئی۔ جناب ڈپٹی صاحب نے مصنف طریقۂ محمدیہ کا نام پیر علی افندی ٹھہرایا نواب صاحب بہادر سابق والی ٹونک نے پیر کی میاں امیر احمد نے ابن رجب افندی پھر ڈپٹی صاحب نے امداد السنین میں ہار کر پیر کی اور حضرت نے شارح طریقہ کو ابن رجب افندی ٹھہرایا۔ نواب صاحب نے رجب بن احمد پھر ڈپٹی صاحب بھی امداد السنین میں رجب بن احمد فرما گئے۔ نواب صاحب نے حوالہ کو منہیات طریقہ کی طرف نسبت کیا۔ میاں امیر احمد نے خود طریقہ پر اہتمام کا باندھا جناب ڈپٹی صاحب نے صاحب طریقہ رکھا۔ کہ اس طریقہ سے دونوں پہلو نکلتے رہیں حالانکہ یہ طریقہ اس کی بو نہ منہیہ سے ہرگز ثبوت قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

ورق ورق کر کے دیکھ جائیے اُس میں کہیں نشان تک نہ پائیے۔ کیوں صاحب یہ جھوٹے نام لکھ کر عوام کو جتانا کہ اس قدر لوگ مجلس میلاد کو بُرا کہتے ہیں جعل تو نہ ٹھہرے گا۔ سبحان اللہ کل کائنات ستر اور ان میں بھی یہ تین تیرہ۔[۱۲]

دیانت ہفتم ۔ وہیں امام شعرانی صاحب تنبیہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام جڑ دیا۔ تصحیح نقل سے سوال ہوا۔ گھبرا کر فرمایا اس وقت تنبیہ حاضر نہیں۔ عرض کیا گیا حضور چھپے نسخے۔ قلمی نسخے متعدد دیکھے کہیں پتہ نہیں فرماتے ہیں۔ کسی نے نکال ڈالی ہوگی اب ایسے جبر حاکمانہ کے سوا اور کیا تصور کیا جائے۔ حلیم الطبع سلیم المزاج لوگ تو حکم حاکم مرگ مفاجات کہہ کر چپ رہے۔ مگر تند مزاجوں سے

[1] لطیفہ یہاں حضرت طائفہ میں باہم عجیب خانہ جنگی واقع ہوئی جناب ڈپٹی صاحب نے مصنف طریقۂ محمدیہ کا نام پیر علی آفندی ٹھہرایا نواب صاحب بہادر سابق والی ٹونک نے پیر کی میاں امیر احمد نے ابن رجب افندی پھر ڈپٹی صاحب نے امداد السنین میں ہار کر پیر کی اور حضرت نے شارح طریقہ کو ابن رجب افندی ٹھہرایا تو نواب صاحب نے رجب بن احمد پھر ڈپٹی صاحب بھی امداد السنین میں رجب بن احمد فرما گئے۔ نواب صاحب نے حوالہ کو منہیات طریقہ کی طرف نسبت کیا۔ میاں امیر احمد نے خود طریقہ پر اہتمام کا باندھا جناب ڈپٹی صاحب نے صاحب طریقہ رکھا کہ اس طریقہ سے دونوں پہلو نکلتے رہیں۔ حالانکہ نہ طریقہ اس کی بو نہ منہیہ سے ہرگز ثبوت قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کب رُکا جائے وہ کہتے ہیں حضرت ان سب کاتبوں مختلف مقام زمانہ
کے چھاپنے والوں کو جناب والا سے کیا عداوت تھی۔ اور ہو بھی تو اُنہیں
کیا خبر کہ آپ اس عبارت سے سند پکڑیں گے۔ لاؤ اسی کو نکال ڈالیں۔
اور خبردار ہونا مانئے۔ تو اُن کے علم غائب ثابت ہوتا ہے۔ تقویۃ
الایمان کے طور پر شرک تو نہ ہوگا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ یہی امام شعرانی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کتاب مستطاب لواقح الانوار میں حضرت سیدی سید احمد بدوی
قدس سرہ العزیز کی میلاد میں جو اُن کے مزار پُر انوار پر ہوتی ہے۔ اپنا
حاضر ہونا اور راوی کے پیر و مرشد مولانا شادی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا انہیں
حضرت سید کی سپردگی میں دینا۔ حضرت سید مولیٰ کا مزار اطہر سے دست
انور نکال کر ان کا ہاتھ ہاتھ میں لینا۔ انہیں حاضری مولیٰ کی تاکید فرمانا۔
ایک سال یہ نہ گئے تو حضرت کو ان کا نہایت انتظار رہنا پردۂ قبر کھول
کر بار بار ملاحظہ فرمانا۔ پھر ایک بار ان کے کہیں درد تھا۔ نہ جانے کا
قصد تھا۔ حضرت سید کا خود تشریف لا کر تاکید فرمانا۔ بوڑھوں بچوں
کو آتے ہوئے دکھا کر عذر کا جواب دینا بلکہ بشکل چیل و سیاہ جانور نہایت
تناوران لانے پر متعین کرنا۔ ایک سال ان کے مرشد سیدی محمد قدس سرہ

---

[1] شبہ یہ تھا کہ وہاں مرد و عورت گھال میل ہوتے ہیں۔ حضرت مولیٰ قدس سرہ نے
جواب فرمایا کہ طواف کعبہ میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اُسے کسی نے منع نہ کیا۔ قربانت
روم کیا مسکت جواب ہے۔ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حاضر مولد نہ ہوسکے۔ تو حضرت کا اُن پر عتاب فرمانا۔ اور ارشاد کرنا
جہاں حضور اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء و صحابہ و اولیاء
تشریف لاتے ہیں۔ وہاں تو حاضر نہیں ہوتا۔ شیخ کا بقصد حاضری روانہ
ہونا لوگوں کو پلٹتا پاکر ان کے کپڑے اپنے چہرہ پر ملنا۔ ایک شخص کا
حاضری مولد پر انکار سے ایمان سلب ہو جانا۔ ان کا حضرت سید سے
فریاد کرنا۔ حضرت کا یہ عہد لے کر اب انکار نہ کرے گا۔ ایمان عطا فرمانا
ان کا شبہ[1] پوچھ کر جواب دینا پھر عزت الٰہی کی قسم کھا کر اپنی حاضری مولد کے
برکات بیان فرمایا کہ جو یہاں اگر گناہ بھی کرے تو بے توبہ نہ مرے۔ اور ہم
تو جنگل کے جانوروں کی خبر رکھتے ہیں۔ کیا ہمیں خدا اتنی قوت دے گا کہ اپنے
حاضران مولد کی حمایت کریں۔ شیخ ابو الغیث کو انکار مولد کی سزا ملنا
اُن کا مچھلیاں کھانا نو مہینے تک مچھلی کا کانٹا حلق میں اٹکا رہنا۔ گردن
سوجھنا۔ کھانے پینے سونے کا لطف جانا۔ پھر اپنی خطا یاد آنا۔ اور
قبہ حضرت سید میں حاضر ہو کر توبہ کرنا۔ شفا پانا۔ بہ تفصیل ذکر فرمایا ہے
واعجباہ جس امام کو ایک ولی اللہ کی مجلس میلاد سے حسن عقیدت ہو۔
وہ اور حضور اقدس انور اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم میلاد و ہدایت
بنیاد کو معاذ اللہ برا کہے۔ کیوں اب بھی ثابت ہوا یا نہیں۔ کہ صاحب
تنبیہ پر کھلا افترا ہے۔ ڈپٹی صاحب عبارت لواقح سن کر بہت کچے
ہوئے کہ جنہیں ہم نے انکار مولد پر امام کہہ کر یاد کیا تھا۔ وہ تو الٹی
ہی سیفی پڑھنے لگے۔ تو جھنجھلا کر کیا فرماتے ہیں۔ یہ عبارت یعنی اتنا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دفتر کا دفتر کسی نے لواقح میں بڑھا دیا ہوگا۔ صاحبو کوئی ان سنیوں سے کہدو کہ ڈپٹی صاحب اس وقت کیا جانے کس بات پر خفا بیٹھے ہیں۔ زیادہ نہ چھیڑو مگر جب خدام سامی کا مزاج درست ہو۔ تو کوئی آہستہ سے اتنا پوچھ لینا کہ حضرت اس عبارت لواقح سے جناب امام کو مولد حضرت سید سے غایت عقیدت و کمال ارشاد ثابت ہوتی ہے یہاں تک کہ خود حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس میں جلوہ افروز ہونا۔ اور ایک شخص کا انکار پر ایمان جاتا رہنا ذکر کرتے ہیں۔ یا یہ کہ جیسے علما کبھی مبتلائے امر شنیع ہو جاتے ہیں۔ وقت بیان مسئلہ اُس کے برای ظاہر کر دیتے ہیں۔ ان کا جانا اس قبیل سے تھا۔ جیسا کہ امداد السنین میں حضرت کا ارشاد ہے۔ اگر ایسے ہی جواب ہیں تو حضرت بھر پایا۔

دیانت ہشتم) اُسی حذر کی جرنیلی میں ایک ورنٹ بنام احمد بن محمد صاحب قول المعتمد فی الکلام مع عمل المولد جاری ہوا کہ ملازمان سرکاری جلو ریز پاشنہ کوب جائیں۔ اور زندہ و مردہ جہاں پائیں جبراً قہراً کٹھرے میں داخل کر آئیں۔ مگر وہ حضرت حد کے چالاک تھے۔ ایسے روپوش ہوئے کہ ملازمین درکنار خود وزیر اعظم ریاست جناب مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی وغیرہ نے دنیا چھان ڈالی کہیں پتہ نہ لگا۔ دیانت پناہا ہم امیدوار ہیں کہ ان فاضل محقق کا اگر اب نشان ملا ہو کہ یہ کون حضرت تھے۔ کیسے تھے۔ کب تھے۔ کسی اور معتمد نے بھی ان سے استناد کیا ہے۔ کہیں ان کا ان کے قول

—— (حاشیہ اگلے صفحہ پر ہے لہ)

معتمد کا ذکر لکھا ہے تو اب ارشاد ہو جائے فررنہ وررنہ خاک ڈالیے ایک آدمی تنہا بگر شکل تو یہی ہے۔ کہ اکیلے ہی ہوتے تو ملا مان سامی بھی فرماتے۔ ان کے ساتھ تو سارا ٹانڈہ لدا جاتا ہے۔ کہ اس کٹہرے بہت نام انہیں کے معرفت بھرتی ہوئے ہیں۔ مثل علی بن فضل مقدمی۔ ابو القاسم ابن عبد الحمید محمد بن ابی بکر مخزومی علاؤ الدین بن اسمٰعیل شرف الدین احمد ابن نعقل البغدادی ان کی تصانیف سے حسب قاعدہ نشان دے نہیں سکتے۔ قول معتمد پر اعتماد کر کے نام لکھ دیئے۔ اب خود انہی کے لالے پڑے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہاتھ سے گئے۔ منصفین[1] ہمارے قواعد معروضہ کو یاد کریں۔ تو یہ چھ نام لکھنا بھی: (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لہ حیاداری اس مالنغو شر مگین کے اس حد کو پہونچی کہ باوجود کثرت مؤاخذہ و تکرار مطالبہ یہاں تک کہا گیا کہ آپ اور ثبوت کو بھاڑ میں ڈالئے فقط اتنا ہی دکھا دیجئے کہ اس ایجاد سے پہلے آپ ہی کے اکابر نے کہیں ان بے اصل کا ذکر کیا ہو۔ انکی کتاب کا حوالہ دیا ہو۔ غرض کسی طرح پتا تو چلے کہ ان چند سال سے پہلے بھی یہ حضرت دنیا میں مذکور ہوئے تھے۔ کسی صاحب سے اتنا بھی نہ ہو سکا۔ پھر حیاداری کا خدا بھلا کرے۔ اس کیفیت پر کوئی صاحب انہیں محققین میں داخل فرماتے ہیں۔ کوئی اہل علم و دیانت بتلاتے ہیں۔ ڈپٹی صاحب امداد السنین میں اکابر علماء سے ہونا سناتے ہیں۔ وہ بے چارہ شرم کا مارا زبان حالی سے کہہ رہا ہے۔ حضرات آپ سب صاحبان پر اپنی تعریف فرماتے ہیں۔ بندہ کو شاید ابھی عالم ارواح میں بھی نہیں آیا ہے۔ ۱۲ سلمہ ربہ تعالیٰ۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھدیانتیں :- جداگانہ قرار پائے گا۔ اور امداد السینین کا عذر کہ ان سے تصحیح نقل ہمارے ذمہ لازم نہیں بہیار منشور ہو جائے گا۔ بھلا خیر اس کا جواب تو کیا حقیقت تھی۔ پورا جواب تو قول معتمد کی جہالت و گمنامی کا دیا ہے۔ کہ وہ[2] کتاب ہمارے پاس موجود ہے۔

---

[1] چوری اور سرزوری ڈپٹی صاحب کو جب کچھ نہ بن آیا تو امداد السینین میں کیا معقول جواب دیتے ہیں۔ کہ تم نے بھی تو سیرت شامی میں دیکھ کر علماء مجوزین کے نام ذکر کئے۔ ایسی حضرت جواب دینا تو آپ پر ختم ہو گیا بے شک قول معتمد اور سیرت شامی کی نسبت بھی ایسی ہی ٹھیک تھی۔ کہ اس جواب کا موقع آپ کے ہاتھ آیا۔ خدا کیلئے ذرا تو گریبان میں منہ ڈالیے کہاں وہ قول معتمد محض نامعتمد جو برعکس نہند نام زنگی کا فور ہے جس کے مطالبۂ اعتماد و شہرت میں آپ کے سب متکلم بارہا کئے کو پہنچ چکے ہیں۔ جس کا حوالہ اور تو اور اپنے بزرگوں کے کلام میں بھی نہ دکھا سکے اور کہاں یہ مبارک سیرت مشہور کتاب معتمد و مستند تمامی اولوا الالباب جس کے مصنف کی جلالت شان و رفعت مکان میں مخالف موافق کوئی کلام نہیں کر سکتا جس کے ذکر و مدح و استناد اور اسکے مؤلف کے وصف و ثنا و شہادت اعتماد سے کتب علماء مملو و مشحون بھلا اور کو جانے دیجئے۔ ذرا اپنے معلم ملا قنوجی بہادر کی زبدۃ المحققین عمدۃ المحدثین واحد اولیائے عصر اکابر علمائے زمان مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کی دلیل محکم ملاحظہ فرما لیجئے کہ اس کتاب کی سند لاتے اور اور مصنف کو علامہ اور تصنیف کی مدح میں لکھتے ہیں کتاب مستطاب جسو او جامع عدیم المثیل بھلا آپ نے بھی جھکی ہے۔ گھوڑا گدھا برابر ٹھہرایا ۱۲ منہ سلمہ ربہ[2] اصل اس جواب کی ملا قنوجی بہادر سے ہے کہ خط موسوم بنام بعض علماء سہسوان میں یہی دھینگا مشتی کا جواب عطا ہوا۔ ۱۲ منہ۔۔

اقول حضرت سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ آپ کی الماری میں کلام گیا۔ اور مشہور و معتبر ہو گیا۔ یہ کون سے قانون کا منشا ہے۔ یوں تو الماری شریف میں رسالہ امداد المسلمین بھی رکھا ہوگا۔ اب کی یار اسی سے کیوں نہ سند لائیے جو سارا جھگڑا ہی ختم ہو جائے سمجھنا کہ اس ذریعے سے جہالت کتاب مندفع ہو۔ مگر شہرت و قبول مصنف بھی تو درکار ہے۔ بہت کتابیں مشہور ہیں۔ مگر بسبب گمنامی و کم قدری مصنفین درجۂ اعتماد سے دور ہیں۔ کیا مصنف صاحب بھی اس الماری میں آرام فرماتے ہیں۔ کہ وہ بھی فاضل مشہور و معتمد علیہ ہو گئے۔ ذرا اپنے ان معتمد بہادر کا کہا ہوا نام تو دیکھئے المعتمد فی المولد جس بے چارے کو زیر زبر تک کی تمیز نہیں نہ کبھی "علی" "یا فی" پڑھا کہ مع عمل[1] المولد گڑھا ابھی کیا ہے۔ برکت مجلس سے یوں ہیں محرومیاں ہیں تو دیواروں پتھروں سے بات کرنے کی نوبت آئے گی۔ بھلا آپ بھی ڈپٹی بہادر ہو کر ایسوں کا دامن پکڑیں۔ جنہیں نام و کتاب رسالۂ ناصر فاکہانی کی طرح آپ کو آپ کے ملا قنوجی بہادر نے بنا دیئے ورنہ آپ ان پہل فریبوں کیا جانیں بھولے آدمی ان کی عیاریوں کو سچ جانا آپ خوب پکے ہو گئے۔ کہ ہم خیر خواہوں کا کلام بھی سوراخ گوش تک بار نہیں پاتا۔ بالاہی بالا بتلایا جاتا ہے غیر سے

صیرائش پر اس ہماری حسرت دیدار کا	بند جس نے کر دیا روزن تیری دیوار کا

---

[1] العمل عمل المولد کے معنے ہوئے کہ مجلس میلاد کے کلام عذاب کرتا لے سبحان اللہ کیا مزے کا نام رکھا۔ ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں تک آٹھ اور چھ چودہ ہوئی تھیں۔

دیانت پانزدہم

ملک مظفر سلطان اربل کے مولد اقدس میں غایت اہتمام بجالاتا اور اکابر علماء و مشائخ وقت اُس میں حاضر ہوتے ڈپٹی صاحب بہادر کو جو اُس پر طیش آیا تاریخ ابن خلکان سے اُس کا فسق ثابت کرنے کو چند فقرے نقل کیے اور اُن کی نقل میں وہی فقرہ چلے کر حسب داب طائفہ قطع برید کر کے دو تین حرف جو مذمت پر دال تھے نقل کر لائے اور دفتر کے دفتر مدح و ستائش کے صاف اوڑا گئے۔ گویا دیکھے ہی نہ تھے۔ پوری عبارت کہاں تک نقل کروں اتنا ہی فرما دیجیے کہ اُس جگہ اسی بیان میں یہ عبارت تو نہ تھی۔ کان لہ فی فعل الخیر غرائب ولم یسمع ان احدا فعل فی ذالک ما فعلہ۔ اُس بادشاہ نے عجیب عجیب کار ہائے نیک کیے سننے میں نہ آیا کہ اور کسی نے اتنی خیر کی ہو۔ نہ یہ تھا۔ انہ کان لا یتعاطی المنکر۔ وہ بُرا کام نہ کرتا تھا۔ نہ یہ تھا۔ کان کریم الاخلاق کثیر التواضع حسن العقیدۃ عادتوں کا اچھا بڑا متواضع خوش عقیدہ تھا۔ نہ یہ دیکھا لو استقصیت فی تعداد محاسنہ لطال الکتاب وفی شہرۃ معروفہ غنیۃ من الاطالۃ اگر میں اُس کی سب خوبیاں گنوں تو کتاب بڑھ جائے پر اس کی بھلائی تو ایسے مشہور ہے کہ تطویل کی حاجت نہیں۔ اور شاید عزائے عظیم و جہاد کثیر اور بمقابلہ کفار اُن معرکوں میں ثبات و استقلال جہاں اردن کے پاؤں نہ جمے یہاں تک کہ بادشاہ کے سوا سارا لشکر بھاگ گیا صرف ایک آدمی ساتھ رہ گیا۔ بادشاہ دلیرانہ قائم رہا یہاں تک کہ مسلمان

پلٹے اور فتح پائی روزانہ محتاجوں کو بے شمار مال دینا۔ لنجھوں اندھوں کے لیے متعدد خانقاہیں بنانا۔ روز[5] جس چیز کی انہیں حاجت ہو برابر پہنچانا۔ ہر پیر اور جمعرات کو خود اُن کے پاس جا کر حال پوچھنا۔ ہر ایک سے بکشادہ پیشانی پیش آنا۔ یتیم بچوں کے لیے الگ مکان بنانا۔ ہمیشہ[9] اُن کے پاس خود جا کر خبر گیری کرنا۔ بیمارستان[10] میں آپ جا کر بیماروں پر نظر فرمانا۔ فقہاء[11] و فقراء وغیرہم جو مسافر آئیں سب کو ٹھہرانا۔ مدرسہ[12] بنا کر فقہ حنفی و شافعی دونوں مذہب کے مدرس مقرر کرنا۔ اکثر[13] اوقات اُس میں بنفس نفیس دیکھ بھال رکھنا۔ ہر ششماہی[14] پر بلاد کفار کی طرف ایک جماعت زر کثیر و مال خطیر کے ساتھ بھیجنا کہ جو مسلمان ان کے ہاتھوں میں قید ہو فدیہ دے کر چھڑا لائیں۔ ہر سال[15] اپنی طرف سے حاجیوں کو خرچ دینا پانچ ہزار اشرفی سالانہ حرمین شریفین کے نذر کرنا۔ مکہ[16] معظمہ میں آتا جملہ بنانا۔ جبل عرفات[17] میں جہاں پانی نہ ہونے سے حجاج کو سخت تکلیف تھی نہر لانا۔ یہ سب محاسن و محامد کہ اسی جگہ تاریخ مذکورہ میں نہایت شرح و بسط لکھے تھے۔ رائے جناب میں قبائح ہوں گے یا مسلمان کا ایک عیب کہ اس کا مطلقاً عیب ہونا بھی محل نزاع رہا ہو۔ دستاویز[18]

---

[1] عجیب لطیفہ ڈپٹی صاحب معرف بجرم مجلس میلاد و سلاطین اسلام و اموات اعلام کی تفسیق و تشنیع کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے اور اپنی خبر نہیں کہ خود حضرت ہی کے رسالہ امداد السائلین کی رو سے آپ کی نجات و سنیت کے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنانا۔ اور اس کی ہزار بھلائیوں پر خاک ڈالنا آپ کے مذہب میں محمود ہوگا۔

دیانت شانزدہم رسالہ مصباح الضحیٰ جو ملا مان شامی نے دن کو مشعلیں پھونکیں آفتاب کو چراغ دکھایا۔

وصول دماغ کو زیادہ چڑھ گیا اُسی اندھیرے میں یہ بھی کہہ گذرے کہ معانقہ غیر قدوم سفر کا باجماع حنفیہ وشافیہ کے مکروہ ہے۔ حضرت خدا جانے آپ نے اجماع کس درخت کا نام رکھا ہے۔ اگر بے دیکھے بھالے پکار اُٹھتے ہیں تو امر دین میں بیباکی وجرأت اور سمجھ بوجھ کر الخان

لائے پڑے ہیں۔ ع تم مجھ کو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہے ؏

اس رسالہ میں ارشاد ہوتا ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت وہ ہیں کہ طریقۂ آنحضرت اور طریقہ صحابہ پر ہوں۔ جس کام کو انہوں نے نہیں کیا اس کو نہ کریں اس تعریف سے ہرچند سوا معدود بندگان خاص کے تمام سنی اہل سنت سے نکل گئے۔ کہ بالکل صحابہ کے قدم بقدم ہونا تو شاید ہزار دس ہزار میں آدھ کو نصیب ہوتا ہو مگر حضرت ایجا بھی فکر کریں۔ اتنا ارشاد ہو جائے کہ ڈپٹی کلکٹری معاذ اللہ کسی صحابی نے کی ہے۔ اور نہ کی تو جو کرتا ہے وہ فرقۂ ناجیۂ اہلسنت سے خارج ہوا یا نہیں۔ اسی طرح ان کا بر طائفہ کا حکم ارشاد ہو جائے جنہوں نے پادریوں کے مدارس میں نوکری کی یا اجتہاد کے پردہ میں نذرانے کر فریقین کے موافق مسئلے لکھ دیئے ؎ شادم کہ از رقیبان دامن کشان گزشتی ؎ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔ ذرا نام کی لطافت تو دیکھئے مصباح الضحیٰ یعنی پہر دن چڑھے کا چراغ۔

بنتے ہیں تو زیادہ آفت ؎

فلن کنت لا تدری لتلک مصیبۃ　　وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

صحیح بخاری شریف میں سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ضمنی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال اللھم علمہ الکتاب الحدیث یعنی حضور نبوت علیہ الصلاۃ والتحیۃ نے مجھے لپٹا لیا اور دعا کی الٰہی اسے کتاب سکھا دے۔ امام بدر الدین عینی شرح میں فرماتے ہیں فیہ استحباب الضم وہو اجاع للطفل والقادم من سفر ولغیرہما مکروہ عند البغوی والمختار الجواز الخ سیدابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنن ابی داؤد میں مروی میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب ملتا معانقہ فرماتے۔ ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا میں گھر نہ تھا۔ جب آیا خبر پائی حاضر ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تخت پر جلوہ فرما تھے۔ فالتزمنی (پس حضور نے مجھے چپٹا لیا) اس حدیث کی شرح میں آپ کے مقبول مسلم امام محقق ومحدث جلیل مولانا حضرت شیخ محقق قدس سرہ العزیز لمعات میں فرماتے ہیں۔ علم من ہذا الحدیث جواز المعانقۃ فی غیر حالۃ القدوم اظہارًا للشدۃ المحبۃ والعنایۃ الخ یہی امام شرح سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں۔ فقہاً اور جواز معانقہ اختلاف وتفصیلے ہست و صحیح جواز او ست اگرچہ در غیر قدوم سفر نیز باشد الخ کہیے دعوے اجماع کی کتنی دھجیاں ہوئیں۔ لطیفہ ذرا آنکھیں کھول کر تو دیکھئے آپ کے امام الائمۃ طائفہ بھر کے اصلی نام وذاتی موسے مولوی اسماعیل صاحب دہلوی خاص معانقہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزِ عید کی نسبت کیا فرمائیں گے۔ جو از روئے ایمان تقویۃ الایمان
زنا سے بدتر اور مخل اصل ایمان تھا۔ افسوس ع کس سے اب اُمیدِ یاری کیجئے؛
جب انہوں فرقہ کے ساتھ ایسی بیدردی برتی نذر کے باب میں جو تقریر لکھی
ہے۔ کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں باہتمام کبرائے طائفہ چھپی ہے۔ وہاں خدا
جانے کس دھن میں یوں اوڑا گئے۔ ہمہ اوضاع از قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و طعام
خورانیدن سوائے کندن چاہ و امثال و دعا و استغفار و اضحیہ بدعت ست
گو بدعت حسنہ بالخصوص ست مثل معانقہ روزِ عید و مصافحہ بعد نماز صبح یا
عصر الخ اے تو ما نتا ہوں بہادر ایک ہی فقرہ میں آدھی نجدیت کے چھپن
ٹکڑے ڈپٹی صاحب اب اجماع کی خبر لیجئے۔

دیانت اہفدہم [17] آپ کے خصم کہتے ہیں۔ امداد السینین ص۳
پر مسلم الثبوت سے ایک جملہ نقل کیا۔ حالانکہ اسی میں بلفظ قیل نقل
کر کے اقول سے رد کیا ہے۔

دیانت نوزدہم [19] عیب طائفہ چھپانے کو ریا اور پیچ سوچی کہ
کرلاؤ اگلوں سے بھی ایسا ہی ثابت کر دکھائیں۔ ص۱۸ پر فرمایا سیوطی
نے حسن المقصد میں عرف التعریف بالمولد الشریف کو امام القراء حافظ
شمس الدین بن الجزری کی کتاب قرار دیا اور صاحب کشف الظنون
نے حافظ شیخ عبد الجلیل بن علی المنصوری المقری کی، مگر افسوس چلی
پر بھی نہیں کشف کا حرف ف دیکھئے زیرِ تعریف ع دیکھئے بحث
عرف م دیکھئے ذکر (مولد) تینوں جگہ وہی لکھا ہے جو امام سیوطی

نے فرمایا تھا۔ سرا ہیئے اُس قوم کی چھاتی جنہیں مشہور کتابوں پر سیج
باندھتے باک نہیں آتا اب کیا تنبیہ کی طرح یہاں بھی وہی نسخہ چلے گا۔ کہ
کتاب الکشف یہاں حاضر نہیں۔ یا یوں کہیے کہ کسی نے دُنیا بھر کے نسخے
بدل ڈالے ہوں گے۔ غرض کہاں تک گنئے زیادہ طول میں خوف ملالت
اور انیس [19] کے عدد میں بھی غلظت و شدت پس اسی پر اقتصار و لائق سزاوار۔

مُعلم اوّل فرقہ مدار یہ گریبان مذہب کے عطر مجموعہ جناب مولوی بشیر الدّین صاحب قنوجی

یہ حضرت باں دعویٰ ورع و تقویٰ اس فن تراش خراش میں سب
سے پانچ قدم آگے ہیں۔ مشہور کتابوں کی عبارتیں کا یا پلٹ کرنا جملے کے
جملے صاف اُڑا جانا۔ لفظ کے لفظ بے تکان بڑھا دینا محض بے اصل
حوالہ کرنا علماء و کتب کے اسما بلکہ کسی کے نام سے پورا رسالہ لکھنا عند المطالبہ
تصنیف و مصنف کے اعتماد بلکہ وجود عالم ایجاد کا ثبوت نہ دے سکنا۔ حضرت کے[1]

[1] کتابوں کے فرضی نام بنا لینا معدوم تصنیفوں کے حوالے دینا حضرت کا قدیمی
داب ہے۔ مدت ہوئی کہ دہلی میں اس کا قصہ ہو چکا ہے اور رسالہ مستطابہ
افہام الغافل میں جسے چھپے ہوئے تیس [30] برس گزرے وہ حال سب چھپ گیا۔ اس
قسم کی کتابوں کا ان سے مطالبہ ہوا تھا شاہ احمد سعید صاحب دہلوی نے رقعہ

Click For More Books
Scanned by CamScanner
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ بات یہ ہے کہ جب کارخانہ نجدیت میں نیل کا ماٹ بگڑا اور چار طرف اسکی بو پھیلی معلم بہادر قنوج کی کہانی میں قسم اول تھے۔ طائفہ بھر کا مشورہ ٹھہرا کہ اب انہیں ہی کی عرق ریزی سے کچھ عطر بیزی کی امید ہے اور اس کی بو بھی دماغ میں نہ گئی کہ ع لن یصلح العطار ما افسد الدھر قنوجی صاحب نے تو وہ گندی روش اختیار کی جس کی برکت سے مذہب

لکھے مگر صدائے برنخاست نہ انہوں نے جواب دیا نہ ان کے موافقین نے لب کھولے اور حسین ذری سے پوچھا گیا بھی کہا کہ ہم نے ان کتابوں کو نہ دیکھا نہ سُنا۔ غرض کسی نے اتنا بھی پتہ نہ دیا کہ کبھی ان ناموں سے ہمارے کان آشنا ہوئے ہیں۔ حضرتِ موافقین مذہب نے بھی اثبات کتب و تصحیح نقل کی تو قوت نہ پائی۔ ایک غصہ ناک جواب عطا فرمایا یہاں تک کہ میاں نذیر حسین صاحب مجتہد نے فرمایا سوال بھی لغو اور جواب لکھنا بھی لغو۔ افسوس قنوجی صاحب تو غایۃ الکلام میں آپ کو عمدۃ المحققین زبدۃ المحدثین کہیں اولیائے کاملین و اکابر علماء سے شمار کریں آپ ان سے یوں آنکھیں پھیر جائیں۔ گویا ان تلون میں تیل ہی نہیں۔ اپنے معاملات میں تو ہزار چالاکیاں کرتے ہو تھوڑی دیر آنکھیں میچ کر اپنے مریدان خاص کی بھی خاطر کر دیتے اجتہاد زور سے ان کتابوں کا پتہ لگا لیتے۔ تو آپ کی شان میں کیا بٹا لگ جاتا۔ سچ ہے۔ بُرے وقت کا کوئی شریک نہیں ہوتا۔ ع

پھر گئیں صاف اونہیں دیکھ کے بیدم آنکھیں۔ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالے۔

کے علاقہ بھر میں سچ کا پھول نارا گیا۔ جہاں دیکھو تحریف و تصرف کا اموا کھلا۔ ع اے بادِ صبا این ہمہ آوردہ تست۔ نئے خانہ کعبہ کی کیا مجال کہ اس فاضل بے مثال کے باب وسیع تحریف و ابدال میں بقصد استیعاب و اکمال قدم رکھے۔ مگر ہاں سرکار نازک مزاجی سے اجازت ملے تو بطریق نمونہ اس خروار سے چند مشت پیش کش کرے۔

ع کون کرتا ہے گلہ تم سے مکر جانے کا
پھیر کر لطف اٹھا لیتے ہیں جھنجلانے کا

قنوجی صاحب نے عمر بھر کی عرق فشانی میں عطر فتنہ کی تین شیشیاں نہایت نفیس کھینچیں جن کی خوشی میں طائفہ بھر کا چہرہ کا رنگ روغن چمک اٹھا۔ گلی کوچہ فتنہ کا تیل ریل پیل سے بکنے لگا۔ نجدیہ سمجھے ہم نے بہت خالص تیل پایا مبصروں نے دیکھا تو سب میں میل پایا۔ جن کا دماغ صحیح ہو وہ آپ سونگھ دیکھیں۔ پہلی شیشی تفہیم المسائل میں امر ۲ پر انکار استمداد کیلئے مطالب المومنین

لہ لطیفہ اپنی کتابوں میں قنوجی بہادر کی بڑی دوڑ یہ ہے۔ کہ ہر جگہ اپنے خصم سے فرماتے ہیں کیوں جی تم نے فلاں عالم کے فلاں قول سے استدلال کیا۔ اُس نے یہ بھی تو کہا ہے۔ اسے بھی مانو گے۔ اب ہم حضرت کا مزاج شریف پوچھتے ہیں۔ آپ نے مطالبۃ المومنین سے تمسک کیا۔ اسی مطالبہ میں قبر پر پھول ڈالنا اسکے گرد تین بار طواف کرنا قبور والدین کو بوسہ دینا۔ روز جمعہ ارواح کا اپنے گھر آنا عصر و فجر کے بعد مصافحہ میں باوجود یکہ شرع سے اس تخصیص کی اصل نہیں۔ کچھ حرج نہ ہونا مذکور انہیں بھی مانئے گا۔ یا یہاں صاف ہو تہذا کہہ کر الگ ہو جائے گا۔ ... وضع الورد والریاحین علی القبور حسن دائما مادام رطبا ... بھا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نقل کیا۔ یکرہ الانتفاع بالمقبرۃ وان لم تبق آثارہ۔ قبرستان سے فائدہ لینا مکروہ ہے۔ اگرچہ اُس کے آثار باقی نہ رہیں۔ ہر عربی خوان سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہاں زمین مقبرہ سے تمتع اور اسے اپنے تصرف میں لانے کا ذکر ہے اسی لیے اگرچہ کہہ کر ترقی کرتے ہیں۔ کہ شاید قبروں کا نشان نہ رہنے کے بعد جواز انتفاع کا گمان ہو۔ لہٰذا تصریح کر دی کہ گو اثر نہ رہے۔ تاہم انتفاع روا نہیں قنوجی صاحب کی کارسازی دیکھئے پچھلے جملے کو جس سے اُن کے گڑھے ہوئے انگھڑ مطلب کا صریح رد ہوتا تھا۔ صاف ہضم فرما گئے۔ اور جھٹ مقبرہ کی قبر بنا کر انتہی لکھ دیا۔ اقول وباللہ التوفیق دیانت کے جان پر کھیل گئے۔ امانت کو گہری گور میں دبا دیا۔ مگر مطلب پر جب بھی موت ہی پڑی رہی مانا کہ عبارت یوں ہی سہی لیکن اتنا نہ سمجھے کہ انتفاع میں زمین آسمان کا بل ہے۔ نفع لینا اور بات اور نفع چاہنا اور چیز اب یہاں جو انتفاع کہا۔ تو نفع لینے سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷) رطبا لیسبح فیکون للمیت تسبیحہ انس وفیہا المصافحۃ سنۃ مستحبۃ عند کل لقاء وما اعتادہ بعض الناس بعد صلاۃ الفجر والعصر لا اصل لہ فی الشرع ولکن لا باس بہ ذکرہ صاحب الکاشف ناقلا عن شرح مسلم وفیہا وان کان قبر صالح فیمکنہ ان یطوف حولہ ثلث مرات فعل ذلک کذا فی مفاتیح المسائل وفیہا ولا باس بتقبیل قبر والدیہ الخ وذکر فی ذلک حدیثا وفیہا قال المتقدمون لا تکون علی المیت حجرۃ اکثر من یوم الجمعۃ و بالنظر الی یتصدق بلا حد الخ اھ ملخصا ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالٰی لہ حالانکہ اندھے کا دیکھنا محال بھی نہیں پھر محال سے نہی کیوں کر سفاہت نہ ہوگی ۱۲ منہ

باز رکھتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کہ کسی فعل پر احکام خمسہ سے کوئی حکم کرنا اُس کے معقول ومتصور ہونے پر دلیل۔ محال بات سے کوئی عاقل منع نہیں کرتا کہ وہ تو خود ہی نہ ہو سکے گی۔ پھر منع کرنا محض حماقت اندیشے سے کون کہے گا کہ ادھر نہ دیکھ تو انتفاع سے منع کرنا۔ صاف صریح یہ کہنا ہے۔ کہ اموات بے شک نفع دے سکتے ہیں۔ اور انہیں امداد و اعانت پر قدرت ہے مگر تمہیں فائدہ نہ لینا چاہیئے۔ اچھا یہ بھی جادو دان جعل سازیوں اور لفظی معنوی تحریفوں کے بعد ثابت ہوا تو کیا فقط کراہت پھر وہ تقویۃ الایمان وغیرہ کا شرک جسے دھڑتے سے ٹھکے سیر کر دیا ہے۔ اُس کا صبر کس پر پڑے گا۔ سبحان اللہ ہمارے رب قدیر جل مجدہ کی ایک یہ بھی شان کریمی ہے۔ کہ جو کوتاہ اندیش براہ دراز نفسی مخالفت حق پر کمر کستا ہے۔ اُسی کے کلام سے اُس پر حجت الٰہی قائم کرتا ہے۔ ومن ینشؤ فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین کا جلوہ ہے۔ نقصان عقل کا بھلا ہو مراد ان سے او لجھ تو لیے انجام کی کیا پروا ہے۔ اب بھی نہ کہئے گا۔ ؎

اے اشک ڈوب مر تری تاثیر دیکھ لی — اُلٹی ہنسی اور گھڑی چشم پر آب کی

میل ۲ صفحہ ۱۸ و صفحہ ۱۹ پر مسئلہ بنا علی القبر میں عبارت تنویر الابصار ولا یجصص ولا یطین ولا یرفع علیہ بناء قیل لا باس بہ کی نسبت دعویٰ کیا کہ لا باس بہ کی ضمیر تطیین کے طرف ہے۔ یہ بنا کی۔ اور حوالہ دیا طوالع الانوار کا کہ اُس میں عبارت سراجیہ نقل کی ہے۔ اور بہادری اتنی کہ طوالع کی عبارت بھی نقل کر دی۔ مگر اسی کے برابر جو پارہ کلام آپ کا صریح علاج اوہام تھا۔ اُسے الگ چھوڑ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنبت وہ ٹکڑا یہ ہے ولیقید الجواز علی ہذا القول بما اذا کان من مال حلال و لم یقصد بہ الزینۃ والتفاخر والافلا مریۃ فی الحرمۃ کما یفعل الآن من البناء باجاء الرخام المذہبۃ افادہ السید احمد کیوں یہاں سے صاف کھل گیا یا نہیں کہ ضمیر بنا کی طرف بھی راجع ہے۔ اور طرہ یہ کہ اُسی طوالع میں خود مرجع یوں بیان کیا ہے۔ قیل لا باس بہ لے بالطیین والبناء پھر دونوں کی دلیل لکھی۔ آپ روپ اسے بھی اوڑا گئے۔ میں کہتا ہوں خدا جانے حوالہ دینا ہی کیا ضرور جاتی دقتیں اُٹھاتے ہیں۔ میل ۳ ص ۵۲ پر مسئلہ شد رحال میں طوالع کی ایک عبارت نقل کی کہ امام الحرمین اپنے استاد سے منع نقل کرتے ہیں کہ کبھی مکروہ کہتے۔ کبھی حرام اور امام سبکی ممنوع یا قریب بعبث کہتے ہیں۔ بس اسی قدر نقل کرکے چھوڑ دیا۔ حالانکہ اُس میں ان دونوں قول کے بیچ میں یہ عبارت ہے وقال الشیخ ابو علی لایحرم ولا یکرہ شیخ۔ ابو علی فرماتے ہیں نہ حرام ہے نہ مکروہ۔ اور آخر میں یہ جملہ ہے۔ فیترجح ما قالہ ابو علی تو راجح وہ ٹھہرے گا۔ جو ابو علی نے کہا۔ دیانت کی دُم میں خدا کہ بیچ میں سے اپنا مخالف قول کتر گئے اور آخر سے اُس کی ترجیح ہضم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میل ۴ ص ۵۲ پر لکھا بعض رسائل میں جو اس مسئلے یعنی شد رحال کی تحقیق میں مرتب ہوتے ہیں۔ یوں مسطور اس رسالہ کا نام نہ نشان حضرات کی ہٹ دھرمی دیکھیے خود ہی کہتے ہیں ہر کتاب سے استدلال بجا نہیں۔ مجہولات سے سند لانا زیبا نہیں اور آپ ہی ایسی حرکات

لے وہو المختار کما فی کراہیۃ سراجیۃ ۱۲ در مختار۔

کرتے ہیں۔ پھر اُس گمنام رسالہ میں بھی وہی قیامت موجود فتح القدیر کی ایک عبارت غیر مفید مدعا نقل کرکے بزور زبان اس کا مطلب یہ ٹھہرایا کہ ماورائے[1] مساجد ثلٰثہ سفر میں کہیں کا قصد روا نہیں۔ حالانکہ صاحب فتح القدیر اولاً حدیث میں جاء فی زائرا لا یعملہ حاجتہ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا لکھ کر صاف تصریح فرماتے ہیں کہ بندہ ضعیف کے نزدیک صرف زیارت قبر اقدس کی نیت اولی ہے۔ کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و ادب کی زیادہ رعایت اور ظاہر حدیث مذکور سے موافقت ہے) عبارت[2] حاشیہ پر ملاحظہ ہو۔ کیوں صاحب کتاب کی ایک عبارت غیر مثبت مطلب کو زبردستی اپنا مفید ٹھہرانا اور اُسی کتاب کے اُسی مقام میں جو صریح اپنا رد ہو اُس سے آنکھ چرا جانا کتنے من دیانت کا وزن رکھتا ہے۔ یہ مجہول صاحب بھی ان چالاکیوں میں تو مجہول نہ نکلے ع این خانہ تمام آفتاب است (میل ۵ عورتوں کے لیے زیارت قبور مکروہ تحریمی و حرام ہونے کا دعوی کیا اور جن کے نام لکھ کر اسی کو مذہب اصح قرار دیا۔ انہیں میں نصاب الاحتساب بھی گن دی۔

لے کر نقل عبارت کو بعد حاصل یہ قرار دیا فہذا ثبت ان المستثنی عنہ المحذوف فی حدیث شد الرحال جنس بعید لا قریب الخ رسالہ مجہولہ مستند ملا قنوجی بہادر اور آخر میں تو لالجی نے خود بھی فرمایا کہ ترشیح بیان ابن ہمام سے یہی شد رحال واضح تر کردہ مشاہد صلحا کی طرف بخوبی ثابت ہوئی ع این خانہ تمام آفتاب ست ۱۲ منہ سلمہ ربہ لے والاولی عندالعبد الضعیف تجرید النیۃ ربانی ماکمہ سے بہا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالانکہ اُس میں صرف ترک اولی لکھا ہے۔ بزرگوار کو اگر اتنی تمیز نہ تھی کہ کہاں ترک اولی کہاں مکروہ تحریمی و حرام تو ناحق تصحیح کا جواب لکھنے بیٹھے ورنہ دیانت کے پیچھے ایسے ہاتھ دھو کر پڑنا کس مذہب و ملت میں روا ہے۔ میل ۶ مبحث عدم سماع اموات میں فرماتے ہیں در تفسیر مدارک تحت آیۂ کریمۂ والذین کذبوا بایتنا صم وبکم ای نولید المعنے انھم فی حال کفرھم وتکذیبھم کمن لا یسمع ولا یتکلم فلھذا شبہ الکفار بالموتی لان المیت لا یسمع ولا یتکلم کذا قال ابن الخازن العراقی الشافعی فی تفسیرہ لباب التاویل فی معنی التنزیل انتہی اھ افسوس قنوجی صاحب تو میت ہو کر لا یسمع ولا یتکلم ہو گئے تفسیر میں سے کوئی اور ہی صاحب اس ادعا کا پتہ دیں۔ زیر آیۂ کریمہ مدارک میں یہ عبارت بتا دیں۔ مزہ یہ ہے کہ تفسیر لباب التاویل صاحب مدارک کے بعد تصنیف ہوئی ہے۔ علی ما یظھر من کشف الظنون پھر کیا پیشگی نقل فرما گئے۔ مرحبا اس دلاوری کو۔ میل ۷۔ ابطال اباحت اصلیہ کے لیے دعوی فرمایا۔ نزد جمہور حنفیہ اباحت بعد بعثت ثابت نمی شود مگر باذن شارع تخییر بین فعلہ و ترکہ دلیل میں لکھا در مسلم الثبوت مرقوم است الاباحۃ حکم شرعی لانہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) لنزیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان حصل لہ اذا قدم زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یاتی المسجد او یستفتح بفضل باللہ ۱۲ فی مقاصد فری نیہ سما فیما لان فی ذلک فیلوۃ تعظیمہ واجلالہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ویوافق ما ہو ماذکرنا من قولہ لا تعد جابۃ الا زیارتی

خطاب الشرع بالتخییر انتہی اھ حالانکہ اُسی مسلم میں بلا فصل موجود والا باحۃ الاصلیۃ نوع منہا لان کل ما عدم فیہ المدرک الشرعی للحرج فی فعلہ وترکہ فذالک مدرک الشرعی بحکم الشارع بالتخییر فہی لا تکون الا بعد الشرع الخ ڈپٹی صاحب کریں کہ دستاویز میں ایسی قطع و برید کر کے صریح مخالف کو موافق بنا لینا جعل سازی تو نہیں۔ میل ۸ فرماتے ہیں شیخ عبد الحق دہلوی در جذب القلوب می نولید ابو محمد مالکی گوید قصد استنفاع بر میت بدعت است مگر در زیارت مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انتہی اھ اور اس کے ساتھ ہی لگی ہوئی عبارت اُڑا گئے وہ زیارت سائر مرسلین علیہم السلام امام تاج الدین سبکی گوید کہ استثنائے وے قبور شریفۂ انبیاء را ایم است و حکم او بہ بدعت در غیر آن منظور فیہ است دیکھو مستثنی کا معطوف پھر اس قول پر طعن دونوں بچ گئے بھلا خیر اتنا ہی فرما لیجئے کہ آپ کے نزدیک مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے طلب نفع کیسا ہے۔ میل ۹۔ دعوی کیا کہ کتاب و سنت اجماع اُمت سے عدم سماع اموات ثابت۔ حالانکہ مولانا شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جذب القلوب شریف میں فرماتے ہیں۔ تمام اہلسنت و جماعت اعتقاد دارند بہ ثبوت ادراکات مر سائر اموات را اور اسی طرح جامع البرکات میں سید سمہودی رحمۃ اللہ تعالٰی

لے صورت عدم محض نیست چنانکہ دہریاں و طبیعیاں می گویند بلکہ انتقالے ست از عالمے بجائے و از دارے بدارے ۔۔۔ تا بیک مدینہ گفتہ کہ عبد الحق کہ یکے از آثار انما کا بر اثر دبا فہ ۔۔۔ بسا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نقل کیا۔ پھر بعد تحقیق و تفصیل کامل ارشاد فرماتے ہیں۔ بالجملہ کتب و سنت
مملو و مشحون اند با خبار و آثار کہ دلالت می کند بر وجود علم مرموتے را بدنیا و اہل
آن پس منکر نشود آں را مگر جاہل با خبار و منکر دین الخ مجوش حیاداری دیکھو کہ جس
مسئلہ پر تمام اہلسنت و جماعت کا اجماع ہے۔ اور ائمہ دین اسکے منکر کو قرآن
و حدیث سے جاہل اور دین متین کا منکر فرمائیں۔ تنوجی بہادر اُس کے خلاف
پر اجماع امت بتائیں۔ اب یہ اُمت پر کھلا افترا نہیں تو کیا ہے۔ اور جو
آپ ہی سچے ہیں۔ تو ذرا مولوی اسحٰق صاحب کی دور کیجئے کہ وہ مائۃ مسائل کے
مسئلہ استمداد میں نقل کرتے ہیں۔ از فقہا آنانکہ قائل اند بسمع و ادراک میت
قائل بجواز ندا افسوس تمہیں اپنوں کی بھی خبر نہیں رہتی میل۔ ا۔ تحریف و تصرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ کا) حدیث است در احکام صغرٰی باسناد صحیح از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما می آرد کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود ہیچ احدے بقبر برادر مومن خود کہ او در دنیا
مے شناخت نگذرد بروے سلام نکند مگر آنکہ برادر ویرا و را بشناسد و رد سلام دے کند۔
و ابن عبد البر نیز ایں حدیث را روایت کردہ و تصحیح نمودہ و نیز امام عبد الحق در کتاب
العاقبۃ از حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما می آرد کہ ہیچ مردے نیست کہ زیارت کند قبر برادرش
را و بہ نشیند نزد وے مگر آنکہ انس بگیرد بوے تا برخیزد و ابن ابی الدنیا از ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردہ کہ اگر بقبر آشنائے بگذرد و بشناسد و اگر نہ رد
سلام کند البتہ آمدہ است کہ ایں شناسائی در زیارت قبور معلیٰ و بقیع در صباح روز جمعہ
متعارف شدہ و بہبودی مے گوید کہ تمام اہل سنت و جماعت لعتقاد دارند بہ ثبوت ادراکات مثل
علم و سمع و بصر مر سائر اموات را از عاد و بشر اھ جامع البرکات حضرت شیخ محقق قدس سرہ العزیز ۱۲

کا جیب سے حضرت کے سر سہرا ہوا ہے طبع معلّی سے کیا کیا نزاکتیں ایجاد کی ہیں۔
جو روز اول سے خاص آپ ہی کا حصہ تھیں رسائی ذہن سے ایک نزاکت
تازہ ایسی تراشی جو آج تک شاید کسی کو نہ بن پڑی ہو۔ یعنی جس کتاب کا حوالہ لکھ
رہے ہیں اُسی میں تحریف فرمانا اور ایک فرضی عبارت اس سے نقل کر کے اعتراض
جمانا جس کا اس میں نشان نہ ہو۔ یہ تفہیم المسائل کے اوراق پریشان کتاب
مستطاب تصحیح المسائل کے جواب میں سیاہ کیے گئے ہیں۔ جہاں اور عبارتیں تصحیح
کی نقل کر کے بزعم خود اعتراض فرمایا وہاں ایک عبارت مصنوعی یہ بھی نقل کی
کہ در فتاوی عالمگیری در فصل مکروہات صلاۃ دیدہ شد اثرے از عبارتیکہ
مجیب نقل کردہ است نیست مگر در فصل ثانی فیما یفسد و ما یکرہ فیہا این مسئلہ
البتہ نوشتہ است اجی اس پر یہ طعن جمایا کہ صاحب تصحیح کا دعویٰ ہے اثر ازیں
عبارت در عالمگیری نیست۔ قطع اس کے کہ صاحب تصحیح کا یہ دعویٰ کرنا تو آپ
کی اُس ساختہ پرداختہ عبارت سے بھی نہیں نکلتا۔ کما لا یخفی مگر اتنی بات سے
تو بے اشکال ٹھہرے۔ ؎
کہ خود گفتہ و خود دندانہ کہ چیست ۔ لیکن ہم تو کچھ اور ہی پوچھنا چاہتے
ہیں یہ فرمایئے کہ حضرت نے جو عبارت تصحیح نقل کی وہ کہاں تصنیف میں دیکھی تھی۔ یا
عالم رؤیا میں بھلا زیادہ نہیں تو پانچ روپیہ کی مٹھائی پر ہم بھی آپ کی فاتحہ
دیں اگر تصحیح میں یہ عبارت دکھا دیجئے۔ غضب تو یہ ہے کہ اُسی بیچاری
تفہیم کے ص ۱۲۸ وغیرہ پر آپ کو یہ بھی اقرار ہے کہ نسخہ مطبوعہ تصحیح پیش نظر
ہے۔ پھر قیاس قبول نہیں کرتا کہ اتنی حیاداری کیونکر گوارہ ہو گئی سرکار والا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُسی تصحیح مطبوعہ کا صفحہ ۱۶ دیکھئے اس میں تو خود عبارت عالمگیری نقل کر کے فرماتے ہیں۔ انچہ مجیب از عالمگیری نقل نمودہ است پس انچہ ما از ہمان عالمگیری نقل آوردہ ایم تفصیل آنست کہ مجیب از عالمگیری وہم از دیگر کتب نقل کردہ بر تقدیر صدق حکایت انتہی کیوں کچھے تو نہ ہوئے ہوگئے۔

ع
جعل مزہ جھوٹ غذا ہو گیا
ہائے دیانت تجھے کیا ہو گیا

میل ۱۱۔ بس کیا کہوں جیسا دعویٰ آپ دھڑک کر دیتے ہیں۔ اور جھوٹ موٹ کو بھی آنکھ نہیں جھپکاتے پھر بھی میں تو یہی کہوں گا۔

ع
نہ تمہاری بات بری ہے نہ تری گھات بری
نظر آئی نہ مجھے تیری کوئی بات بری

(دوسری شیشی) غایۃ الکلام میل ۱۲۔ وہی قول معتمد و احمد بن محمد کا حوالہ جس کے نسبت بعض ظرفانے فرمایا ہے۔ ع

نہ ملے فرش میں بھی انکا نشان لاکھ برس
ناز پروردہ عنقا ہیں حوالے تیرے

میل ۱۳۔ جسے اگر کم سے کم کہئے تو سب میلوں کا جدِ اعظم کہیے خاص کر خانہ والا کی کشید سب سے بڑھ کر قابل دید تاج الدین فاکہانی نے برخلاف جمہور ائمہ جو ایک تحریر انکار مجلس ملائک مانس میں لکھی علامۃ الوریٰ جبل الحفظ سیدی ابن حجر عسقلانی نے اُس کا رد لکھا۔ جس کا ذکر سیرت

لہ غایۃ الکلام کی نسبت ایک وہابی مولوی کا پاکیزہ خیال مولوی کرامت علی صاحب جونپوری مصنف مفتاح الجنۃ کہ مذہب کے وہابی اور مولوی اسمٰعیل کے

انسان العیون میں کیا پھر خاتم الحفاظ عارف باللہ امام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی نے تو ایک مستقل رسالہ اُس کے رد میں تصنیف فرمایا قنوجی صاحب کی رگ حمیت جوش میں آئی۔ ایک پورا رسالہ بزبان عربی رسالہ امام کے رد میں نقل کیا۔ اور مصنف کا نام وہ بتایا جس میں مغالطہ اور بچاؤ دونوں کے پہلو نکلیں یعنی ناصر فاکہانی کہ ادھر عوام جب ایسا نام سنیں اور رسالے کی عبارت عربی دیکھیں ضرور سمجھیں کہ یہ کوئی بڑی عالم نامی اگلے زمانے میں گزرے ہوں گے جنہوں نے رسالہ امام کا رد لکھا ہے۔ اور جب ہر خاص کی نکیر اور چار طرف سے دار و گیر ہو۔ کہ حضرت یہ نام مفروض کون صاحب تھے۔ کب تھے۔ کہاں تھے کیسے تھے۔ ان کا کچھ پتا تو دیجئے۔ اس نام و نسبت کے کون سے فاضل آگے گزرے ہیں۔ جنہوں نے رسالہ خاتم الحفاظ کا جواب لکھا۔ تو فوراً مکر جانے کا موقع ملے کہ ناصر فاکہانی اُن کا نام کب ہے۔

صاحب خاص اور میاں سید احمد کے مرید و خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان دفعۃً استحسان مجلس اقدس کے قائل ہو گئے ایک رسالہ فیصلہ نامی اثبات مجلس در رد منکرین میں تالیف کیا۔ کہ جونپور میں چھپا اسی میں فرماتے ہیں۔ یہ کہنا کبھی درست نہ ہوگا۔ کہ رسالہ مولد کے باطل کرنے کیلئے جیسا کہ ایک رسالہ کا نام کسی نے رکھا ہے غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام قافیہ تو مل گیا مگر ایمان کا کیا حال ہوا۔ انتہی الحمد للہ کہ مولوی صاحب جونپوری کے معتقدین تو اس غایۃ الکلام سے نفرت کریں گے ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ تو ترکیب اضافی ہے۔ یعنی تاج الدین فاکہانی کا مددگار اللہ سے

یکتا پن سے

دوسرا مکان بنایا ہے رہنے کو یار نے آیا جو میں ادھر وہ ادھر سے نکل گیا

خیر یوں ہی سہی اب فرمائیے یہ مددگار صاحب کون تھے کہاں تھے کیا نام و نشان رکھتے تھے۔ کبھی اور نے بھی ان پر یا ان کے رسالہ مخترعہ پر اطلاع پائی ہے۔ کسی معتمد مستند کے کلام میں تصنیف مصنف کی کچھ خبر آئی ہے یا وہ حضرت یہ موتیوں بھرا ڈبہ خیالی صندوقچی میں بند کرکے وہیں قفل لگا کے خاص آپ کے لیے امانت رکھ گئے تھے۔ اور ستم کا مزہ قیامت کا لطف جسے سن کر پھڑک جائیے یہ ہے۔ کہ جب اہل سنت نے بہت چھیڑا۔ اور کسی طرح پیچھا نہ چھوڑا تو خدا گواہ اس پر اپنے تلمیذ باتمیز کے نام سے ایک خط بجواب نامہ جناب مولوی سید عبدالصمد صاحب سہسوانی زید مجدہم تحریر فرمایا۔ اس میں اقرار کر لیا کہ واقعی یہ شخص مجہول و غیر معلوم الحال ہے مگر حیاداری کے صدقے اتنا جب بھی کہہ جائے کہ ناصر کا مجہول ہونا کیا مضر جیسا کہ سیوطی کا معلوم ہونا کچھ تمہیں مفید نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بڑے گھیر نے اور بہار نے بہلانے چمکارنے سے مدتوں میں حق کی طرف آئے تھے مگر خاص شاہراہ پر آ کر پھر ایک لوٹ ایسی لی جس سے آدھا تیتر آدھا بٹیر ہو کر رہ گیا۔ بھلا ان صاحبوں سے مناظرہ کا نام لے کر بھی اپنا وقت ضائع کرنا ہے۔ جن بیچاروں کو اتنی تمیز نہ ہو کر مستند

کا مشہور و معتمد ہونا ہر عاقل کے نزدیک اہم ضروریات سے ہے۔ فضلاً عن فاضل لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ غلط کردم اتنی تمیز کیوں نہیں خود ہی ان قواعد مسلمہ کی تصریح فرماتے ہیں۔ جب لوٹ کا وقت آتا ہے۔ حق کی چھاؤں سے بھڑک جاتے ہیں۔ دیکھو اسی عایۃ الکلام میں ملا عمر بن محمد موصلی کو جن کے صالحین مشہورین سے ہونے پر امام معتمد شہادت دیں صرف اس جرم پر کہ وہ مجلس میلاد کرتے تھے اپنے اس زمانہ میں ان کی شہرت نہ ہونے سے محض نامعتبر کر دیا۔ اور ناصر فاکہانی جس کا اس زمانہ میں کہیں نقل نہ پیڑا نہ کسی ثقہ مستند سے اس کی شہرت ثابت بلکہ خود اس کی جہالت کا اعتراف وہ اس درجہ مقبول و مستند ٹھہرا کہ امام علامہ سیوطی کا طرف مقابل قرار پایا ع آہ ازیں دیدۂ بیباک تو ۔ مسلمانو ذرا ایمان لگتی کہنا اب بھی مناظرہ طے ہونے میں کچھ باقی ہے۔ جب اکابر طائفہ کہ ہندوستان میں چن چن کر جن کے ماتھے مناظرہ کا ٹیکہ ہے۔ وہی حضرات خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں یہ قیامتیں توڑیں تو ایمان سے کہنا ان کا صریح عجز اور مذہب کا بطلان معلوم ہوتا ہے یا نہیں مسلمانو خدارا کبھی تم نے سنا ہے۔ کہ اہل حق نے بھی ایسا کیا ہے۔ رافضیوں کو بے شک سنتے آئے ہیں۔ کہ انہوں نے کتابیں کی کتابیں بنا کر ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی طرف نسبت کر دیں۔ ان اونچی چوٹی کے موجدین پر کیا وقت پڑا کہ انہوں نے ان کے بھی کان کاٹے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ـــہ تمہیں تقصیر میری یا ہے اُس بُت کی خطا لگتی
مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی

حقانہ ہو تو میں عرض کروں اگر امام اجل علامۂ اکمل جو شاہ عبد العزیز صاحب کے منتہی السلاسل شاہ ولی اللہ صاحب کے آقائے نعمت مولوی اسمٰعیل کے بزرگوں کے بزرگ اماموں کے امام مولاؤں کے مولا تھے۔ جن کے سلسلہ میں داخل ہونے پر بڑے شاہ صاحب ناز و افتخار کریں۔ انبیاء میں اُن کے امام متبحر محدث متقن نقاد الحدیث حافظ الفن ہونے کا اقرار کریں۔ معاذ اللہ آپ کے نزدیک بدعت و ضلالت کو اچھا جاننے والے تھے۔ اور ان کے کلام پر طعن و تشنیع ایسی ہی ضرور تھی تو جو کچھ فرمانا تھا خود فرمایا ہوتا۔ عربی زبان میں ایک رسالہ لکھ کر ایک وہمی تراشیدہ عالم کے سر باندھنا تو اور فضیحت و رسوائی کا باعث ہوا ــــہ

اس بناوٹ نے تو بات اور بگاڑی او ستم
یہ تو کچھ بھی نہ ہوا یہ تو اثر کچھ بھی نہیں

خدا حیاداری کا بھلا کرے بزرگوں کی تو یہ حرکتیں اور ان چھٹ بھیوں کے دل میں مباحثہ کی امنگ ان سے تو کوئی علمی بات بھی کرے تو عقلا اوسے دفتر مجانین میں داخل کریں۔ ؏ اے ترک من مناز کر ترکی تمام شد۔ (تیسری شیشی) صواعق الٰہیہ یہ ان سب میں پچھلی کشید ہے اور یہ ظاہر کہ نقش اخیر نقش اولی سے بہتر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں جو کارسازیاں ہیں کیا کہوں کتنی فراوان ہیں۔ دیانت کی ناؤ ہر جگہ دلدل میں اڑی ہے۔

تبدیل و تحریف ہر وقت ہاتھ جوڑے کھڑی ہے۔ مگر افسوس اس کم فرصتی میں کسے تطویل کی ہوس ہے۔ پر خوش دماغوں کو قرابہ سے سند لائے وہ کتاب اگر رحم نہ کرتی تو ملاحظہ کرتے کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ داؤد ظاہری و متابعانش را از اہل سنت شمردن در چہ مرتبہ از سفاہت است الخ اور ہر مخالف اہل سنت بحکم حدیث سگ جہنم پھر وہ کیا آپ کا ایسا سگا تھا جس کی تعریف میں اتنی غرفش میل ۱۶۔ تاریخ ابن خلکان نے اس کی مدح کے چند فقرے نقل کیے اور وہی پرانا داؤ ترن کر اُتنے جملے صاف نذر دندان ہوئے جن میں اس بدبختی کا ہزار ہا سلف صالح و ائمہ دین کو بُرا کہنا قلوب مومنین اُس سے متنفر ہونا علمائے وقت کا اُس کی گمراہی پر اجماع کرنا اُس کی زبان اور حجاج ظالم کی تلوار کا سگی بہنیں ہونا تاکہ اس نے ہزاروں بے گناہوں کا خون کیا۔ اس نے بیشمار مقبولان خدا کا بوجھ گردن پر لیا۔ صاف صریح لکھا ہے۔ وہ عبارت[1] حاشیہ پر ملاحظہ ہو۔ فقیر کے نزدیک ایک حسنہ ابن حزم سے ایسا ہوا ہے جس کے سبب قنوجی صاحب کی رائے میں اس کے سب عیب مٹ جائیں

---

[1] کان کثیر الوقوع فی العلماء المتقدمین فنفرت عنہ القلوب واستهدف لفقہاء وقتہ فتمالوا علی القصہ و ردوا قولہ واجمعوا علی تضلیلہ وشنعوا علیہ وحذروا ملا طینہم الخ اور اسی میں ابو العباس بن عریف سے منقول کان لسان ابن حزم و سیف الحجاج شقیقین (وقال) وانما قال ذلک لکثرۃ وقوعہ فی الائمۃ ۱۲ تاریخ ابن خلکان

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو بچا ہے۔ وہ یہ کہ اس گمراہ نے برخلاف اجماع صحابہ و تابعین و کافہ آئمہ مجتہدین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کفر علی الاطلاق سے بچایا۔ کما ذکر الامام العلامۃ القاضی فی الشفاء تو یہ اس کا بڑا احسان ہے کہ انکی بدولت بہت کلمات اسمٰعیلیہ دائرہ اسلام میں آتے جاتے ہیں ۔ اور آگے کو بارگاہ نبوت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ میں زبان درازی لگی ہوتی جاتی ہے۔ سچ ہے۔ دودھ والی گائے کی دولاتیں بھی بھلی ۔

میل ۱۷۔ دعویٰ کیا کہ اسماؤ صفات الٰہیہ کا جن آیات و احادیث میں بیان ہے۔ انہیں ظاہری معنے پر رکھنا مذہب سلف کے مطابق ہے مثلاً

استواء غیرہا کو یوہیں سمجھنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں منہ آنکھ انگلیاں سب کچھ ہیں اور وہ اترتا بھی ہے۔ آتا بھی ہے۔ تخت پر سیدھا بیٹھتا بھی ہے۔ تعالیٰ اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا۔ پھر اس صریح دختر ما کے ثبوت میں ملل و نحل کی ایک عبارت مطلب سے محض بیگانہ نقل کر دی حالانکہ ملل میں صاف لکھا ہے۔ کہ سلف کے دو مذہب تھے۔ تاویل یعنی ان الفاظ کو ایسے معنے پر ڈھال لائیں گے۔ جو حضرت حق تعالیٰ کے جلال و عظمت کے شایاں۔ دوسرا توقف یعنی اس قدر اپنا ایمان کیا اللہ تعالیٰ کسی مخلوق سے مشابہ نہیں باقی ان لفظوں کے معنے ہم کچھ نہیں جانتے پھر لکھتے ہیں۔ ثم ان جماعۃ من المتاخرین زادوا علی ما قالت السلف فقالوا لابد من اجرائہا علی ظاہرہا الی ان قال فوقعوا فی التشبیہ الصرف وذلک علیہا خلاف ما اعتقدہ السلف الخ یعنی پھر ایک

جماعت متاخر ارشاد سلف پر زیادتی کر کے بولے ان نصوص کا ظاہر پر رکھنا ضرور ہے یہ لوگ نری تشبیہ میں پڑ گئے اور یہ عقیدہ سلف کے خلاف ہے۔ اور آگے چل کر تصریح کرتے ہیں کہ ظاہر پر رکھنا مشبہہ حشویہ کا مشرب ہے۔ قنوجی صاحب فرماتے ہیں سلف صالح کا مذہب ہے اور پھر اسی ململ کا حوالہ اس چراغ بکف کی لاآوری قابل آفریں ہے۔

میل ۱۸۔ مولوی اسمٰعیل صاحب نے عصمت غیر انبیاء کا دعویٰ کیا۔ جو روافض کے مطابق اور سنیوں کے خلاف تھا۔ جس کی نسبت ائمہ دین نے حکم تا بہ تکفیر پہونچایا ہے۔ مگر حمایت آقائے طائفہ کیلئے قنوجی صاحب کا خون جوش پر آیا بولے اس میں تو سنی نزاع نہیں کرتے ثبوت بہادری کیلئے اتنا ہی بس تھا۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ شرح مسلم کی ایک عبارت بھی نقل کر دی۔ مگر اسی طریقہ پر کہ آدھی لا کھلائے اور لطف یہ کہ وہ بھی اپنے مخالف اور

لے ص پر عبارت منقولہ قنوجی بہادر یوں ہے۔ ناعلم ان العصمۃ قد یطلق علی الاجتناب من الکبائر والاخلاق الباطنۃ الذمیمۃ فلا شک فی عصمتہم بہذا المعنی لانہ لا یرتکب غیر الاسعیہ خائع ربتعۃ الاسلام من عنہ وقد یطلق علی الاجتناب عن الصغائر مع ذلک لاجتناب و ترجوان یکونوا معصومین بہذا العصمۃ فعلی عدم صدور ذنب لا عمدا ولا سہوا ولا خطاء و مع ذلک عدم الوقوع فی خطاء اجتہادی فی حکم شرعی فہذا ہو محل الخلاف بیننا و بینہم فافہم انتہی اھ حالانکہ اصل عبارت وہاں سے یوں ہے۔ وہذا ہو محل الخلاف بیننا بینہم فانہم قالوا اہل البیت معصومون من ذلک کلہ من انواع الذنوب وانواع الخطاء الی ان قال) وعندنا العصمۃ بہذا الوجہ مختصۃ

(باقی صفحہ پر)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برابر کی آدمی جس میں صاف صریح حضرت کا رد اور ادعائے عصمت غیر انبیاء کا مذہب روافض و مخالف اجماع صحابہ و اہل بیت ہونا مذکور تھا۔ پھر اس پر روشن دلائل قائم کیے تھے یہاں تک کہ آخر میں قریب بہ کفر فرما دیا تھا بالکل ہضم اس جرأت کا کچھ بھی ٹھکانا ہے۔ وہ تو قریب بہ کفر فرمائیں تم انہیں کے حوالہ سے مسلم اہلسنت قرار دو گستاخی معاف مجھے تو ایسے حوالہ دینا ختم الٰہی کا ثمرہ نظر آتا ہے۔ اور یہاں تو اور قیامت کی ہے بیچ عبارت میں سے جہاں انہوں نے فہم قالوا اہل البیت معصومون سے یا مذہب روافض کی نقل پھر اس کا رد شروع کیا تھا۔ قنوجی صاحب سمجھے آگے تو لٹیا ہی ڈوبی جاتی ہے۔ جھٹ عبارت کو اٹھا کر تحریف کے پتھر پر جوڑے ماریں تو ایک ہی جملہ کے تڑاق سے دو ٹکڑے یعنی لفظ فہم کو قالوا سے توڑ کر فافہم بنایا اور تحریف کی ڈبیا سے مرہم انتہی نکال کر مل دیا کہ سارا زخم بھر گیا۔ اب جو دیکھیے گا۔ آپ ہی

الا الانبیاء (تمّ قال) فقد بان لک ان الاجماع القطعی الداخل فیہم اہل البیت حاکم ببطلان العصمۃ فی اہل البیت (و قال) ثم انہ اذا کان العصمۃ فیہم ثابتۃ بان یکون کما قالوا فہو حکم اللہ تعالٰی قطعًا والاتباع واجب و لمخالفۃ حرام فای فرق بینہم و بین انبیاء بنی اسرائیل۔ و دلیل ہذا الا قریب الی الکفر اور مزہ یہ ہے کہ جتنی عبارت قنوجی صاحب نے نقل کی اُن کا ستیاناس اُتنی سے بھی ہو گیا۔ کہ اس قدر تو اس میں بھی صاف مذکور کہ اس عصمت میں ہمارا اور رافضیوں کا خلاف ہے وہ اہل بیت کے لیے ثابت مانتے ہیں ہم حضرات

سمجھ لیے گا کہ مضمون ختم ہو چکا کیونکہ فافہم تو بات پوری ہی کر کے لکھتے ہیں۔ اور اس انتہی نے تو انتہا ہی کر دی۔ میل ۱۹۔ وہی حضرت کا نیا ناز کہ جس کتاب کا جواب لکھیں اوسی میں تحریف صفحہ ۳۵ پر عبارت بوارق بحوالہ صفحہ ۱۸۴ یوں نقل کی قولہ مانند سگ و خوک ازیں جا مستفاد می شود کہ حرمت آں حرمت جانور نیست۔ اب تو اعتراض ٹھیک ہے۔ کہ سگ و خوک برابر ہونے سے اگر مستفاد ہو گی تو حرمت بعینہ نہ اُس کی نفی حالانکہ اُسی صفحہ ۱۸۴ پر عبارت بوارق یوں ہے۔ قولہ مانند سگ و خوک ازیں با مستفاد می شود کہ حرمت آں جانور حرمت بعینہ است بھلا خصم کی مطبوع کتاب میں وہ بھی صفحہ کے حوالہ سے است کا نیست بنا کر اعتراض جمانا کون سی حیا ہے کاش سارے بوارق کو یونہیں بناتے جس کی ہر نفی کو اثبات ہر اثبات کو نفی ٹھہرا کر اُس کا خلاف فرماتے ہیں چشم ما روشن دل ما شاد بوارق پر بہتانی اعتراض ہوتے تو ہوتے یہ حضرت تو سنی بن جاتے۔ میل ۲۰۔ یہاں بھی وہی نزول ادا ہے بوارق شریف میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ سے چند عبارتیں نقل فرمائیں جن میں صریح مذکور کہ محبوبانِ خدا سے صرف تصرف بالاستقلال منفی ہے۔ پھر صفحہ ۸۲ پر فرمایا و ما از کبرائے او نقل کردیم کہ محذور تصرف بالاستقلال

انبیاء علیہم التحیۃ والثنا کے ساتھ خاص جانتے ہیں پھر ایک یہ فرمانا کہ نزاع صرف اشتراط و وجوب عصمت مسطور میں ہے نفس ثبوت میں سنی بھی کلام نہیں کرتے اتنے ٹکڑے سے بھی رد ہو گیا خدا جانے کیا بلا تھی کہ حضرت کو نالہ دستر میں تمیز نہ بھی یہ علم و فہم بوارق کا جواب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ منہ سلمہ۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ست ولبس اعادهٔ آں عبارات بے فائدہ قنوجی بہادر نے عبارات کا عبارت بنایا پھر عبارات منقولہ سے ایک عبارت رجماً بالغیب متعین کرکے ایراد تمہارا کردیکھو اس عبارت میں تصرف بالاستقلال کی قید کہاں ہے۔ ارے تو واہ رے بہادر جیا ہوا اور تمہاری سی ہم تو جانیں بات یہ ہے کہ قنوجی بہادر حق کا رد لکھ رہے ہیں اور حق آفتاب ہے۔ اس کی چمک میں آنکھیں چوندیا جاتی ہیں۔ کہیں است کا تلبست نظر آتا ہے۔ کبھی عبارات کا عبارت دکھائی دیتا ہے پھر اُن بے چاروں کا کیا قصور ہے

گر نہ بیند بتابش خورشید
شپرک را دریں چہ جرم و گناہ
مہر را گو چرا دمید چناں
کز بخشش جہاں نمود سیاہ

میل ۲۱۔ آیۂ کریمۂ ما اھل بہ لغیر اللہ کی تفسیر میں جو اختلاف واقع ہوا۔ محققین کے نزدیک اھل بمعنی ذُبح ہے۔ اور جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیں بے شک حرام قنوجی بہادر کو یہ ثابت کرنا ضرور تھا۔ کہ اہلال بمعنے رفع صوت ہے اور جس پر غیر خدا کا نام پکار دیا سو رُسو گیا۔ اگرچہ وقت ذبح ہزار بار تنہا ملک جبار جل جلالہ کا نام لیں اُب یہ ہمت باندھی کہ تفسیروں سے اپنا مطلب ثابت کیجئے مگر وہ عادت کہاں چھوٹے کہ خلاف مطلب کتر کو صریح مخالف کو موافق بنالیں پہلے مجلہ میں تفسیر کبیر پر ہاتھ صاف ہوا اس سے نقل کیا۔

والرابع صاأُہل لغیر اللہ عبد الاہلال رفع الصوات الی آخر ما نقل اور اس کے بعد ہی جو یہ جملہ لکھا تھا۔ وکانوا یقولون عند الذبح باسم اللات والعزی محرم اللہ تعالیٰ ذٰلک الگ چھوڑا اور چھو گویا دیکھا ہی نہ دیکھا تھا۔ میل ۲۲ پھر کبیر کی دوسری عبارت یوں نقل کی وما اہل بغیر اللہ بہ قال الاصمعی اصابہ رفع الصوت نکل رافع صوت ثم قیل المحرم مہل ارفعہ الصوت بالتلبیۃ والذابح مہل یہاں تو خوب ہی پیٹ بھر کے قطع برید کی ہے۔ کہ اصل عبارت[1] تفسیر منقولہ حاشیہ دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہمارا مقصد صرف اتنا کہ مفسر نے جو لغوی تحقیق لکھی وہ تو اتنا ٹکڑا نقل کر لائے۔ اور آخر میں خاص معنے آیت میں جو بیان لکھے جن میں حضرت کا صریح خلاف تھا۔ الگ بچا گئے۔ وہ جملہ یہ ہے۔ فمعنے قولہ وما اہل بہ لغیر اللہ یعنی ما ذبح للاصنام وہو قول مجاہد والضحاک وقتادۃ وقال الربیع بن انس وابن زید یعنی ما ذکر علیہ غیر اسم اللہ الخ۔ میل ۲۳۔ پھر مدارک پر توجہ کی اتنا ٹکڑا وما اہل لغیر اللہ اے رفع بہ الصوت لغیر اللہ نقل کیا اور اوی کے جملہ نہ ہو قولہم باسم اللات

[1] قال الاصمعی الاہلال اصلہ رفع الصوت فہو مہل وقال ابن احمد بہل بالفعد کما تما کی بہل المراکیا المعتمر ہذا معنی الاہلال فی اللغۃ ثم قیل للمحرم مہل الرفعہ الصوت بالتلبیۃ عند الاحرام ہذا معنی الاہلال یقال اہل فلان بحجۃ او عمرۃ ای احرم بہا وذلک لانہ یرفع الصوت بالتلبیۃ عند الاحرام والذابح مہل لان العرب کانوا یسمون الاوثان عند الذبح ویرفعون اصواتہم بذکرہا فمعنی قولہ وما اہل بہ لغیر اللہ الخ ۱۲ تفسیر کبیر۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والعزیٰ جو حضرت کا کھلا رد تھا وہاں میر بجری بچا گئے۔ میل ۲۴۔
پھر بیضاوی کی طرف جھکے رفع الصوت لغیر اللہ بہ نقل کیا اور نقولہم
باسم اللات والعزیٰ عند ذبحہ اوڑا دیا۔ غرض معنے تسمیہ غیر عند الذبح
جہاں نکلتے پلٹے اُس عبارت پر الٹی چھری ہی لے کر بیٹھے۔ میل ۲۵۔
صفحہ ۲۷۸ پر مسئلہ استعانت میں امام علامہ تقی الدین سبکی قدس سرہ العزیز
پر یہ زبان درازی کی کہ انہوں نے معاذ اللہ ابن تیمیہ کے عناد سے
جھوٹا دعویٰ کر دیا کہ اُس سے پہلے کبھی کوئی توسل بجناب نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا منکر نہ ہوا حالانکہ ایں دعویٰ او غلط اہمار رد کردہ
است ایں را ابن امیر الحاج در شرح منیہ حضرت یہیں تو آپ سے کچھ گلہ
نہیں جو چاہیئے فرما لیجئے۔ کاش عوام کے بہک جانے کا ڈر نہ ہوتا تو بار
مناظرہ آپ کے سر سے اوتار کر کسی لہلہاتے جنگل میں چھوڑ آتے کہ یہاں
تھوڑی دیر ٹھنڈی ہوا میں ٹہلئے اللہ اپنے غضب سے بچائے۔ شرح
منیہ میں کس عظیم تحقیق کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بلکہ تمام عباد اللہ المخلصین سے توسل ثابت کیا متعدد حدیثوں نفیس
دلیلوں کو کس عمدہ پیرایہ میں جلوہ دیا ہے۔ نقل عبارت میں طول نہ ہوتا تو حاضر کرتا
کہیئے تو حاشیہ[1] پر جملے تحریر کر دوں اُس شرح منیہ کی نسبت ایسا سچا دعویٰ

---

[1] عن عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اعمیٰ اتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان کشف لی عن بصری فقال یا رسول اللہ قد شق

آپ کی تو کیا تعریف کروں میں تو اُن آنکھوں کا قائل ہوں کہ ایسے
ادعا کرتے وقت جن کے تیور تک نہیں بدلتے۔

سہ
شوخی و فتنہ تو ہر وقت ہیں اُن آنکھوں میں
کیوں حیا تجھ کو بھی ہے حکم کبھی آنے کا

میل ۲۶ صفحہ ۱۵۶ پر حدیث دعی ہذہ و قولی ما کنت تقولین کی بحث میں
لکھا۔ شک نیست دریں کہ ترک آں سبب نسبت علم غیب است سوئے
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کے ثبوت میں مرقاۃ کی یہ عبارت
پیش کی انما منع لقولہا و فینا نبی الخ لکراہۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لا یعلم
الغیب الا اللہ و انما یعلم الرسول من الغیب ما اخبرہ انتہی حالانکہ مرقاۃ میں

علی ذہب بصری فقال فانطلق فتوضأ ثم صلّ رکعتین ثم قل اللہم انی اسئلک و اتوجہ الیک
بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف لی عن بصری اللہم شفعہ
فی و شفعنی فی نفسی فرجع وقد کشف اللہ عن بصرہ رواہ النسائی و اللفظ لہ و رواہ ابن
ماجہ و ابن خزیمۃ فی صحیحہ والحاکم و قال صحیح علی شرط البخاری و مسلم و اخرجہ الطبرانی بقصۃ
فی اولہ و لفظ الدعا عندہ ثم قل اللہم انی اسئلک و اتوجہ الیک نبینا محمد نبی الرحمۃ یا
محمد انی اتوجہ الی ربک فیقضی حاجتی ثم اذکر حاجتک ثم قال الطبرانی بعد ذکر طرقہ
والحدیث صحیح قلت و یشکل بہذا ما قالہ من الحلق انہ یکرہ للرجل ان یقول فی دعائہ اللہم
انی اسئلک بانبیائک و رسلک کما ہذا انتہی والے ابی یوسف اللہم الا ان یقال ان ہذا
مخصوص من ہذا الاطلاق ما ورد السمع فیہ ولا یقاس علیہ غیرہ لا دلیس ابعد رہاۃ مہ۔ ہہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد اس کے بلا فصل موجود اوا الکراہتہ بذکر فی اثناء ضرب الدف رائثاً مرثیہ القتلے لعلو منصبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذلک دیکھو اس عبارت سے حضرت کا وہ قطعی حکم کہ شک نیست کہ ہمچنیں ست سر سے قطع ہوتا تھا۔ لہٰذا یہ تدبیر سوجھی کہ اپنا حکم کیوں رد کرائیں اس عبارت ہی کی جڑ نہ کاٹیں جو اپنی دشمن ہے۔

میل ۲۷۔ یہی چھل پیچ عبارت لمعات کے ساتھ برتا اتنا سونگھا یا کہ قالوا انما منعهن عن ذلک کراہتہ ان ليسند علم الغيب اليہ مطلقا ولا يعلم الغيب الا اللہ انتہی اھ اور اتنا پٹاری میں رہنے دیا کہ اولا نہ استجن

(بقیہ حاشیہ صفحہ ـ کا) من المخلوقین فی درجتہ فهوازن من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یومئی یا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطیئۃ قال رب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی فقال اللہ تعالےٰ یا آدم و کیف عرفت محمدا ولم اخلقہ قال یارب لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تضف الے اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللہ تعالےٰ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی اما اذا سألتنی بحقہ فقد غفرت لک ولو لا محمد ما غفرت لک وما خلقتک رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد مکن الحق ان فی دعوے الخصوصیۃ نظرا فان فی صحیح البخاری الے آخر ما افادہ رحمۃ اللہ اھ منقطعا ۱۲ شرح ملیہ۔

ذکرہ فی اللہو واللعب الخ۔

میل ۲۸۔ صفحہ ۱۷۹ پر خفاجی ہے۔ نقل کیا لا یجوز تشریک مشیئۃ تعالیٰ سوا فی ذلک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ پھر فرمایا ازیں ہمہ ظاہر کہ موجب ایں نہی تشریک در مشیت ست نہ عطف بواؤ موہمہ للفساد الخ کیوں حضرت آپ کو اپنی حیا کی قسم اس عبارت سے ملا ہوا ایسا استثنا تو نہ دیکھا تھا۔ کہ الا بثم الدالۃ علی التراخی الخ یہاں خفاجی سے جی سے خفا ہو گئے کہ اپنے فہم کی پوری وا دہو تی تھی۔ میل ۲۹۔ پھر کو الہ خفاجی شرح تجانی کی ایک عبارت اتنی نقل کی کہ انما جائز النہی عن التشریک فی المشیئۃ بین اللہ تعالیٰ وغیرہ لا یہا مہ ان مشیئۃ تعالیٰ موقوفۃ علی مشیئۃ غیرہ تعالیٰ عن ذلک اور وہی فائدہ حرٹا کر ازیں ہمہ ظاہر کہ موجب ایں نہی تشریک در مشیت ست نہ عطف بواو مگر خدا نے خبر کر لی اس سے ملی ہوئی یہ عبارت فاذا لوخلصت المشیئۃ اللہ تعالیٰ بما زان تعلیق الفعل علے لمشیئۃ غیرہ مجازا بثم التی للتراخی الخ نظر نہ پڑی ورنہ حضرت کا مطلب جو خبط ہو جاتا اب تو لوگ دیانت داری بکتے ہیں جب تو خدا ناکردہ دشمنوں کا نام عقل کی پڑیا رکھ دیتے۔ میل ۳۰۔ صفحہ ۱۳۲ پر شرح فقہ اکبر وغیرہ کی کچھ عبارتیں نقل کر کے فرمایا۔ بالجملہ کتب و فقیہ از منع تشبہ در افعالیکہ فاعل آں قصد تشبہ نکردہ و شعار نیست ورنہ مذموم نیز مالامال ست حالانکہ شرح فقہ اکبر میں اسی جگہ صاف تصریح ہے کہ ہمیں کافروں اور بری بدعت والوں کے شعار میں ان سے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشابہت پیدا کرنا ممنوع ہے۔ نہ ہر بدعت اگرچہ مباح ہو خواہ سنیوں کا
فعل ہو یا کافروں مبتدعوں کا تو مدار کا شعار پر ہے۔ والعبارۃ علی الحاشیہ[1]۔
میل ۱۳۱۔ حضرات علیہ انبیا و اولیا علیہم التحیۃ والصلاۃ والثنا کے اکرام
بنظر محبوبیت خدا و ایصالِ ثواب کی نیت ذبیحہ کرنے کو کفر خالص ٹھہرا
کر اس کی سند میں شفا شریف کی عبارت یوں نقل کی اجمع المسلمون علی انہ
لا یصدر الا من کافر واذ صاحبہ مصرحا بالاسلام مع فعلہ ذلک الفعل کالسجود
للصنم وللشمس والقمر والصلیب والاردو کالسعی الی الکنائس والبیع مع اہلہا
حالانکہ اصل عبارت یہ ہے وکذلک نکفر بکل فعل اجمع المسلمون علی انہ
لا یصدر الا من کافر الخ یہاں اجماع مسلمین شرط حکم تھا یعنی اگر مسلمانوں
کا اجماع ہو کہ ایسا فعل کافر ہی سے صادر ہوتا ہے تو اس وقت ہم کافر
کہیں گے۔ قنوجی صاحب زمانہ بھر کے چالاک سمجھے کہ عبارت شفا میں
تو اس ذبیحہ کا کہیں ذکر بھی نہیں ہم اپنی سینہ زوری سے اسے سجدہ
بت و مہر و ماہ کے ساتھ لایا چاہیئے ہیں اب اگر ٹھیک ٹھیک نقل کرتے
ہیں تو سارا پردہ کھل جائے گا۔ ہمارا حکم اسی وقت صحیح ہو گا جب اس ذبیحہ
کے کافر ہی سے صدور پر اجماع مسلمین ثابت کر دیں یہ ہم سے ہزار برس بھی نہ

---

[1] واما جواب بعض العلماء فی مقام الانکار علیہ بان تلبسوۃ الا مکتبہ ایضاً بدعۃ فلیس فی محلہ ممنوعون من التشبہ بالکفرۃ واہل البدعۃ المنکرۃ فی شعارہم لا منہیون عن کل بدعۃ ولو کانت مباحا سواء کان من افعال اہل السنۃ او من افعال الکفرۃ واہل البدعۃ فالمدار علی الشعار الخ ۱۲ شرح فقہ اکبر

ین پڑے گا۔ لہٰذا وہی شکل نہ کریں کہ قید اجماع شرطیت سے اتر کر نفس حکم
میں آ جائے اور مطلب یوں ہو جائے کہ اس کے کفر پر مسلمانوں کا اجماع
ہے یہ کہ مسلمانوں کا اجماع ہو تو کافر کہا جائے گا۔ اگرچہ قنوجی بہادر نے صریح
تحریف کی مگر ہم یہاں اتنی بات پر انہیں داد دیتے ہیں کہ نافع و مضر میں تمیز
تو فرمالی۔ اکثر جگہ تو یہ بھی نصیب دشمناں ہوتا ہے۔ خیر اب اتنا اور ارشاد ہو جائے
کہ اس تقدیر پر انہ کا مرجع کیا ہے۔ اور اس ٹکڑے کے سر کا سے عبارت خبط ہو گئی
یا نہیں غرض قنوجی صاحب نے عجیب عطر فشانی فرمائی کہ مذہب کی رہی سہی
آبرو اور بھی خاک میں ملائی۔

یہ عطر خاک عطر ہے مٹی کا تیل ہے
ہم صاف کہتے ہیں ترے روغن میں میل ہے
مذہب کے بال اور بھی الجھا کے رکھ دیئے
چکٹا ہوا سڑا ہوا اک کا چپیل ہے

جناب اجتہاد مآب آیۃ الدولہ یقید الملک مولوی سید نذیر حسین خاں بہادر تقلید جنگ

یہ حضرت ابھی یہ حضرت اے صاحبان حضرت کو کوئی کیا جانے ماشاء اللہ چشم
بددور یہ سب سے پاک بیباک ہیں۔ یہ طالع عمر کی تاک ہیں دیکھو سنبھال کر کہنا کہیں
مرکز سے پہلے منقط نہ لگے بھلا جیں بہادر کے نزدیک معاذ اللہ ائمہ دین کی کچھ حقیقت
نہ ہو دیکھا چاہیے کہ وہ کس بلند پایہ پر ہو گا۔ مجھ سا عاجز جاری اور حضرت کی خدمت
گزاری مگر حق کلمہ گوئی جو چاہے کرائے حضرت کے اجتہادات شریفہ سے اکیس
اجتہاد تو جناب مولوی امیر احمد صاحب کے ذکر خیر میں آئیں گے۔ گیارہ اجتہاد

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک قلمی تحریر میں کہ دربارۂ مجلس و قیام وقا تحریر رقم فرمائی اور حضرت کی خاص مہری ہمارے دیکھنے میں آئی عجیب شان و برکت سے جلوہ گر ہوئی۔ اولاد ہی قولِ معتمد کا راگ جس کی بے ہنگامی پر طائفہ بھر راگ اٹھا چکا ہے۔ ثانیاً علی بن فضل مالکی۔ ثالثاً عبدالرحمٰن بن عبدالمجید مالکی کا حوالہ جن کے ناموں کا اُس عبارت کے سوا کہیں پتہ نہ لگا جو قنوجی بہادر نے بنام قولِ معتمد نقل فرمائی۔

خیر وہ سب تصحیح نقل سے عاجز آئے تو مجتہد بہادر سے تو اتنی اُمید ہے کہ جس حوالہ کا جہان میں نشان نہ ہو یہ کہیں نہ کہیں سے برورِ اجتہاد نکال ہی لائیں گے۔ اب چاہیے واؤ مجہول پڑھو خواہ معروف رالبعًا اور بنیا سہاگ لیجیے دعویٰ تو اتنا بڑا کہ قدمائے اکابر علمائے مذاہب اربع جو بڑے نامی و گرامی و صاحب تصنیفات معتبرہ ہیں و مانع و منکر اس عمل مولد کے ہیں اور گنتے وقت ابن حاج مالکی کے سوا یہی تین نام ارشاد ہوئے باقی وغیرہ کے پردہ میں رہے۔ اب تو ضرور ہی مجتہد بہادر صاحب قولِ معتمد وغیرہ کا نامی و گرامی صاحب تصانیف معتبرہ ہونا پھر اُن سے بحوالہ کتب معتمدہ تصحیح نقل ثابت فرما ہی دیں گے۔ شاید اغوائے عوام کے لیے جھوٹ بولنا ہی اُس تیرہ صدی کے بارہ باٹ اجتہاد کا جزوِ اعظم ہوگا۔ حاشا اور بڑھ کر سنئے ان چار ناموں کو گنا کر فرماتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس ہر زمانہ ہر طبقات میں اتنے بکثرت مانعین ہوتے آئے ہیں کہ احصاء و شمار اُن کا نہایت دشوار ہے نقل عبارات میں ان بزرگوار کے ایک دفتر طویل و طومار ہونے کا یقین ہے۔ لہٰذا اسی قدر پر اکتفا کیا گیا۔

اُف رے بہادر میں تو اس دِل گردہ کا قائل ہوں کہ جماہیر آئمہ معتمدین اکابر ارکین دین متین حفاظ حدیث حاملانِ شریعت نقائر علوم نجوم ہدایت جن کی غزارت علم و جلالت شان و رفعت مکان میں تم بھی کلام نہ کر سکو اور یہ ادنیٰ وہم موافقت کن کن مدائح کے ساتھ ان کا امن پکڑو جب تمہارا خصم استحسان مجلس اقدس پر ان کے اقوال قاہرہ و ارشادات ماہرہ گردہا گردہ و خرمنہا خرمن پیش کرے اُن کے مقابلہ کے لیے تم اور تمہارے یہاں کے سب متکلم عجز و خجالت کی ملتی دھوپ میں جنگل بیابان ڈھونڈھنے نکلو قدم قدم پر گرتا گرتا گرد گرد کر دکھا مانگنے جاؤ اے میرے مولیٰ میں تیرے قربان آخر ہم ہی تو تیرے بندے کہلاتے ہیں تیرے کرم سے کہیں تو چار پانچ قول اگلے آئمہ کے ہمارے ہاتھ بھی لگ جائیں اتنا کہنے کو تو ہو جائے کہ لو صاحب کیا ہمارے پاس علماء نہیں آخر جب آنکھیں پتھرو میں تیور آجائیں ہونٹوں پر پپڑی جم جائے پاؤں بھاری پڑ جائیں اور کہیں پتہ نہ لگے تھک کر شجرۃ الیہود و تحریف کی چھاؤں پکڑو۔ اُس کے نیچے جو گر پڑے گلے سڑے بوسیدہ پھل جھوٹے حوالوں باطل خیالوں کے ہاتھ آئیں اُن سے جھولیاں بھر لاؤ گھر آکر خوشی خوشی مجہول ناموں گمنام کتابوں کے تھلے بنا کر لیو دے جاؤ اور اس ڈھیٹ سے بے چارے عوام کو یوں سبز باغ دکھاؤ لیکن۔

اہلِ نظر سمجھتے ہیں جیسا یہ باغ ہے
ہر پھول پر اداسی ہے ہر پھل میں داغ ہے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھلا خیر آپ اُن ہر زمانہ کے ہر طبقہ کے چاروں مذہب کے بے گنتی بے شمار نامی گرامی اصحاب تصانیف معتبرہ کو رکھ چھوڑیئے مہربانی فرما زیادہ نہ ہو سکیں تو آٹھ سات ہی آئمۂ مشہورین معتمدین سے بے پھیر پھار اس عمل مبارک کا صریح منع وانکار نقول مقبولہ سے ثابت فرما دیجئے آپ کا بڑا احسان ہوگا۔ کہ یا تو آپ خصم ہی ہدایت پائیں گے یا آپ ہی کچھ دل میں شرمائیں گے۔ ایسے جھوٹے دعووں سے باز آئیں گے اللہ اکبر۔

ع اُس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ

سادسا۔ اسی تحریر میں ارشاد ہوتا ہے جیسے مجلس میلاد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدعت اور مکروہ ہے ویسا ہی قیام بوقت ذکر نبوی صلعم بدعت اور مکروہ ہے اور سند میں آنکھیں بند کرکے سیرت شامی کی عبارت پیش ہوتی ہے۔ اے حضرت سیرت شامی آپ نے کیا جانا کیسی سیرت شامی وہ ساعقہ بار سیرت وہ خنجر گزار سیرت جس نے نجدیت کے پرزے اڑا دیئے جس نے وہابیت کے دفتر جلا دیئے ذرا خدا سے ڈر کر

لے عجبی جواب اللہ کی شان مجلس میلاد و قیام کی بدعت ٹھہرانے پر بدیں وجہ کر قرون ثلاثہ سے اُنکا ثبوت نہیں۔ اتنا زور لگا رہے تھے۔ اثنائے تحریر ہی میں غیب سے جواب ملا کر اُنھی مہری دستخطی مسئلہ میں ذکر شریف حضور پُر نور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے درود لفظ صلعم تحریر فرمایا اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجتہد بہادر آپ تو محدثات الامور سے بہت دور بھاگتے ہیں یہ تو ارشاد ہو رہا تھا (باقی صـ پر)

سیرت شامی کا نام لیا ہوتا پہلے مذہب نو پیدا کا ننھا سا کلیجہ تھام لیا ہوتا العظمۃ للہ دربارۂ قیام اُن کے ایک لفظ محتمل پر جس میں معنے علامہ حلبی نے واضح کر دیئے اتنا ادھیلنا اور اُسی مجلس اقدس کے باب میں جو انہوں نے دفتر کے دفتر لکھے اور کس زور و شور محققانہ در عدو برق مدققانہ سے اُن کے عمدہ مستحبات واجلۂ مستحسنات سے ہونے پر عرش تحقیق ثابت کر دیا وہاں یوں دبے پاؤں نیچی نظریں

(بقیہ حاشیہ صـ کا) کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود کی جگہ صلعم لکھنا کون سے قرن خیر سے ثابت ہے۔ ہم آپ کا بڑا احسان مانیں گے اگر آپ نے اس مہمل لفظ بے معنی اوّاز کا ثبوت کسی تابعی یا تبع التابعین سے دے دیا۔ ورنہ یقین جانئے اسے دیکھ کر کبھی سنی نے شر الامور محدثاتها اور کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار پڑھ دیا تو بری ہی بےبضگی ہوگی۔ ذرا تو سمجھیے کہ دل میں عظمت و محبت حضور سید المحبوبین اعظم الاعظمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہے وہ اور خاص مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں اس نالائق کتر بیونت کو گوارا کرنا معاذ اللہ درود سے تو گئے ایک مہمل بولی مہمل کلمہ لکھ بھاگے۔ العظمۃ للہ درود سی پیاری چیز اتنی بار کر پورا لفظ لکھنا ناگوار کہیں جلدی سے صلعم شلعم کچھ کہہ کر ٹال دیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بلکہ انصاف کرو تو ایک آدھ جگہ شاید نہ لکھیں تو نہ لکھیں مگر نہ لکھنا اور درود کو اس مہمل کلمہ سے مبدل و متغیر کر دینا تو قیامت ہی ہے۔ بعض علمائے بریلی دام ظلہم العالی سے فقیر نے اس کا مسئلہ پوچھا فرمایا سخت محرومی و بے برکتی ہے۔ اور عجب نہیں کہ ایسی تبدیل آیہ کریمہ فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم سے حصہ پائے (باقی صـ پر)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدن چرائے نکل بھاگے جانے ہم نے دیکھا ہی نہیں اللہ رے تغافل ۔

ع
فتنہ آنکھیں ہیں غضب شوخ ہے چلنا تیرا
کر گیا کام یہ بیچ بیچ کے نکلنا تیرا

سابعاً۔ طریقۂ گجراتی ثامناً۔ بہجۃ العشاق سے استناد مجتہد بہادر اگر اصاغر طائفہ ایسی مجہول و نامعتبر کتابوں سے سند لائے تو آپ کو کیا لائق تھا۔ کہ اُن کے ساتھ نیچے بن جائیے آپ کی غیرت تو ابو حنیفہ و شافعی کو بھی کسی گنتی شمار میں نہیں رکھتی۔ پھر تعجب ہے کہ ایسے کم مرتبہ لوگوں کا دامن پکڑ لیجیے

(بقیہ حاشیہ صہ ۶۷) انتہی کلام الشریف مجتہد بہادر محدثی پر جان دیتے ہو۔ اگلے محدثوں کا ثواب تو سیکھو اُن خادمان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی بھی قرات و تحدیث و کتابت حدیث میں باوجود ہزاران بار اعادہ کے درود شریف معاذ اللہ بار نہ ہوتا تھا بلکہ باوجود اس درجہ احتیاط کامل کے کہ اپنی طرف سے حدیث یا کتاب میں کوئی نقطہ نہ بڑھنے پائے۔ علما تصریح فرماتے ہیں کہ درود اگرچہ اصل منقول عنہ میں نہ لکھا ہو لکھے اور اگرچہ اصل کتاب میں نہ ہو پڑھے اور اس سے غفلت کرنے والا خیر عظیم و فضل جسیم سے محروم ہے۔ قال الامام النووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی مقدمۃ شرح صحیح مسلم یستحب لکاتب الحدیث ان یکتب اذا مر بذکر اللہ عزوجل ادعا اشبہ ذلک وکذا لک یکتب عند ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکمالہما لا رامزا الیہا ولا مقتصرا علی احدہما وکذا یقول فی الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ویکتب کل ہذا وان لم یکن مکتوبا فی الاصل الذی ینقل منہ فان ہذا لیس روایۃ وانما ہو دعاء وینبغی للقاری ان یقرء کل ما ذکرنا وان لم یکن مذکورا فی الاصل الذی یقرء منہ ولا یسام من تکررہ ذلک ومن غفل ہذا حرم خیرا عظیما وفوت فضلا جسیما اھ ملخصا ۱۲ منہ

اُنہیں اپنا متبوع و مستند ٹھہرا لیجیے۔ تاسعاً اور نیا نسخہ سنیئے منع قیام پر عبارت مرقاۃ الصعود سے کہ زیر حدیث قوموا الی سیدکم مذکور ہے استدلال کیا قطع نظر اس سے کہ وہ عبارت مدعائے حضرت سے کتنا علاقہ رکھتی ہے۔ مزہ تو اس لطف نے دیا ہے کہ اتنے جملے سے نقل فرمائی کہ نازع فیہم طائفۃ منہم ابن الحاج یعنی اس حدیث کے دربارۂ قیام وارد ہونے پر ایک طائفہ نے کہ ابن حاج بھی اُن میں ہیں منازعت کی اور اوپر سے جہاں انہوں نے فرمایا تھا کہ اس حدیث سے امام بخاری و امام مسلم و امام ابوداؤد مشروعیت قیام تعظیمی پر سند لائے امام مسلم نے فرمایا میں دربارۂ قیام اس سے زیادہ صحیح حدیث نہیں پاتا۔ صاف اوڑا گئے جناب من اصل عبارت یوں ہے احتج بہ المصنف والبخاری ومسلم علی مشروعیۃ القیام قال مسلم لا اعلم فی قیام الرجل للرجل حدیثا اصح من ہذا اُس کے بعد وہ آپ کا پارچۂ منقول یعنی ونازعۃ فی طائفۃ الخ آپ تو مدعبر کے چالاک سمجھے کہ کجا ابن حاج و دیگر بعض متاخرین اور کجا بخاری و مسلم و ابوداؤد و اکابر ائمہ و اجلۂ محدثین نقل کامل کریں گے تو مطلب جو ناقص رہ جائے گا۔ مگر سخت حیرت ہے۔ کہ آپ جیسا مجتہد بے خوب و خطر اور بخاری مسلم ابوداؤد کے نام سے اتنا ڈر۔ غرض میں تو اس صفائی کا قائل ہوں کہ دم استناد ذکر مخالف کا سایہ نہیں پڑنے دیتے اول آخر درمیان کہیں ہو الگ کتر جاتے ہیں۔ عاشراً مسئلہ فاتحہ میں سوال سائل پر چھ سات قیدیں اپنی طرف سے بڑھا کر گداز طبیعت استناد کے لیے لہرائی مر دست نصاب الاحتساب یاد آئی ٹھنڈے ٹھنڈے اجتہاد کی ترنگ میں اتنا تو نقل کرتے چلے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے۔ ان معرفا یقوم فی صف النعال ولقرؤ بعد الختم آیۃ من اخلاص ثلثا و من
الفاتحۃ مرۃ و ہو قائم والناس قعود وانہ بدعۃ ولم ینقل ہذا الصنیع من السلف
آگے جو آنکھ کھول کر دیکھیں تو سارا مطلب ہاتھ سے جاتا ہے۔ اب تو نشہ
ہرن ہوئے جھٹ انتہی کہہ کر چوکڑی بھر گئے من اول تو اتنے ہی ٹکڑے
سے اجتہاد کے بھوکوں کا کیا بھلا ہوا۔ یہاں تو کیا ذکر ہے کہ ختم کے بعد لوگ
بیٹھے رہتے ہیں۔ اور ایک شخص جوتیوں کی صف میں جا کر کھڑا ہوتا ہے۔
اور وہاں سورۃ فاتحہ وغیرہ پڑھتا ہے یہ رسم بدعت ہے سو اس سے اور
فاتحہ متنازع فیہا سے کیا علاقہ۔ ثانیاً۔ آگے چل کر تو انہوں نے علت
ممانعت صاف کھول دی کہ فرماتے ہیں۔ کیوں نہ بدعت ہو حالانکہ اس میں
قرآن عظیم کی بے ادبی ہے قاری قرآن کی تعظیم چاہیے نہ کہ رؤسا اپنی
اپنی جگہ بیٹھے ہیں۔ وہ غلاموں کی طرح صف نعلین کھڑا ہوا مثل نماز ہاتھ
باندھے ہے۔ منتر رئیسوں سے نہ پھر جائے اگرچہ قبلہ کو پیٹھ ہو اب حکم کا
منتظر ہے۔ جب ادھر سے اشارہ ہوا رکوع کی قدر جھک کر آداب بجا لایا اور
فاتحہ و اخلاص پڑھنا شروع کیا پھر اس پر اجرت لینا دوسری بدعت ہے۔
تاریکی بر تاریکی (اصل عبارت[1] حاشیہ پر ملاحظہ ہو) کہئے اب کچھ بھی پتا لگا
رہا۔ آپ کی اس سند کا یا بر خرافات جو علت منع ہیں فاتحہ مسئولہ میں بھی

[1] السابع عشر وصول معرفا یقوم (الی قولہ) ولم ینقل ہذا الصنیع من السلف و من ادعی
فعلیہ البیان کیف وفیہ استہانۃ بالقرآن لان قاریہ فی حالۃ القراءۃ یشیر بانہ یخدم الصدور
والمعتبر فی ذلک المسجد لا یری کیف نیوجہ الیہم سواء کان او فی جہۃ القبلۃ اولا وکیف یاخذ بیدیہ

پتا لگا رہا۔ آپ کی اس سند کا یا بر خرافات جو علت منع ہیں فاتحہ مسئولہ میں
بھی بتا دیجئے گا۔ غضب کیا ہے۔ جہاں سوال سائل پر اتنی قیدیں بڑھائی
نہیں یہ بھی زیادہ کر دیتے دلیل و دعوے تو منطبق کر لیتے رہا یہ کہ لوگ عیار
کہتے سو اب کیا چھوڑ دیں گے یہ کیا تھوڑی عیاری ہے کہ سراسر ابیگانہ
عبارت سے سند لائیے۔ جب راز کھلتا نظر آیا فوراً کتر کر انتہی لکھ جائیے
جانے عبارت اتنی ہی ہے۔ اب آگے کوئی نہ دیکھنا غرض یہ دس لطف تو
کچھ نئے نہ تھے۔ گیارھواں اجتہاد تازہ ایجاد ہے مسئلہ فاتحہ میں
قیل و قال اور مانعہ مسائل سے استدلال آج تک کسی عاقل نے بھی نزاعی
مسئلہ میں ایسی سند پیش کی ہوگی انصاف سے کہنا یہ حرکت کچھ بھی اس سے
کم ہے کہ کسی شیعہ صاحب سے مباحثہ ہو اور وہ حضرت سند میں کافی کلینی
پیش کریں آخر ان سے یہی کہا جائے گا۔ کہ صاحبزادے تمہارا خصم کافی کو
حق ملنے تو تم سے بحث ہی کا ہے کو کرے اس حرکت سے تو خوب ہی
روشن ہو گیا کہ آپ ممانعت فاتحہ کسی معتبر کتاب سے ثابت نہ کر سکے۔
اور یہ بھی نہ چاہا کہ بالکل بے سند ٹال جائیں فقط ایک بے وقت کی ادر

(بقیہ ص ۷۰ کا)
ویضعہا موضع الوضع فی الصلاۃ وینتظر امر الصدور الذین فی المجلس لہذا الصنع فاذا امرہ
یرکع لہ خدمۃ معہودۃ بین سولاء المغرورین بالجاہ ثم انہ یاخذ علی قرأتہ اجرا من اولیاء
الان التسا دکا المعتقد وانہ بدعۃ اخری ظلمات بعضہا فوق بعض اھ
نصاب الاحتساب ۱۲۔

Click For More Books
Scanned by CamScanner
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان گھاٹی پر اکتفا فرمائیں۔ مجبور ہو کر آنکھیں بند کر کے جو ٹٹولا تو مائۃ مسائل ہاتھ پڑی رو میں روا باشد اجتہاد کے زور میں اوسی کی سند ہانک گئے۔ غرض دہاں تو جو ادا ہے زمانہ سے نرالی جو طرز ہے دل چھیننے والی۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

بعض اکابر علماء علیہم اللہ تعالیٰ اس تحریر کی کچھ مدح دستا پیش تحریر فرمائیں گے خدا نے چاہا تو وہ بھی جلد ہدیہ ناظرین ہوتی ہے۔ میں نے تبشر لئے حاجلہ کی طرح یہ چند خوبیاں اوس سے التقاط کر کے نذر سرکار اجتہاد مدار کیں۔ آگے چلیئے اکیس[21] اور گیارہ[11]۔ بتیس[32] اب بعض اجتہادات خاصہ میں بھی لیجئے۔

اجتہاد ۳۳۔ حضرت کو ہم مسلمانوں کے حضور پر نور مولائے مبارک تاجدار بارگاہ ورفعنا ذکرک ؏ افضل صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ وعلی ذریاتہ کا معجزہ دائمہ باقیہ قدم اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ناگوار طبع آزادی شعار ہوا اپنا ہم بحمد اللہ اس کے رد میں ایک رسالہ مسمیٰ بہ دلیل المحکم فی نفی اثر القدم لکھا حق تو یہ ہے۔ کہ مجتہد صاحب کی چھاتی سراپا چاہیئے۔ معجزۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کے مٹانے میں اپنی طرف سے تو کوئی نہ کی دیانت امانت جو کچھ بن پڑی اٹھا نہ رکھی پھر خدا ہی پیچھے نہ چھوڑے تو بے چارے سے بے بس ہیں اتنا کیا تھوڑا ہے کہ مسئلہ میں جان پر کھیل تو فرمادیا وجود ایں در کتب حدیث و تاریخ اصلا نیست کیوں حضرت تصانیف و ارشادات حضرات عالیات۔ امام حافظ رزین صاحب صحاح و امام

حافظ ابن سبع۔ و امام علامہ ابن الجوزی حنبلی۔ و امام علامہ سبکی۔ و امام علامہ سند المحدثین ابن حجر عسقلانی۔ و امام محدث ابن حجر مکی۔ و امام علامہ خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی۔ و امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی فاضل محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی و فاضل محقق شہاب الدین خفاجی حنفی۔ و علی بن برہان الدین صاحب سیرت انسان العیون۔ و حافظ محمد بن احمد متولی شافعی۔ و حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی۔ و حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد الانوار۔ و ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بوصیری و شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی و غیرہم ائمہ دین و نقاد محدثین واکابر علمائے مذاہب اربعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جن سے آپ کے خصموں نے نقول قاہرہ ذکر کیں اور آپ اُن کے جواب سے عہدہ برآ نہ ہوئے۔ آپ کے نزدیک صالح اعتماد نہیں یا ایسے کھلے پیچ پر قرآن و حدیث میں جو سخت وعیدیں جانگزا تہدیدیں جگر ہلا رہی ہیں مطلقاً یاد نہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ؏ باحیا باش و انچہ خواہی کن اجتہاد پھر حضرت کے مرغ دیانت نے منقار امانت سے یوں افترا کا انڈا کھٹکا کر قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں زیر آیۂ کریمہ فیہ آیت بینت مقام

---

[1] سبحان من لا یخفی ان السیوطی سہا فقال فما بعض کتبہ ما قال مع ان زعم انہ ھو المورد لہ فی کتاب الخصائص وان قل لہ عن الامام رزین صاحب الصحاح وتفصیل المقام فی نسیم الریاض للعلامۃ الخفاجی وغیرہ کذا افید ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابراھیم پتھر پر نقش قدم بنے اور پاؤں اُس کے اندر پیر جانے اور زبان دراز تک اُس کا اثر باقی رہنے کو سیدنا ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلاۃ والتسلیم کا خاصہ گناہ ہے۔ یعنی یہ خاصہ تو وہی ہے جو غیر میں نہ پایا جائے۔ اجتہاد ۳۵ یہی گل تفسیر حسینی کی بابتہ اڑگئے اجتہاد ۳۶۔ یہی جوہر حوالۂ تفسیر جواہر میں دکھائے مجتہد صاحب کو اپنے اجتہاد کی قسم سچ سچ فرمادیں کہ ان تفسیروں میں دیکھ کر ایسا صادق بگھارا ہے۔ یا یونہی فرضی اجتہاد کی دہمی دیگچی میں خیالی پلاؤ پکایا ہے۔ بل بے دلاور افترے دلیر مشہور کتابوں میں یہ غضب کا اندھیر جس بات کی اُن میں بو بھی نہ ہو۔ بے تکلف نسبت فرمائیں اور بناوٹ کے رعب سے منہ تک نہ بنائیں تینوں عبارتیں حاشیہ[1]

[1] مقام ابراھیم مبتدء محذوف خبرہ اے منہا مقام ابراہیم او بدل من آیات بدل البعض من الکل وقیل عطف بیان علی ان المراد بالآیات اثر القدم فی الصخرۃ الصماء وغوصہا فیہا الی الکعبین وتخصیصہا بہذہ الالانۃ من بین الصخار وابقاوہ دون سائر الآثار من الانبیاء وحفظہ مع کثرۃ اعداۂ الوف سنۃ اھ تفسیر بیضاوی فیہ دریں عبارۃ باحترام آیت بنیت نشانہائے روشن ست یکے از انہا مقام ابراہیم وآن چیزے ست کہ اثر قدم خلیل الرحمن علیہ الصلاۃ والسلام ان بود وآن یک آیت ست بلکہ چہار آیت اول تاثیر این سنگ از قدم ابراہیم دوم غوص قدم رت درید تا کعبین سوم بقائے بر آن رقم مدت متمادیہ چہارم محفوظ ماندن آن سنگ باوجود اعادی وآیت دیگر سے من دخلہ کان امنا اھ ملخصا (باقی حاشیہ صفحہ پر)

پر منقول کوئی ایماندار انہیں دیکھ کر یہ کہدے کہ مجتہد صاحب نے لکھی جیتی تناول فرمائی یا مردہ۔ اجتہاد ۳۷۔ وہی قنوجی صاحب کی تقلید آدھی نقل منخ مکیہ سے اتنا ٹکڑا لکھ لائے۔ تم ہذا الذی ذکرہ الناظم وغیرہ ممن تکلم علی الخصائص لکن بلا سند مگر اتنی شرم کی کہ قنوجی بہادر کی طرح انتہی نہ لکھا الی آخر کے پردہ میں رکھا کیوں صاحب وہ آخر جسے آپ نوش جان فرما گئے آپ کے خلاف تو نہ تھا۔ بھلا ہم سے اوڑتے ہو وہ آخر یہ ہے اصل عبارت تو حاشیہ پر ملاحظہ ہو یہاں خلاصہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴) تفسیر حسینی بمقام ابراہیم نہ یک آیت بلکہ پنج آیت ست اول اثر قدم خلیل علیہ الصلاۃ والسلام در آن صخرۂ صما کہ سنگ تراشان با دربات الماس اندک نقش بر آن نمی توانند انگیخت دوم غوص کردن قدم آنحضرت تا کعبین دران بے آنکہ خللے بقدم مبارک بجے رسیدہ باشد سوم حیاثر شدن از میان گشنوردہ آن جز بہ حکمت از حکمتہائے ربانی نبودہ چہارم باقی ماندن رقم آن قدم بر صفحات ایام دون سائر آیات الانبیاء پنجم محفوظ بودن آن سنگ چندین سال باوجود کثرت اعادی از اہل عناد و بجدال الخ تفسیر جواہر ۱۲ منہ سلمہ[1] وعبارۃ الجلال للسیوطی فی خصائصہ ومما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا وطئ علی الصخر اثر فیہ وذکر الحافظ البرزی الحنبلی تلمیذ ابن القیم ذلک فی خصائصہ فقال واما الانۃ الحدید لداؤد علیہ الصلاۃ والسلام فان الانۃ الحدید معروف بالنار وقد الان اللہ تعالیٰ الحجارۃ لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا یعرف تلیین الحجارۃ بالنار ولا غیرہا وہذا ابلغ ثم قال واعجب من ہذا (بقیہ حاشیہ صفحہ پر)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنیئے فرماتے ہیں کہ امام جلال الدین سیوطی کی عبارت خصائص میں یوں ہے کہ رزین صاحب صحاح نے اپنے خصائص میں وارد کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پتھر پر چلتے اُس میں نشان ہو جاتا۔ اور حافظ الحدیث تبریزی حنبلی شاگرد ابن قیم نے بھی اسے اپنی خصائص میں ذکر کیا۔ کہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لوہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر نرم ہونا بیان کر کے لکھتے کہ اس سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پتھر پر چلتے نرم ہو جاتا اور ریت پر نشان قدم نہ بنتا الطرفۃ معجزہ اور ان حافظ نے اپنی اس کتاب کے شروع میں لکھا ہے کہ ہم اس میں وہ معجزات ذکر کریں گے جو تمام انبیاء سے منقول ہوئے اور وہ خصائص و فضائل و فواضل جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہوئے انتہی یہاں تو یہ معجزہ امام علامہ سیوطی و امام رزین صاحب صحاح و حافظ تبریزی سے منقول تھا۔ آپ بھلا اسے کیوں نقل کرتے۔ کوئی عاقل بھی اپنے پاؤں میں آپ تیشہ مارتا ہے۔ اور مزہ یہ ہے۔ کہ مجتہد صاحب بہادر نے مثبت پر اعتراض کے لیے یہ عبارت[1] نقل کی تھی کہ

(بقیہ صـ کا) انہ کان اذا مشی علی الصخر لانت بحث اقدامہ واذا مشی علی الرمل لا یؤثر فیہ ری للعادۃ الجاریۃ وقال فی اول کتابہ ونحن نذکر ما نقل عن کل نبی من المعجزات وما ثبت لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الخصائص وما لہ من الفضائل والفواضل اہ ملخصًا منہ

[1] حالانکہ مثبت پر یہ الزام بھی محض دریدہ دہنی تھا۔ قطع نظر اور علمی مباحث کے کاش تباہی دیکھ لیتے کہ جب علامہ ابن حجر نے ایک کلمہ ایسا لکھ کر جس سے بوئے تضعیف کی تھی۔ خود بحمد اللہ امام علامہ خاتم الحفاظ امام رزین صاحب صحاح (باقی آگے صـ ...)

اپنی مخالف جان کر چھوڑ گئے۔ اور خود ہی بقیہ عبارت سے اپنے خلاف کا دفتر الگ کر لیا۔

یہ نہ سمجھے ہائے یہ آغاز بد انجام ہے
میری رسوائی میں اُن کا بھی تو آخر نام ہے

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون ۔ یاایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۔ اجتہاد ۳۸۔ رسالہ افضل البعناد میں تو بضاعت دیانت خوب ہی بر سر بازار آئی متاع امانت بے خوف و خطر ڈھڑی ڈھڑی کر کے لٹائی کلام تقویۃ الایمان کی تصحیح کو ایک عبارت تفسیر نیشاپوری سے نقل فرمائی جس میں یہ لفظ ہیں۔ لدلالۃ سائر الآیات لقولہ تعالیٰ ومن یعمل سوء یجز بہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ علی انہ یوصل الجزاء الی المستحقین التعجب تحریف کا نشان خوب بندھ چکا تو اس پر فائدہ کا پھریرا یوں اڑایا پس ازیں تفسیر ہم واضح می شود کہ ایسال جزا بسوئے مستحقین البتہ خواہد شد و چہ بلفظ البتہ کہ دلالت بر قطعیت میدارد ذکر کرد الخ

(بقیہ صـ کا) پھر حافظ الحدیث ہی کا بالجزم ذکر فرمانا بیان کر دیا تو اس تضعیف کی عمدہ طور پر تلافی ہو گئی۔ پھر اسے چھوڑ جانا مثبت کو کیا مضر ہوا جناب عالی مخالف قول کو ہضم کر جانا تو وہ ہے جو یہیں آپ سے صادر ہوا کہ تضعیف نقل اور تلافی نقل ذرا تو خدا سے ڈر کر بات کیا کرو۔ ۱۲ منہ سلمہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالانکہ وہ مفسر اس عبارت کو وہیں تصریح کرتے ہیں کہ قول مذکور مذہب معتزلہ ہے۔ سنیوں کے عقیدہ میں بحکم قرآن عزیز شرک کے سوا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ وھذا الصہ مذاعند المعتزلۃ وعندالاشاعرۃ کل الذنوب تحتمل العفوالا الشرک لقولہ تعالیٰ یغفر مادون ذلک لمن یشاء الخ مجتہد بہادر نے سنیوں کا مذہب چھوڑ معتزلہ کا قول لے سنیوں کی طرف سے جو بنص قرآن اُن کا رد مذکور تھا۔ الگ اور بڑا جھوٹ مذہب مرودد کو تفسیر کی طرف نسبت کر دیا۔ اللہ رے حیا و جراُت مجتہد بہادر گر مانو تو ہم تمہارے نفع کی ایک سہل تدبیر تمہارے موافق مزاج بتائیں آجکل سلطنت کا رنگ دیکھ کر ایک دفعہ گھبرا کر چلا اٹھو کہ عیسیٰ مسیح معاذ اللہ خدا ہیں کیونکہ قرآن میں لکھا ہے ان اللہ ھوالمسیح بن مریم بس ذرا اتنا کیجیو کہ اُوپر سے لقد کفر الذین قالوا نہ دیکھنا اور آگے جو قل فمن یملک من اللہ شیئا الایۃ اس کا رد ارشاد ہوا ہے۔ ادھر کی آنکھ بند کر لینا وہاں بات ہی کتنی ہے ایک جہانولی میں تو وارے نیارے ہیں اور آخر پرانے لوگ کہہ ہی گئے ہیں۔

مع دوڑے سارے کو کبھی آدھی نہ انسان چھوڑ کر۔ اجتہا ۲۹

خدا کی شان قہاری تو دیکھو
پرانوں کی حیاداری تو دیکھو

مسلمانو آنا سُننے کا ماجرا ہے۔ مشاق دوڑنا مزے کا تماشا ہے۔ پرانے پرانے اولٹے منہ دودھ ڈالتے ہیں۔ سیانے سیانے بھولی ادائیں نکالتے

ہیں۔ اجتہاد کے دَور میں سہالگ آیا۔ چچا بھتیجی کا گٹھ جوڑ لایا۔ سبھ گھڑی سے شادی رچی ہے۔ مبارک سلامت کی دھوم مچی ہے۔ بھتیجی الگ سمٹی بیٹھی ہے۔ چچا جدا شرم کی گٹھڑی ہے۔ اجتہاد والے دل بڑھانے پر تیار ہیں۔ کہ ہاں بسم اللہ ہم ذمہ دار ہیں۔ آہ وہ فتوے جس نے یہ قیامت توڑی آہ وہ مفتی جس نے یوں دیانت چھوڑی ہائے وہ اجتہاد جس نے دین تک ڈبو دیا۔ ہائے وہ مجتہد جس نے یہ لبِ بویا۔ ہم نے وہ اصل مہری فتوے اسی شہر میں بچشم خود دیکھا۔ یہاں التقاطا منقول ہوتا ہے دیکھئے کون کون معقول ہوتا ہے۔

مجتہد صاحب کا پاکیزہ خیال کہ دودھ کے چچا کو بھتیجی حلال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماقولہم اللہ دریں مسئلہ کہ نکاح پسر مرضعہ غیر مشارک رضیع با بنت رضیع جائز ست یا نہ بینوا توجروا الجواب درصورت مسئولہ نکاح پسر مرضعہ با بنت رضیع کہ غیر مشارک پسر مرضعہ ست جائز ست زیرا کہ درمیان پسر و بنت مذکورین قرابت محرمیت نیست الخ فقط محمد عالم علی عفی عنہ فی الحقیقت چون از جانب مرضعہ و شوہرش ہمہ قوم بر رضیع حرام ست واز جانب رضیع حرمت مخصوص بفروع رضیع وزوجاں ست ہمچناں کہ ازیں عبارت مختصر الوقایہ ہویدا ست فیحرمان مع فروعہما علیہ کالنسب وفروعہ والزوجان لیس در ما ورائے آں مثل ابن مرضعہ و بنت رضیع کہ در حرمت مذکورہ داخل نیست نکاح بینہما جائز ست کتبہ العبد الاثیم محمد

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبدالحکیم عفی عنہ۔

الجواب صحیح (سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱) صح الجواب (سید محمد شریف حسین ۱۲۰۲)

الجواب صحیح والمجیب مصیب (بہ طفیل نبی الٰہی بخش ۱۲۹۲) — اصاب من اجاب (سید احمد حسن ۱۲۸۹) — الامر کذلک (محمد عبدالحکیم ۱۲۹۱)

۱؎ لطیفہ:۔ مجتہد صاحب کا سلیقہ اس مہر کے سجع ہی سے ہویدا ہے۔ شرف بشفعتین کو مشرف بسکون را باندھا ہے۔ کہئے آپ کو سجع کہدوانا ہی کیا ضرور تھا یا خواہ مخواہ واقفوں کو ہنسوانا ہی منظور تھا ۱۲ الکاتبہ ۲؎ یہ چاروں صاحب حضرت کے متعلقین مولوی شریف حسین صاحب تو صاحبزادہ شریف ہیں۔ اور باقی مستفیدان مجلس لطیف مجتہد صاحب نے ان کی بھی راہ ماری ۱۲ الکاتبہ صد آفرین اس علم و فہم پر۔ اور ہزار تف اس اجتہادی وہم پر کیوں مسلمانو علم و تحقیق اسی کا نام ہے۔ اجتہاد کرنا ایسوں ہی کا کام ہے۔ یہ منہ اور اتمر پر التزام یہ صورت اور اتنے مہنگے دام انا للہ وانا الیہ راجعون اب تو ان سے یہ کہتے بھی شرم آتی ہے کہ حضرت اگر آپ کو فقہ سے عداوت تھی صحاح ستہ سے کیا نفرت تھی یا جب اجتہاد کی لہریں آتی ہیں بخاری و مسلم بھر جاتی ہیں۔ ایمان سے کہنا اب یہ خدا پر افترا تو نہ ٹھہرا۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا

حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۰ مقلدبے چاروں کی دوڑ بھی کتب فقہ تک. پھر کسی کو علم کم کسی کی سمجھ موٹی کسی کی ادھر توجہ تھوڑی وہ بھی ایسی بیباکیوں میں معذور نہیں رہ سکتے مزاج تو ان مجتہدوں کا پوچھا چاہیئے یہ کیوں ایسی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ حرام قطعی کو حلال ٹھہراتے ہیں۔

؏ آدمیان گم شدند ملک گرفت اجتہاد لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سچ فرمایا حضور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ شرمگاہ زن کو حلال ٹھہرائیں گے۔ آخر اس حلال ٹھہرانے نے یہاں تک سر اٹھایا ہیہات ہیہات اگر اجتہاد کا یہی زور ہے۔ تو ابھی کیا ہوا ہے آج دودھ کی بھتیجی جائز ہوئی کل نسب کی بھتیجی روا ہو جائے گی پرسوں حقیقی بیٹی کی باری آئے گی۔

؎ گر ہمیں مفتی و ہمیں فتوے
دخت و مادر حلال خواہد شد

اجتہاد ۴۰ جب بعض علمائے بریلی دام مجدہم العالی نے اس مسئلہ میں حضرت کی مزاج پرسی چاہی سوتے سے چونک پڑے اب سوچے یہ کیا ہو گیا۔ بغلیں تو بہت جھانکیں آخر الامر جھکے اقرار کرتے بنی خود ہی دوسرا فتویٰ تحریر میں لکھا۔ اب صحاح ستہ یاد آئیں مسند احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر صحاح و شرح السنۃ و مرقاۃ علی قاری و شرح مشکوٰۃ طیبی و مستخلص شرح کنز وغیرہا کتب حدیث و فقہ سے حرمت نکالی کہئے پہلے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجتہاد کے وقت یہ کتابیں کدھر گئی تھیں. خیر اتنی بات پر شکر کرنا چاہیئے کہ مجتہد صاحب نے مہربانی فرما کر وہ بڑی بڑائی بھونریاں چھڑا دیں. مگر اجتہاد بیشین سے جو معذرت فرمائی اس میں پھر عذر بدتر از گناہ کی ٹھہرائی فرماتے ہیں۔ وقبل ازیں پر فتوائے مولوی عالم علی صاحب کردر حلت آن نوشتہ بودند بر اعتماد ایشان بنظر سرسری مہر من کردہ شد الخ اقول اس کردہ شد کے لطف کو تو دیکھیئے کردہ بودم کہتے لاج آتی ہے جانے اس وقت یہ سوتے تھے. کسی اور نے اُن کی مہر کر دی۔ ہائے قحط انصاف کوئی اتنا نہیں کہ حضرت سے پوچھے کیوں صاحب ابوحنیفہ شافعی کی یہ بے اعتباری اور مولوی عالم علی پر ایسا اعتماد اُن کا مقلد تو مشرک ٹھہرے آپ اُن کی تقلید کر کے بددین بھی نہ ہوئے جنہیں حضرات آئمہ کی خاک پا سے بھی نسبت نہیں مجتہدین کر ایسا عذر کرتے شرم نہ آئی معہذا مسائل شرعیہ میں زید و عمر پر اعتماد کیسا یہ خود اپنی بددیانتی کا صریح اقرار ہے. شاید وجہ یہ ہو کہ معاذ اللہ حضرات ائمہ نہ مولوی اسحاق کے شاگرد تھے. نہ تقویۃ الایمان کے مداح لہٰذا اُن پر اعتماد شرک ٹھہرا اور ان پر توکل مباح بھلا یوں ہی سہی ان پر بھروسہ کر کے بھتیجی تو حلال کر لی امام اعظم کی تقلید بھی کر لو گے کہ شاید ان بے چاروں نے تو عمر بھر سوا تقلید کے دم نہ مارا اس میں ان کا اعتبار کدھر سدھارا. اجتہاد ۴۱۔ دوسرا لفظ کہ بنظر سرسری مہر من کردہ شد اُس سے بدتر اور مجتہد صاحب کی دینداری کا پورا مرثیہ۔ اور خود سر خود پسند حلال

و حرام خصوصاً ہر نکاح میں لاابالی نگاہ کس مسلمان کا شیوہ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار جو تم میں فتوے پر زیادہ بیباک ہے آتش جہنم زیادہ جرأت ناک ہے ائمہ دین نے ایسے شخص کی نسبت جو سخت سخت احکام لکھے انہیں نقل کروں تو طول کا طول ہو ادھر آپ کی نازک طبیعت جدا ملول ہو۔ لہٰذا آپ ہی سے انصاف رکھتا ہوں کہ جیسے آنکھیں بند کر کے وہ فتویٰ تصدیق فرمایا ذرا جی کڑا کر کے ان سوالوں کا جواب بھی لکھ دیجیے۔

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ما قولکم هداكم اللہ تعالیٰ ان مسائل میں اوّل امردین واحکام شریعت خصوصاً مسائل حلت و حرمت علی الخصوص احکام فروج میں بے غور و تامل بنگاہ سرسری جو منہ پہ آئے بک دینا حرام قطعی و گناہ عظیم ہے یا نہیں۔ ثانی ایسے معاملوں اور نازک مسئلوں میں باوجود دعویٰ علم و فضل و فقاہت و تحدیث بلکہ ادعائے اجتہاد و تحریم تقلید ہر کس و ناکس پر اعتماد جرم قبیح و ظلم فضیح ہے یا نہیں۔ ثالث جو مفتی ایسا کرے اس قول مسائل شروع میں قابل اعتبار ہوگا بحکم افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا خیال مضل سمجھ کر اس کا فتویٰ اسی کے منہ پر مارا جائے گا۔ رابع رضاعی چچا کو بھتیجی حلال کہنا ایسی ہی خطا ہے جیسے علمائے دین و ائمہ مجتہدین سے بعد بذل وسع و کمال جہد براہ بشریت واقع ہو

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتی ہے۔ یا اُن باتوں میں سے ہے جو شرابی شہد سے چھ چھ بوتلیں
چڑھا کر بکتے بہکتے ہیں۔ خامس توبہ۔ کے یہ معنے کہ اپنے گناہ کا اقرار
کیجیے جھوٹے عذروں کی آڑ نہ لیجئے یا یہ کہ زبان سے کہیئے ہم توبہ
کرتے ہیں اور اسی زبان میں بیہودہ وجوہ سے اپنی بے قصوری ثابت
کرتے جایئے گناہ کی معذرت میں اور گناہوں کا التزام فرمائیے۔
بیّنوا توجروا حضرت یہ تو بڑے مزے کی توبہ ہے کہ آپ
تو اپنے اتنے بڑے گناہ قصدی وکبیرۂ عمدی کو ربنا لا تؤاخذنا
ان نسینا او اخطأنا میں داخل سمجھیں اور اُلٹے آپ پر مواخذہ کرنے
والے ہیں سخت گیر متعصب ٹھہریں۔

؎ جفا کے بعد وہ اچھے ڈرے قہر الٰہی سے
مجھے کہتے ہیں جلدی توبہ کیجیے داد خواہی سے

(تنبیہ نبیہ) مجتہد بہادر خدا کو مان کے ہوش میں آؤ اس
قدر جامہ سے باہر نہ ہوتے جاؤ یقین جانو یہ اُنہیں گستاخیوں کی پھٹکار
ہے جو تم حضرات ائمہ دین کی جناب میں کرتے ہو۔ اہل تقلید پر کہ اکابر
علماء و کبار اولیاء ہیں۔ بے گناہ شرک کا الزام دھرتے ہو خدائے
جبار و قہار تمہیں دکھاتا ہے کہ دیکھو ابو حنیفہ شافعی کی برابری کرنے
کا یہ نتیجہ ہے ابھی کچھ نہیں گیا ہے در توبہ باز ہے۔ زبان چلتی ہے کل
کچھ کام نہ آئے گا آج جو دس پانچ بے قید و بند آزادی پسند دائرہ
حق سے نکل کر تمہارے پنجہ میں آ پڑے ہیں کل کوئی ساتھ نہ دے گا بلکہ

یہی ربنا ھٰؤلاء الذین اضلّنا کہنے کو تیار ہو جائیں گے ذرا آنکھ
کھول کر دیکھو تو تم نے جو اس قدر جہاں کو بے قید کر دیا اس آگ کے
پرکالوں نے کہاں تک پھونکا ہم نے تو ویسے ہی کہا تھا۔

؎ گر ہمیں مفتی و ہمیں فتوے
دخت مادر حلال خواہد شد

لو وہ سچ ہی ہو گیا اب تک تو دودھ کی بھتیجی پر ہاتھ صاف ہوا تھا۔
اب سگی پھوپھی کی شامت آئی آپ کے کوئی معتقد خاص میاں قربان علی
بانسوی ہیں ان حضرت نے رسالہ تحفۃ المومنین تالیف فرمایا اور اس
میں بعض اقوال و فتاوے آپ کے اور میاں حیدر علی صاحب و میاں
عبد الحی صاحب و ملا قنوجی صاحب وغیرہم اکابر الطغوے کے بھی درج
کئے اسی رسالہ کے صفحہ ۱۷ پر یہ مسئلہ بھی مرقوم۔
س:۔ ممانی و چچی و بھاوج و پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں؟
ج:۔ درست ہے۔ انتہی یہ رسالہ لکھنو مطبع نول کشور میں چھپا اور
اب بھی مطبع مذکور میں موجود ہے کو آنا ہے جس کا جی چاہے منگا کر
صفحہ مسطور پر دیکھ لے اور مزہ یہ ہے کہ یہ رسالہ مطبع مذکور میں
بعد نظر ثانی مؤلف مطبوعہ ہوا جس کی برکت سے احتمال سبق قلم
بھی مدفوع و مرفوع ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
اب اسے انتہائے نفس پرستی کہیئے یا شراب اجتہاد کی بدمستی
جو ٹھہرائیے بس توبہ ہی بھلی خدائے تعالیٰ ان خودی والے بے خودوں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے سایہ سے پناہ دے آمین۔

؎ کہاں کا اسلام کیسی ملّت مجوسیت کو نہال کیجیے
مزے سے الو[1] کا گوشت کھا کر پھوپھی بھتیجی حلال کیجیے

اجتہاد ۴۲۔ حضرت کی ایک عمدہ دیانت کا حال نواب قطب الدین خان صاحب دہلوی مترجم مشارق الانوار نے رسالہ تحفۃ العرب والعجم میں مشرحًا لکھا ہے جس کے دیکھنے سے قدرتِ خدا یاد آتی ہے کہ سبحان اللہ پردہ علم میں ابھی ایسی صورتیں بھی دنیا میں آباد ہیں الحمد للہ کہ تحدیر کو نواب صاحب کی شہادت کے جھوٹ کہنے کا بھی یارا نہیں۔ کہ وہ خود اس طائفہ کے اکابر علمائے مستندین و خلفائے مولوی اسحاق صاحب و خلفائے مولوی اسماعیل صاحب سے ہیں اور بعضے حیادار مجتہد صاحب کی حمایت میں اُنہیں اتنا بڑا مفتری دروغ گو کہہ بھی دیں تاہم ہمارا مطلب کہیں نہیں گیا ایک یہ بددیانتی ان کے ملتے نہ سہی وہ جھوٹے کذاب ٹھہریں گے ہمارا مقصد تو اتنا ہی ہے کہ اکابر طائفہ کے امرِ دین میں یہ کچھ کرتب ہیں اب نواب صاحب کا خلاصہ تقریر سنیئے۔ اوّل مجتہد صاحب اثبات تقلید شخصی خصوصًا

---

[1] ایک بار دلی میں مجتہد صاحب کو اس کا بھی بڑا اہتمام تھا۔ کہ الو کھانا حلال ہے۔ حضرت کا گوشت کھا کر یہی نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ جو آپ اور آپ کے ہم کاسہ بھگت رہے ہیں۔ ۱۲۔ الکاتبہ عفی عنہ

مذہب حنفی میں نہایت ساعی تھے۔ عبد المجید[2] پوربی وغیرہ سے اس باب میں مناظرے رہے ایک رسالہ[3] حقیقت مذہب حنفی مرجوحیت[4] مذہب غیر۔ دوسرا[5] تنویر العینین مولوی اسماعیل کے رد۔ تیسرا[6] مقتدی کے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے میں تالیف کیا۔ اخفائے[7] آمین و ترک رفع[8] یدین وغیرہما میں تحریر کرتے رہے۔ منکران[9] تقلید شخصی کو رافضیوں کا بھائی کہتے تھے کسی نے کہا کیا ایک امام کی تقلید واجب ہے فرمایا واجب کیسی[10] فرض ہے۔ کہ حنفی چہارم سر کا مسح نہ کرے گا تو اس کا وضو ہی نہ ہوگا۔ لیکن لامذہبوں تقلید کے منکروں نے مجتہد بہادر کا پیچھا نہ چھوڑا رفتہ رفتہ ڈور پر لگا ہی لیا پھر تو کھلے کھیلے اور رسالہ معیار الحق لکھا جس کی رو سے بے شمار علما اور سلف و خلف کے لاکھوں اولیا معاذ اللہ مشرک بدعتی اور اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون اللہ کے مصداق ٹھہرائے لوگوں سے کہا میں بیس[20] بائیس[22] برس سے ایسا ہی تھا۔ کسی کو معلوم نہ ہوا۔ اے تو مانتا ہوں بہادر رافضیوں کا بھائی بنے تو اتنا تو بنے وہ بیچارے اگرچہ تقیہ کے بادی اور ہمیشہ سے عادی ہیں۔ مگر پھر بھی آپ کے آگے منہ چاہیے خدا کی شان تو دیکھو دورۂ تقلید میں حضرت غیر مقلدوں کو انہی لفظ سے یاد کریں جن کا گل آگے کھلنے والا ہو۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اے جناب آزادی مآب اللہ اب کرپا کیجئے دیکھیئے تو اجتہاد بھی پرانا پڑ گیا ایک دفعہ گو اتفا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی طرف نہیں گھوم پڑتے اور یوں ہی کہہ دیتا کہ میں تو برسوں سے ایسا ہی تھا کسی نے پہچانا نہیں الحق۔

توان شناخت بہ یک روز از شمائل مرد
کہ تا کجاش رسید ست پایۂ گاہ علوم
ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو
کہ خبث نفس نہ گردد بہ سالہا معلوم

اجتہاد ۴۳۔ کیا مزے کی بات ہے۔

ع عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

اتنی بات تو مجتہد صاحب میں بڑے کام کی ہے۔ کہ کسی کا دل میلا نہیں کرتے۔ دونوں فریق چلے جائیں اور بلا عذر اپنے اپنے موافق مہریں لے آئیں ہم نے شاہجہان آباد میں سنا تھا۔ کہ مجتہد بہادر نے یہ ہر دلعزیزی کا صیغہ عام جاری کر رکھا ہے یہاں تک کہ جب کچہریوں میں بکثرت ایسا ہی واقع ہوا کہ مدعی مدعا علیہ دونوں کے پاس مجتہد صاحب کا فتوی تو حکام نے ممانعت کر دی کہ ان کا فتویٰ نہ داخل ہو۔ مگر یہ بات اچھی طرح قیاس میں نہ آتی تھی۔ کہ تو بہ اتنے بے اٹکل بھی کیا ہوں گے۔ لیکن مناظرہ احمدی و فتاوی بے نظیر کے دیکھنے سے یقین آ گیا معتبر طور پر سنا گیا کہ حضرت نے خود مسئلہ شش امثال ایجاد کیا امیرین بطریقہ نہایت بانئی اشاعت ہوئے پھر لواحق مناظرہ احمدیہ میں مولوی امیر احمد کا گروہ صہ پر یوں لکھتا ہے۔

فتوائے علمائے دہلی مثل جناب مولانا و مرشدنا سید نذیر حسین صاحب دہلوی (و فلاں فلاں) وغیرہم میں صاف مصرح ہے کہ معتقد ظاہر حدیث مسلم صحیح الاعتقاد ہے اور مکفر اس کا کافر اور بے ایمان انتہی ملخصًا ملتقطًا امیریہ تو ان مرشد مرید کا مرید رشید ہے۔ وہ کیوں حضرت پر جھوٹ باندھتا اور جھوٹ بھی ایسا کہ لکھ کر چھپوا دیا اور چھپے ہوئے بھی۔ دسواں سال ہے اتنا شور و غوغا ہوا۔ مجتہد صاحب نے مسلم رکھا۔ اس کے سوا نصر المومنین میں تو فتوائے مولوی امیر احمد پر حضرت کی مہر بھی چھپی ہے اب فتاوے بے نظیر ملاحظہ کیجیے جسے عبد الرحمن خاں صاحب مطبع نظامی نے نہایت سعی و اہتمام کے ساتھ علمائے دور و نزدیک کے فتوے جمع کر کے مطبع اسدی میں چھپوایا اس کے صفحہ ۴۰ پر مولوی مسعود صاحب دہلوی کا فتوی منقول جس میں وہ لکھتے ہیں بالجملہ اعتقاد وجود و تحقق مثل آنجناب خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در صفات کمالیہ آنجناب البتہ گمراہی و کفر ست اس فتوے پر الجواب صواب لکھ کر حضرت اور حضرت کے صاحبزادے بلند ارادے کی مہر ثبت ہے۔ اب ہم نہیں جانتے کہ مجتہد صاحب دونوں کفروں سے کونسا کفر فرمائیں گے۔ مرید مرید تو یہی کہیں گے کہ اگلے پرچے رہو جس میں ان کے دل کو بھی ڈھارس ہو اور تمہیں بھی اُن کے چھوٹنے کا غم نہ ہو۔ پر مشکل تو یہ ہے کہ وہ اگر بھی طبقات زیرین میں گئے تو آپ کو بھی ضرور رہی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ کھینچیں گے۔ بیٹھے بٹھائے زندہ درگور ہونے پڑے گا۔
غرض کہ ہر طرح آپ کو دقت۔

دو گونہ رنج و عذاب ست جان لیلیٰ را
بلائے صحبت مجنوں و فرقت مجنوں

زعفران زار کشمیر کی بہار رسالہ مولوی تقی خاں کشمیری تبار

یہ حضرت جناب اجتہاد مآب کے اُستاذ ہیں پر کمالات مخصوصہ طائفہ میں تو اُن کے شاگرد ہی سے معلوم ہوتے ہیں بھلے چنگے ہو کر انہیں جو وحشت اُچھلی ایک رسالہ مسمی بہ نشر نشر کیا کیا قیامت برپا کی حشر کیا اس زعفران زار پر جو قہقہے اڑے ہیں وہ بھی قابلِ ملاحظہ۔ پہلا قہقہہ۔ حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل نقل فرما کر لکھتے ہیں رواہ الترمذی بھلا خیر وہ تو مر گئے اُن کے تلمیذ باتمیز زندہ ہیں۔ وہی فرمائیں کہ ترمذی نے کس جگہ اس حدیث کو روایت کیا۔ اتنی مشہور کتاب پر ایسا کھلا بہتان اور ابھی حدیث دانی برقرار۔

دوسرا قہقہہ تقویۃ الایمان کی بات بنانے کو دعویٰ کیا کہ جو گناہ پر اصرار کرے کافر ہے۔ پھر شفاعت کیونکر ہو سکے اور ثبوت میں شرح عقائد سے نقل کیا۔ استحلال المعصیۃ التی ثبتت بدلیل قطعی کفر واصرارہ کفر انتہی ملخصاً جب دلی کے لڑکوں نے پوچھا کہ حضرت جملہ اصرارہ کفر کس طبقہ کی شرح عقائد میں لکھا ہے دم ہی سادھتے بن آئی۔

اقول مثل مشہور ہے ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے۔
یار عزیز کو گڑھنا ہی تھا تو والاصرار علیہا کفر کہا ہوتا کہ عبارت تو روشِ علم پر آجاتی ہے۔

تیسرا قہقہہ اہل سنت کی طرف جو اکثر مثال بحدیہ پر مخالفت اجماع وسوادِ اعظم کا طعن کیا گیا ہے۔ کشمیری بہادر کو یہ امنگ آئی کہ اس کا معیوب ہونا ہی اٹھا دیجیے صاف اقرار کر دیا کہ مخالفت اجماع کچھ محذور نہیں اور ثبوت دعوے میں فرمایا۔ اکثر محدثین مانند امام بخاری وغیرہ کے باوجود مخالفت اجماع کے اعمال کو جزو ایمان کا قرار دیتے ہیں الخ حضرت یہ کیا طریقہ ایمانداری ہے۔ آپ ایک عیب کرو اور اس کی برائی دفع کرنے کو ائمہ دین کے سر دھرو قال اللہ تعالیٰ ومن یکسب خطیئۃ واثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا واثما مبینا بخاری وغیرہ محدثین پر افترا کیجیے سے آپ کے ماتھے کا ٹیکہ نہ مٹے گا۔ آنکھیں کھول کر دیکھیے شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں۔ آنکہ از علمائے محدثین مشہور شدہ کہ الایمان تصدیق بالقلب واقرار باللسان و عمل بالارکان۔ مراد بدال ایمان کامل ست وعمل شرط کمال ایمان ست نہ اصل ایمان چنانچہ مذہب حق ست و بعض مردم توہم نمودند کہ مذہب ایشان مخالف جمہور ست حاشا و کلا این توہم غلط محض وغلط صریح ست جامع البرکات میں فرمایا ہمیں محمول ست آنچہ از

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محدثین منقول ست بہ تصریح محققین ایشان بدان۔ بلکہ خود امام بخاری سے نقل کیا کہ معنے حدیث لایزنی الزانی وہو مومن میں فرماتے ہیں لایکون ہذا مومنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان اب بھی تسکین نہ ہو تو عینی وا ای کی شروع بخاری و مسلم دیکھ لیجئے وہاں خوب اس سودا کی صفرا رسکتی ہو جائے گی۔

چوتھا قہقہہ، وہی اپنے بچاؤ کے لیے سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قاتل مومن بالعمد کا مخلد فی النار ماننے والا ٹھہرا کر مخالفت اجماع ان پر قائم کی اور بے دھڑک کشاف و بیضاوی کا حوالہ دے دیا۔ حالانکہ ان تفسیروں میں اس قول کا ذکر بھی نہیں البتہ عدم قبول توبہ ان سے نقل کیا ہے سو کہاں توبہ قبول نہ ہونا اور کہاں ہمیشہ جہنم میں رہنا۔ دیکھو اگر سرے سے گناہگار بے توبہ مر جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو بھی اہلسنت کے نزدیک ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ خلافاً للخوارج و بعض المعتزلہ۔ معہذا دونوں تفسیروں میں اس کی توجیہ بھی کردی ہے اور بیضاوی نے تو اس کے متصل ہی ابن عباس سے دوسری روایت اس کے خلاف آنا ذکر کیا اسے کشمیر بہادر تناول فرما گئے عبارتیں حاشیہ[1] پر ملاحظہ ہوں۔

---

[1] لما فیہ من التشدید العظیم قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا تقبل توبۃ قاتل المومن عمدا ولعلہ اراد التشدید اذ روی عنہ خلافہ الخ بیضاوی ھذہ الآیۃ

پانچواں قہقہہ اوّل حوالہ کشاف میں ایک کارسازی اور ہے مانا کہ آپ نے عدم قبول توبہ کو خلود فی النار ہی جانا مگر اتنا نہ دیکھا یا دیکھا اور آنکھیں بند کر لیں کہ اسی تفسیر میں اسی جگہ یہ قول اور علماء سے بھی منقول بلکہ روشن عبارت تو ایسی ہے کہ بہت اہل علم یوں ہی فرمایا کرتے پھر ابن عباس کو مخالف اجماع ٹھہرانا اور کشاف کا حوالہ بتانا کیسی دیانت ہے رحم چاہیے ان حضرات کے حال زار پر کہ گولی بچانے کے لیے کیا کیا فن کرتے ہیں لیٹ جائیں دبک جائیں دوہرے ہو جائیں پھر بھی ان سینوں کا ہر وار دار سے پار نظر آتا ہے۔

ہر چند وہ تو ایک ہی عیار ہے مگر
دشمن بھی تو چنے ہوئے سارے جہاں کے ہیں

مشتے نمونہ از خروار نواب قطب الدین خان بہادر دہلوی

یہ حضرت بھی ماشاء اللہ قطب وہابیہ ہیں نواب ریاست بجذیر ہیں کیوں کر ممکن تھا کہ کمالات خاصہ طائفہ سے محروم رہتے بطور نمونہ دو نوابیان ان کی بھی سن لیجئے۔ پہلی نوابی امام ابن جزری نے حصن حصین شریف

(بقیہ حاشیہ ص ۲) کما فیہا من التہدید والایعاد والابراق والارعاد وامر عظیم وعقاب فلیعذر من ثم روی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما روی من ان توبۃ قاتل المومن عمدا غیر مقبولہ وعن سفیان کان اہل العلم اذا سئلوا قالوا لا توبۃ لہ وذلک محمول منہم علی اقتداء لسنۃ اللہ تعالیٰ فی التغلیظ والتہدید فکل ذنب ممحو بالتوبۃ الخ کشاف ۲۱ منہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ایک حدیث بروایت امام طبرانی ذکر کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اراد عونا فلیقل یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی جب مدد لینا چاہے تو یوں کہے۔ اے خدا کے بندو میری مدد کرو، اے خدا کے بندو میری مدد کرو۔ اب تو نواب صاحب سمجھے کہ اس حدیث سے تو مقبولان خدا سے مدد مانگنا نکلتا ہے لہٰذا ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین میں اس کا رد منظور ہوا۔ تو کیا بے تکلف ارشاد کرتے ہیں۔ اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے۔ تقویٰ اور عدالت اس کی معلوم نہیں جیسا کہ کہا ہے تقریب کہ نام ایک کتاب ہے۔ اسماء الرجال کی کتابوں میں سے حالانکہ وہ شخص جسے تقریب میں مجہول الحال کہا عتبہ بن غزوان رقاشی ہے۔ طبقہ ثالثہ سے اور اس حدیث کے راوی حضرت جناب سیدنا عتبہ بن غزوان مازنی ہیں۔ صحابی جلیل مہاجر بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولانا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں ط اے رواہ الطبرانی عن زید بن علی عن عتبہ بن غزوان عن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھو آپ کے اسی تقریب میں ہے۔ عتبہ بن غزوان ابن جابر المازنی صحابی جلیل مہاجر بدری مات سنۃ سبع عشرۃ عتبہ بن غزوان الرقاشی مجہول الحال من الثالثۃ اھ ملخصاً کیوں حضرت اسی کا نام تقویٰ و دیانت ہے۔ کہ اپنی خواہش نفس کے لیے ایسے صحابی

عظیم الشان کو درجۂ صحابیت سے گرا کر طبقۂ ثالثہ میں لے آیئے اور معاذ اللہ تقویٰ و عدالت میں مجہول الحال ٹھہرایئے نواب صاحب آپ تو اسی ترجمہ کے دیباچہ میں اقرار فرماتے ہیں کہ حرز ثمین و حرز حصین دونوں آپ کے پیش نظر ہیں اور انہیں سے فوائد چن چن کر آپ نے اس ترجمہ میں لکھے ہیں اب یہ بیچ کی ٹھہری ہے۔ آپ کو ان شروح سے یہ تو ثابت نہ ہوا تھا کہ آپ دونوں معتمد مولانا علی قاری و شیخ فخر الدین اور ان معتمدوں کے مستند فاضل میرک شاہ اور ان مستند کے مستند بعض دیگر علمائے ثقات ان سب نے اس حدیث کا حسن ہونا تسلیم فرمایا ہے۔

دوسری نوابی: اس سے بڑھ کر سنیئے۔ حصن حصین ہی جو حدیث من کانت لہ ضرورۃ فلیتوضا فلیحسن وضوءہ ثم یدعو اللہم انی اسئلک وا توجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی ذکر فرمائی جس میں وقت حاجت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنا اور حضور سے استمداد و استعانت صراحۃً مذکور تھی اور حدیث بھی اس اعلیٰ درجہ کی جسے اکابر ائمہ مثل امام ترمذی وامام نسائی و ابن ماجہ و حاکم و ابن خزیمہ و طبرانی و بیہقی نے روایت کیا ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حاکم نے کہا شرط بخاری و مسلم پر صحیح ہے۔ طبرانی نے اس کے طرق جمع کر کے فرمایا حدیث صحیح ہے۔ اسی طرح بیہقی نے بھی تصحیح کی اور ابن خزیمہ نے صحیح میں داخل

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائی۔ یوں ہی حافظ منذری نے اس کی صحت مسلم رکھی۔ کما افادہ حضرۃ الاستاذ مدظلہ العالی اب نواب صاحب کو یہاں کچھ نہ بن آیا چار تین میں سید صاف سادہ ترجمہ فرمایا مگر مذہب کے پاس سے حاشیہ کتاب پر کچھ فارسی بول گئے وہاں تو قیامت ہی برپا کی ہے۔ کہ ایک راوی کا نسب بے دھڑک بدل کر ثقہ کو سخت مجروح بنا دیا فرماتے ہیں۔ ایک راوی ایں حدیث عثمٰن بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ست چنانچہ در تقریب موجود ست و حدیث راوی متروک الحدیث قابل حجت نمی شود۔ دیکھئے اس ظالم کا کہیں ٹھکانہ ہے کہ کیسی اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیث کو دھینگا مشتی سے ضعیف و مردود کیا چاہتے ہیں۔ نواب صاحب تمہیں اپنے اتقا کی قسم سچ کہیو اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد عمر متروک ہے۔ جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر فارس عبدی بصری ثقہ حجہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما تمام صحاح کے رواۃ سے ہے۔ اُف رے بہادر یہ حدیث کسی نادر کتاب کی بھی تو نہ تھی جو اس قدر جرأت عیاری ہوتی۔ صحاح ستہ کی تین کتابوں میں موجود اور تحریف و تبدیل میں یہ اونچی نمود انا للہ فاننا الیہ راجعون۔ مسلمانوں تم نے دیکھا کہ اس فرقہ کے اکابر حمایت مذہب میں کیا کچھ کر گذرے۔ استغفر اللہ یہود عنود کے بھی کان کترے۔

لطیفہ: عجیب صاحب آخر شرح مولانا علی قاری تو آپ کے

پیش نظر ہے۔ اس میں یہ عبارت جگر شگاف وہابیت ملاحظہ فرمائی ہوگی۔ کہ فی نسخۃ بصیغۃ الفاعل ای لتقضی الحاجۃ لی یعنی ایک نسخہ میں لفظ لتقضی بصیغۃ المعروف واقع ہے جس کا حاصل یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعلیم فرماتے ہیں جب مشکل پڑے تو وضو کرکے دو رکعت پڑھنا پھر یوں دعا مانگنا ہمارا نام لیکر پکارنا۔ ہم سے یوں عرض کرنا کہ حضور میری حاجت روا فرمائیں۔ اس وقت دل پر کیا گزری ہوگی کہ اب تک تو فقط ندا و استعانت کا رونا تھا۔ اب تو خلافت الٰہیہ کا سچا ثبوت ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاجت روائی و مشکل کشائی چاہی جاتی ہے۔ قل موتوا بغیظکم واللہ متم نورہ ولو کرہ المبطلون۔

رسالہ جناب نواب معلی القاب بلند اقبال شوہر ریاست عالیہ بھوپال حضرت کا کلام کلام النواب نواب الکلام سر تا پا زور حاکمانہ کے انداز ہر جگہ فرد شوکت امیرانہ کے پرواز کلمۃ الحق[1] میں چند حکومتیں غلام گرامی کی لبریز عرض

---

[1] لطیفہ اسی کلمۃ الحق میں ملا رمان سامی نے سبط ابن الجوزی سے نقل کیا کہ وہ مرأۃ الزمان میں تاج الدین فاکہانی کا عمل مولد کو بدعت مذمومہ کہنا ذکر فرماتے ہیں۔ مزہ یہ ہے کہ سبط ابن الجوزی نے جس سال وفات پائی یعنی ۶۵۴ھ کما فی کشف الظنون عن قطب الدین موسیٰ اسی سال میں تاج الدین پیدا ہوئے کما فی بغیۃ الوعاۃ للحافظ السیوطی کیا سبط ابن الجوزی ان کی ولادت سے پہلے ان کا قول نقل کرکے جہاں میں ابھی قول بھی قائل نہیں اور کئی برسوں پیشگی ہو چکی ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ ۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

؎ کہتے تو اُن سے کہتا ہوں احوالِ دل مگر
ڈر ہے کہ شانِ ناز پہ شکوہ گراں نہ ہو

حکومت اولیٰ وہی قول معتمد کا حوالہ معتمد جس کے ماتھے سے داغِ جہالت آج تک نہ مٹ سکا نہ انشاء اللہ قیامت تک مٹے۔ حکومت ثانیہ یہی حال ہے بارانِ رحمت کا جس سے کشت زار منع قیام کو شادابی چاہی گئی۔ حکومت ثالثہ یہی حجاب ظلمت جبین نور الیقین کو سب یلدا کی ہمشیر منی بنائے ہوئے ہے پھر ایسے حوالے کیا مایۂ افتخار و ذریعہ ناز ہو سکتے ہیں۔ حکومت رابعہ لواحق رسالہ میں مجلس میلاد ہدایت بنیاد کی نسبت فرمایا اہلحق را در منع ایں عمل بایک دگر ہیچ اختلاف نیست۔ اور شروع رسالہ میں تو صاف ارشاد ہو چکا ہے۔ از فقہاء و محدثین ہیچکے باستحسان و جواز آں نرفتہ دیکھیے کیسا بے تکان اجماع اہلحق و اتفاق و فقہاء و محدثین کا دعویٰ فرما دیا بالکل یاد نہ رہا۔ کہ جماہیر آئمہ دین و جہابذ فقہاء و محدثین روز شیوع سے آج تک طبقہ فطبقہ و قرنا فقرہ اس عمل مبارک کو مستحب و مستحسن فرماتے آئے ہیں اور اس کا حال یقیناً خدام سامی کو معلوم کہ اہلسنت برابر اپنے رسائل میں ان حضرات گردھا گردہ اقوال اسماً لکھتے آئے۔ جن کے جواب سے آج تک عہدہ برآئی نہ ہوئی نہ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی ہو سکے معہذا کتاب سیرت شامی سے تو اسی رسالہ میں استدلال فرمایا ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ تحقیقات رائقہ بھی نظر سامی سے گزری ہونگی جو انہوں نے اکابر آئمہ سے دوبارۂ استحسان مجلس مقدس

نقل کیں پھر کیا عرض کروں کہ ایسا دعویٰ کیا کیا مزے دیتا ہے۔ بھلا غیر ممکن و معقول اور طائفہ کے ادب و تہذیب سے متوقع و مامول کہ حضرات عالیہ امام علامہ سید المحدثین علامہ ابن حجر عسقلانی و امام محدث ابن حجر مکی و امام ذرعہ ولی الدین و امام محدث حافظ زین الدین عراقی و امام ہمام خاتمہ الحفاظ مولانا جلال الملۃ والدین سیوطی و امام حافظ ابو شامہ استاذ امام نووی و امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب الدینہ و شارح صحیح بخاری و امام حافظ ابو الخیر شمس الدین سخاوی و امام علامہ محمد بن الجزری صاحب حصن حصین شریف و امام علامہ مجد الدین فیروزآبادی صاحب سفر السعادۃ و حافظ عماد الدین بن کثیر و امام حافظ ابن رجب حنبلی و علامہ ابو الطیب حنبلی مالکی و سیدی عارف باللہ شیخ عبدالوہاب متقی مکی و مولانا فاضل علی قاری و فاضل محمد طاہر صاحب مجمع البحار و سیدی شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم اجلہ ائمہ ملت و حاملان شریعت و مقتدیان مذاہب اربعہ قدسنا اللہ تعالیٰ با اسرارہم کو معاذاللہ

لے بحمداللہ استحسان مجلس مقدس کی تصریح و تلویح میں ہمارے ائمہ نہایت کثرت کے ساتھ ہیں کہ اتنے اتنے کئی مثل اور شمار کر سکتا ہوں مگر عدد سترہ کی تخصیص صرف اس وجہ سے ہے کہ مجسٹریٹ الدیٗ الکلکٹر طالبہادر نے اپنی جدول میں ہزاد حسب سترہ ہی نام داخل کر پائے اب انصاف کی عینک لگا کر اپنے سترہ کو ہمارے سترہ سے ملا دیکھیں ؎ اولئک سادانی فجئنی بمثلہم ؛ اذا جمعتنا یا جریر المجامع ۱۲۰۰ منہ سلمہ ربہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقہاؤ محدثین و اہل حق کے شمار سے خارج کیا جائے۔ اگرچہ اور مباحث بلکہ خود اسی بحث مجلس میں بارہا ایسے آپ ان میں سے بعض کا دامن پکڑیں اور وقت پر ائمہ محققین و اجلہ فقہاء محدثین لقب بخشیں پر مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے والد شاہ ولی اللہ اور جدِ امجد شاہ عبدالرحیم صاحب کا جواب نہیں معلوم کہ بجرم تجویز مجلس یہ بھی فقہ و حدیث سے جاہل اور اہل زیغ سے باطل ٹھہریں گے یا یہ خلعت جائے بیش بہا علمائے سلف ہی کی ساتھ خاص رہیں گے۔ اور سینے طائفہ کے مولائے دوم مولوی اسحاق صاحب کا کیا علاج کیا جائے کہ وہ مجلس کو علما میں مختلف فیہ مانتے ہیں نہ حضرت کی طرح مجمع علیہ مائۃ مسائل میں لکھا و معہذا ور مولدہم اختلاف است زیرا کہ در قرون ثلثہ کہ مشہود بالخیر ست ایں امر معمول نبود بعد قرون ثلثہ ایں امر حادث شدہ بنا بریں علما در جواز و عدم جواز آں مختلف شدہ اند چنانچہ تفصیل در کتب سیرت شامی مسطور ست من شاء فلینظر الیہ اب کون پوچھے کہ حضرت کا یہ جبروتی دعویٰ مانیں یا مولوی اسحاق کو سچا غیر جاہل و غیر مفتری جانیں گستاخی معاف مسئلہ قیام میں جو بعض مجوزین مجلس سے منع گمان میں آیا تو وہاں کس دلیری سے المنکرین پر معاذ اللہ تعریف کفر کر کے کفی اللہ المومنین القتال پڑھی گئی تھی اب اگر یہاں کوئی اس آیہ کریمہ کی تلاوت کرے تو طبع نازک پر گراں تو نہ گزرے گا۔

حکومت خامسہ صاحب مجالس الابرار سے جو استدلال فرمایا۔

اس میں بھی داب مخصوص طائفہ پر عمل ملحوظ رہا اتنی عبارت نقل کی ومن لیس من اہل الاجتہاد من الزہاد والعباد فہو فی حکم العوام لا یعتد بکلامہ اور طرہ یہ کہ انتہی بھی لکھ دیا تا معلوم ہو کہ کلام ختم ہوا اور حکم اپنے عموم پر ہے حالانکہ وہ بیچارہ خود عموم سے منکر اور استثنا کا مقرر ہو کر کہہ رہا ہے الا ان یکون موافقا للاصول والکتاب المعتبر الخ جناب عالی کیا ملازمان سامی کے نزدیک کلام مستثنیٰ منہ پر تمام ہو جاتا اور استثنا اس سے محض بیگانہ و بے علاقہ ہے جب تو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں معاذ اللہ آپ جیسے اسلامیوں کو بڑی مشکل پڑے گی

حکومت سادسہ اخبار الاخیار شریف سے حالات سیدی شیخ احمد مجدد شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند فقرے یوں نقل فرمائے کوزہائے نواز شربت پر کردے و بر سر خود نہادے و بر در خانہ سادات رفتے و یتیمان و فقیران ایشان را خورانیدے و اگر شخصے۔ ابا سیدے دعویٰ و خصومت شرعی بودے بہ منت و شفاعت چناں کردے کہ سخن سید بالا آمدے و گفتے با سادات سخن شریعت نباید کرد با ایشاں سخت بمروت

---

۱ لطیفہ حضرات طائفہ کو صاحب مجالس الابرار کا آج تک یہ پتہ نہ چلا کہ ان حضرات کا نام کیا ہے اور مقام کہاں امام الطائفہ مولوی حیدر علی صاحب ٹونکی کے کلام سے تو صراحۃً ان کا مجہول ہونا ثابت ملا تفہیمی نے قاضی ابراہیم جریڑیا کوٹی بنایا المجسٹریٹ بہادر نے سعد رومی فرمایا بھلا کہاں جریڑیا کوٹ حضرت گھر بیٹھے یورپ پچھم کی طنابیں کھینچ رہے ہیں ۱۲۰ منہ سلمہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باید کرد۔ اور آخر میں انتہی بھی ارشاد ہو گیا حالانکہ ان کا حال خیر اشتمال حضرت شیخ محقق نے بہت طویل تحریر فرمایا ہے ملا زمان سامی نے کوئی پارچہ سر کا لیا کوئی پاؤں کا اور ایک عبارت مسلسل منتظم بنا کر انتہی لکھ دیا غیر صرف اتنی ہی بات پر ہم کچھ عرض نہ کرتے مگر بے چین تو اس اس لطف نے کر رکھا ہے کہ آپ کے ان معقول شیخ نے اس آپ کی معتمد کتاب میں ان آپ کے مستند شیخ احمد شیبانی سے اس بے چاری مقراض رسیدہ عبارت میں وہ وہ باتیں نقل فرمائی ہیں جن کی تسلیم کے بعد اکثر مسائل وہابیت پر بجلی گری جاتی ہے۔ ملا زمان والا نے اول آخر وسط ہر جگہ سے چن چن کر وہ راہ اختیار فرمائی کہ جہاں جہاں یہ صاعقہ بار شعلے کاشانہ سنت افروز خانمان نجدیت سوز تھے سب دبتے بائیں بچتے گئے۔ پوری عبارت کی نقل میں زیادہ طول ہے فقرات متروکہ سے قدر مقصود عرض کرتا ہوں قال رحمۃ اللہ تعالیٰ وے بغایت محبت خاندان نبوت علیہ الصلاۃ والتحیۃ موصوف بود طریقہ پیر خود گویند کہ در عشرۂ عاشور او دوازدہ روز از اول ربیع الاول جامۂ نو وجامۂ شستہ نپوشیدے و در لیالی این ایام جز بر خاک نخفتے و در مقابر سادات معتکف شدے و ہر روز بقدر امکان بروح حضرت خاتم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و بارواح خاندان مطہر توسیع طعام مے کرد و چون روز عاشورا شدے کوزہائے نوار شربت پر کردے و بدر خانہ سادات رفتے و یتیمان و فقیران ایشان

رانجورانیدے دوران ایام چندان گریستے کہ گویا آن واقعہ در حضور او شدہ است و چون آواز نالۂ فریاد نسائے دختران کہ در ایام عاشورا متعارف این دیار ست بگوش او رسیدے حالت کردے و خون از چشم باریدے اعراس صحابہ و سائر مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آنچہ بہ ایشان رسیدہ بود مہما امکن ترک نہ دادے و سرود را بسیار دوست داشتے و طالب آن نبودے و رقص و تواجد نہ کردے و مجلس نیز نکردے حتیٰ قال و در راہ بے کہ سوار مے رفت چون مجاز رابدیدے از اسپ فرود آمدے و دست بستہ ایستادے الیٰ ان قال و اگر کسے پیش او آمدہ گفتے کہ من حضرت رسالت را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در خواب دیدہ ام بادب نشستے و تمام قصۂ رویا را بشنودے و دست پائے او را بوسیدے و داماں و آستین او در آبروئے خود فرو مالیدے و بر جائے کہ آن شخص مے گفت کہ در فلان جا دیدہ ام آنجا رفتے و بوسہ دادے و گرد آنجائے را بر روئے و موئے خود مالیدے و اگر سنگ بودے آن سنگ را بشستے و آن آب را بخوردے و بر تن و بر جامہ چون گلاب پاشیدے۔ اس کے بعد اتنی دور جا کر وہ ٹکڑا منقولہ حساب ہے و اگر شخصے را باسیدے الخ۔ اب اوّل ایک تمہید عرض کر کے پھر خدمت والا میں چند سوال رکھتا ہوں۔ تمہید سرکار دولت مدار نے اسی رسالہ کلمۃ الحق کے آخر میں جو وصیتیں [1] ارشاد

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائی ہیں اُن سے سپیدۂ صبح کی طرح روشن کہ اس میں جن جن سے استناد ہوا ہے۔ سرکار کے نزدیک سب معتمدین امت و علماء و اولیائے راسخین واہلِ حق ہیں۔ اور اُن پر رد و طعن ناروا اور ان میں کوئی فاسق بلکہ مستور بھی نہیں سب کے سب ثقہ عدل ثابت العدالۃ ہیں اور جن کتابوں سے تمسک ہوا وہ بھی سب معتبر و مستند اور ان کے مصنفین بھی فحول علماء و ائمہ ناقدین واہل حق ہیں نہ ضعفاء الرجال غیر واقف بحقیقۃ الحال تو لاجرم اخبار الاخیار و شیخ محقق اسی قسم کے مصنف و مصنف ہیں اور حضرت شیخ احمد شیبانی ایسے ہی اولیائے کبار سے اور اُن پر رد و تشنیع ناجائز نہ ان کی صحت عقیدہ و صلاح کامل و عدالت بینہ و تقوے باہرہ میں کلام ہو سکے جب یہ سب امور بہ اقرار جناب ثابت ہو چکے تو اب حسبۃ اللہ اُن افعال و احکام کا حکم ارشاد ہو جو ایسے امام نے ایسی معتبر کتاب میں ایسے عارف کامل سے نقل فرمائے۔

سوالات (۱) عشرہ محرم شریف میں اُن مظلوم شہیدوں بے گناہ ذبیحوں کا سوگ کرنا (۲) دسوں دن برابر نیا لباس دھلے کپڑے نہ پہننا (۳) اُن دس راتوں میں زمین پر سونا (۴) عشرہ بھر مزار سادات میں اعتکاف کرنا (۵) عشرہ محرم کی تعیین کے ساتھ ارواح مطہرہ سادات و شہداء کے لیے جہاں تک بن پڑے تکثیر اطعام فرمانا (۶) روز عاشورا کورے آبخوروں میں شربت بھرنا (۷) معاذ اللہ وہ بدعت بھرے آبخورے اپنے سر پر رکھ کر سادات کرام کے یہاں لے جانا اور

اُن کے یتیموں فقیروں کو پلانا (۸) عشرۂ محرم میں حسین مظلوم صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم و علیہ وسلم اور اس شہید ستم کے بے گناہ مقتول بچوں کا ماتم کرنا زار زار رونا (۹) عورتیں اور لڑکیاں جو عشرہ میں ماتم کرتی ہیں اُن کی آواز پر حال لانا دریائے خون آنکھوں سے بہانا (۱۰) ایام متبرکہ ربیع الاول شریف میں بارہ دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سوگ کرنا (۱۱) اُن تاریخوں کو حضور رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ کی نیاز کے لیے معین فرمانا (۱۲) صحابہ کرام و اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرس (۱۳) پھر اُن کا ایسا التزام کہ حتی الامکان ترک نہ ہونے دینا (۱۴) مجذوبوں کو دیکھ کر ان کی تعظیم کے لیے گھوڑے سے اُتر پڑنا اور ہاتھ

لہ وہ سرکاری وصیتیں یہ ہیں ہر صاحب ہمت کہ در عزیمت تحریر جواب این کتاب شوند توقع است کہ این دو دست امر را پیش نہاد خاطر مبارک نمائند۔ اول آنکہ ہیچ وہین بجا ایراد یافتہ است مؤید است بہ نصوص کتاب و سنت و آثار اصحاب و علماء و مشائخ معتمدین است پس در حقیقت تردید و تنقیص متوجہ بحال این حضرات باشد بہ بحول کہ ناقل و مبلغ است و بس۔ دوم آنکہ در برابر حجت و برہان این رسالۂ ہدایت عنوان احتجاج باقوال و روایات اہل حق نمائند و استناد براسخین علماء و مشائخ فرمائید لا بقبول کل عالم اذا غلب الفسق فی الناس فالمستور فی حکم الفاسق فلا بد لہ من العدالۃ المرجحۃ لجانب الصدق ولا بکل کتاب اذ طرئ فی ہذا الزمان کتب جمعہا ضعفاء الرجال من دون معرفۃ تحقیقۃ الاحوال الخ ۱۲ کلمۃ الحق

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باندھے اُن کے حضور کھڑا رہنا (۱۵) جو شخص بیان کرے کہ میں نے ماہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اُس خوش نصیب کے ہاتھ پاؤں چومنا اس کے کپڑے اپنے منہ پر ملنا (۱۶) جس جگہ بیان کرے کہ میں نے وہاں دیکھا خاص قصد کرکے اس مقام پر جانا اب چاہے وہ کتنی ہی دور ہو کر لفظ مطلق ہیں نہ مقید (۱۷) وہاں جاکر اس جگہ کو بوسہ دینا (۱۸) وہاں کی خاک اپنے چہرے اور بالوں پر ملنا (۱۹) اگر وہ پتھر ہے تو اُسے دھو کر پینا وہ پانی اپنے بدن اور کپڑوں پر گلاب کی طرح چھڑکنا۔ یہ افعال قرون ثلثہ سے منقول ہیں یا نہیں برتقدیر ثانی بدعت وضلالت ٹھہریں گے یا لائق آفرین ومدحت۔ اور ان میں بعض باتیں تقویۃ الایمان وغیرہا کے طور پر شرک تو نہیں پھر جو عالم ایسے شخص کو اخیار وابرار واولیائے کبار میں شمار کرے اور اپنی کتاب[1] میں اُسے جامع علوم شریعت وطریقت وورع وتقویٰ کہے بفتوائے نجدیہ اس پر حرف آئے گا اور وہ خود معاذ اللہ مطعون وملام ٹھہر جائے گا یا نہیں۔ پھر جو شخص ان دونوں مادح وممدوح کو اکابر علماء واولیائے راسخین وثقات وعدول ومعتمدین امت واہل حق سے بتائے اور ان پر رد وطعن ناروا ٹھہرائے اُس کا کیا حال ہوگا (۲۰) جو واقعہ عظمیٰ باعث فرحت یا

[1] شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بزرگ بود جامع علوم شریعت وطریقت ورع وتقوی و ذوق حالت ود درامر معروف ونہی منکر جانباز بود ۱۲ اخبار الاخیار

معاذ اللہ تعالیٰ موجب غم ایک زمانہ میں واقع ہوا اُس زمانہ کے نظائر لاحقہ کو اس کے لیے مرآت ملاحظہ کرنا اور اس شادی وحزن کا بقدر تعلق قلب تجدد پانا یا آنکہ زمانہ[1] امر غیر قار وسیال اور اعادۂ معدوم حسب ارشاد سامی باتباع فلاسفہ محال لنفسہٖ اور ممتنع بالذات نہیں کیسا ہے۔ بینوا توجروا جناب والا ذرا ارشاد ہو جائے کہ سید عارف باللہ قدس سرہ العزیز کے ان افعال و احوال سے تقویۃ الایمان ماتہ مسائل وکلمۃ الحق وتمام نجدیت کی جڑ کتنی کٹ گئی کتنی باقی رہی پھر تقصیر معاف ایسی خارا شگاف عبارت سے مطلب کے حروف لکھ کر انتہی فرمادینا ہر جگہ سے چن چن کر وہ نجدیت شکن پتھر بچا جانا بڑے حکیم مدبر کا کام ہے۔ ہاں میں بھولا ملا زمان سامی نے ایک ہی جملہ میں آدھے لفظ نجال آدھے برطرف فرمائے عبارت تھیں سے شروع کی کر کوزہائے نواز شربت پر کردے الخ حالانکہ وہاں یوں تھا چوں روز عاشورا شد ے کوزہائے نواز شربت پر کردے الخ۔ تاکہ بہ تعیین یوم ایسی بدعت آمودنیاز نہ ثابت ہو

[1] سرکار دولتمدار نقل عبارت اخبار الاخیار سے دو تین ہی بعد ارشاد فرمانا تھا تعظم ودیگر امور شادی وغم زا بے تجدد امرے در عالم ایجاد یجاآوردن خلاف عقل خالص از شوائب وہم سب زمانہ امر سیال غیر قار ست اجزا اور اقرار وثبات نیست واعادہ معدوم محال واحکام ماضی ومستقبل وحال بداجداست پھر کیونکر حالات حضرت شیخ کو پورا پورا نقل فرماتے تصور معاف یہ حکم خاص سرور یعنی ولادت سرور روز ولادت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ہے یا عالیجناب عفت قباب سرکار نواب شاہجہان بیگم دام اقبال ہا کی سالگرہ پر بھی جاری وہاں تک ہر سال تجدد ہے۔ ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حکومت سابعہ خود ہی وصیت نامہ مذکور میں ارشاد ہوتا ہے کہ نہ ہر عالم سے استناد چاہیئے کہ آج کل فسق غالب تو جس کا حال نہ معلوم ہو وہ بھی حکم فاسق میں ہے پس ثبوت عدالت ضرور جس سے جانب صدق کو ترجیح ہو نہ ہر کتاب پر اعتماد کیجیے کہ اس زمانہ میں نامعتبر ناواقفوں کی تصنیفیں پھیل رہی ہیں۔ اور خود ہی قول المعتمد و نور الیقین و باران رحمت وغیرہ سے استدلال ہوتا ہے جن کا قبول واشتہار کیا معنے ہنوز وجود و تحقق بھی زیر دامن اختفا۔ عرض کردہ ادعائے وصایا کے مطابق ملازمان سامی ان کتابوں کا قبول واعتماد اور اُن کے مصنفوں کا فحول علماء و نقاد و فضلاو عدول صلحا سے ہونا ثابت کر دکھائیں گے یا مشتاقانِ جلوہ حجاب دبدبہ سے یہی جواب قہرمانی پائیں گے۔

؎ اذا قالت حذام فصدقوها
فان القول ما قالت حذام

تنبیہ یہ رسالہ یعنی کلمۃ الحق تو یقیناً تصانیف شریفہ سرکار نوابی سے تھا۔ کہ قبل از اقبال و وصول بھوپال رقم زدہ کلک بے مثال ہوا اب بعد فوز مراد و عروج خداداد کے بہت تالیفات رائقہ منسوب بہ سرکار معرض طبع میں آئیں جن کے اغلاط وخطایا کا شمار نہایت دشوار ہر چند معاصرین کو ان کے بارہ میں چنین وچنان ظنون وگمان ہیں مگر فقیر خیر خواہ دولت کا تو ظن غالب بلکہ یقین کامل یہی ہے کہ سرکار نوابی

کے ذمہ رعایا کی دیکھ بھال مقدمات کا انفصال مہمات ملکی و مالی کا خیال ہے۔ حکام پرور دولت دوست کو ان امور عظیمہ سے کہاں فراغت ملتی ہوگی کہ بے کار جزئیات کی طرف توجہ فرمائیں یا اوراق پارینہ سے قیل وقال جمع کرتے پھریں فضول تصانیف کی دقت اُٹھائیں لامحالہ یہ دو چار نام کے علماء جو مدخرات میں جمع ہو گئے ہیں۔ اِن کی کارسازیاں ہیں خوشامد کی راہ سے بنام سرکار مشتہر کرتے ہیں۔ کیا عجب کہ نظر نوابی سے گزارتے بھی نہ ہوں یا اس کم فرصتی میں کبھی دو تین موقع سے دکھا دیا سرکار کو بوجہ حسن ظن ان پر اعتماد ہے چلئے ان کا جوڑ چل گیا بقول کسی۔

؎ حسن اور اُس پہ حسن ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم
اپنے پر اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیوں

لیجیے خوشامدی بھی بن لیے بے دینی کی باتیں خاطر خواہ منتشر کر چکے اور آپ پردہ میں رہ کر الزام سے بھی بچے اللہ رے چالاکیاں کیا طریقہ نکالے لہٰذا فقیر اپنے اس سچے خیال کی بنا پر ان تصانیف مصنوعہ سے جو بطریق نمونہ دو چار باتیں عرض کرتا ہے۔ اُن میں روئے سخن انہیں حضرات بالکین پردہ نشین کی طرف رکھتا ہے۔ اور راز آنجا کہ یہ لوگ عنایات نوابی سے محفوظ ہو کر نواب زمانہ سے یکسر محفوظ ٹھہرے اور پیشوایان اسلام کے بے خطر توہین شان پر اُترے گویا خود بھی نواب ہیں یا دنیا بھر کے مالک رقاب ہیں لہٰذا فقیر ان حضرات کا مصنوعی نواب لقب دھرتا اور ان

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی دیانتوں کو بھی بلفظ حکومت تعبیر کرکے آخر کو اوّل سے ملحق کرتا ہے واللہ الموفق

حکومت ثامنہ

حضرات وہابیہ کا تعریف بدعت میں طرح طرح کروٹیں بدلنا گھبرائے گھبرائے چار طرف پھرنا تو سب کو معلوم تھا۔ مگر آج تک اتنی جرأت نہ ہوئی تھی کہ حضرات عالیہ جماعت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر زبان درازی کریں اُن کے افعال کو بالاتفاق تعریف بدعت سے خارج مان رہے تھے۔ اب ملک جبار مقلوب القلوب والابصار جل جلالہ اپنی شان دکھاتا ہے کہ آدمی عیش منیع[1] و فرج[2] وسیع پڑ کر یوں خدا کو بھول جاتا ہے۔ سرکار نواب صاحب بہادر جیب سے تخت اقبال و کرسی بھوپال پر رونق افروز ہوئے ان حضرات کو بفراغ بال توسیع مقال کے موقع ملے اور کیوں نہ ہو کہ این د آں سے تو ہم سے بے زور بے زر اندیشہ کریں مقربان دربار و امرائے زر دار ہاتھ میں بل پنجہ میں کس بل کس سے ڈریں اب تو مسلمانوں کے جس پیشوا کو چاہیں بے نقط سنائیں۔ اسلام کے جس رکن کی چاہیں کھلی اہانتیں فرمائیں آخر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجو و مذمت لکھتے لکھتے امیر المؤمنین امام العادلین سردار اسلام سلطان عرش احتشام حضرت جناب سیدنا مولانا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باری آئی رسالہ انتقاد الرجیح کے مسائل ملحقہ میں جہاں مسئلہ تراویح

---

[1] منیع بالفتح بمعنی عزیز و استوار ۱۲ [2] فرج بفتحتین کشائش صراح ۱۲

پر کلام فرمایا وہاں اپنے سلامت قلب سے بے تنفر و اکراہ تسلیم کر لیا کہ امیر المؤمنین عمر نے خود تراویح کی خود ہی اسے بدعت کہا پھر آپ ہی اسے اچھا بتایا حاشا کوئی بدعت محمود نہیں مگر سب گمراہیاں ہیں ۔ (العبارۃ علی الحاشیہ)[1] پھر خیال آیا کہ حدیث میں تو افعال خلفائے راشدین کو بھی سنت فرمایا ہے اور اُن کے اتباع کی تاکید کی تو کیا معقول توجیہ ارشاد ہوتی ہے۔ کہ یہاں سنت خلفا سے وہی طریقہ مراد ہے۔ جو طریقہ نبویہ سے مطابق ہو جیسے جہاد وغیرہ نہ کہ وہ اپنے دل سے جُدا تشریع کریں عمر نے خود اپنے اس فعل کو بدعت کہا نہ سنت (عبارت حاشیہ[2] پر ملاحظہ ہو) دیکھو کیا صاف صاف اقرار ہے کہ جناب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاذ اللہ بدعتی گمراہ اور طریقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ایک شریعت نکالنے والے ہیں۔ اب ان مصنوعی نوابوں سے کون کہے کہ اس قول خبیث اور روافض کے تبرّا میں کتنا فرق ہے۔ انا للہ

---

[1] اذا عرفت ہذا عرفت ان عمر ہو الذی جعلہا بجماعۃ علی معین وسماہا بدعۃ واما قولہ نعم البدعۃ فلیس فی البدعۃ ما یمدح بل کل بدعۃ ضلالۃ اھ ملخصا نقلہ الفاضل ابو الحسنات اللکنوی فی ابراز الغی ۱۲

[2] لیس المراد بسنۃ الخلفاء الا طریقتہم الموافقۃ لطریقتہ من جہاد الاعداء و تقویۃ شعائر الدین ونحوہا ومعلوم من قواعد الشریعۃ انہ لیس لخلیفۃ راشد ان یشرع طریقۃ غیر ما کان علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ان عمر نفسہ الخلیفۃ الراشد سمی ما رآہ من تجمیع صلاتہ بدعۃ ولم یقل انہا سنۃ اھ کذا نقل الفاضل ابو الحسنات واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وانا الیہ راجعون مسلمانوں خدا کے غضب سے ڈرو لا نغرنکم باللہ الحیاۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور دنیا کے ساعت تیر ہے۔ اُس پر بھولنا اندھیر ہے۔ چڑیوں کا بسیرا ہے آنکھ کھلتے سویرا ہے۔ آج اگرچہ تاج و تخت ہے مگر واللہ کہ امیر المومنین عمر کی تلوار سخت ہے۔

حکومت تاسعہ حدیث مذکور کی جو کوجیہ ارشاد ہوئی قصور معاف دانستہ تحریف معنوی ہے اولا اس تقدیر پر سنۃ الخلفائے الراشدین کو جدا ذکر فرمانے کے کیا معنے تھے کہ جو امر بہ جمیع وجوہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت وہ خود حضور کی سنت اُسے خلفا ٹھہرا کر اتباع کرنے کی حاجت ثانیہ بعد اشتراط موافقت خلفائے راشدین کی کیا خصوصیت۔ ردوا خذ دا تذیر بشیر صالح فاسق رئیس فقیر نواب ناظم امیر وزیر یہاں تک کہ آپ کاری کے مہتمم ہولی کے منتظم بھی اگر ایسا فعل کریں جو بجمیع خصوصیات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہو قطعاً محمود و مقبول ہو پھر خلفائے راشدین کا ذکر محض فضول ہوا اور یہ تو کس سے عرض کیا جائے کہ عدم ورود و ورود عدم میں زمین آسمان کا فرق ہے مخالفت شریعت و تشریع جدید صورت ثانیہ پر ہوتی ہے نہ اولیٰ میں

حکومت عاشرہ رحلۃ الصدیق میں حضرت عاشق المصطفےٰ عالم المدینہ امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر افترا فرمایا ہے کہ وہ بھی معاذ اللہ منع زیارت حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ابن تیمیہ بد مذہب سے موافقت رکھتے

اور احادیث زیارت کو محض ۔۔ مردود جانتے ہیں۔ اور لقطۃ العجلان
میں جلدی جو بہت تھی تو ذرا اگر ۔۔ ر اکر ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت امام زیارت
مزارات انبیاء و اولیاء علیہم الصـ ۔۔ ـلاۃ والسلام کے لیے سفر ممنوع مانتے
ہیں مصنوعی سرکاروں سے اتنـ ۔۔ ـا سرو کار ہے کہ لِلّٰہ اپنی امارت و ریاست
کی غیرت فرما کر امام مالک سے یہ ۔۔ اقوال فرما دیجیے زیادہ نہیں تو دس
روپیہ کی شرینی تو ہم بھی اونچی گدڑ ۔۔ یوں کی نذر کریں گے۔ الٰہی امیروں کے
اختیار یہاں تک بڑھ جاتے ہیں

حکومت حادیہ عشر تاج المکلل میں جو حضرت امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تابعیت سے انکار منظور ہوا تو خطیب بغدادی کی طرف نسبت کیا کہ وہ فرماتے ہیں۔ امام کسی صحابی سے نہ ملے حنفیہ جو دعویٰ لقا در روایت کرتے ہیں اہل نقل کے نزدیک ثابت نہیں (عبارت[1] حاشیہ پر ہے) سرکاروں سے عرض ہے آپ کے خصم اس نسبت کو افترائے محقق بتاتے ہیں عبارت فرمائیے تو تصحیح نقل کر دکھائیے۔

اقول مگر ہوا یہ کہ حضرات کی یہ عبارت منقولہ مرۃ الجنان یافعی میں بحوالہ

---

[1] قال الخطیب فی تاریخہ ادرک ابوحنیفۃ اربعۃ من الصحابۃ وہم انس بن مالک بالبصرۃ وعبداللہ بن ابی اوفی بالکوفۃ وسہل بن سعد الساعدی بالمدینۃ وابو الطفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ ولم یلق احدا منہم ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جمعا من الصحابۃ وروی عنہم ولم یثبت ذلک عند اہل النقل انتہی ۱۲ التاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول

[2] کان قد ادرک اربعۃ من الصحابۃ ہم انس بن مالک بالبصرۃ وعبداللہ بن ابی اوفی بالکوفۃ (بقیہ اگلے صفحہ پر) ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض اصحاب تواریخ مذکور تھی اور اُس کے متصل خطیب بغدادی سے یوں
منقول تھا کہ امام نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا دو
العبارۃ علی الحاشیہ[2]) اب مسند نشینان ریاست کیا ست سوچے کہ اگر مرٔاۃ
الجنان کی پوری عبارۃ لکھتے ہیں جب تو اپنے مفید قول یعنی انکار تابعیت کو
انہوں نے اس قدر ٹکڑے نقلوں سے لکھا ہے کہ قال بعض اصحاب التواریخ اور
اس کے ساتھ ہی خطیب بغدادی کا خطبہ لگا دیا ہے۔ جو ہمارے مدعا کے بالکل
خلاف ہے[1] اور اگر تراش خراش کی ٹھہراتے ہیں۔ تو مرٔاۃ الجنان چنداں کمیاب
نہیں لوگ لے جائیں گے شرمائیں گے شیطان کے کان بہرے سارق الالفاظ
قطاع الکلمات کہلائیں گے اس سے لاؤ یوں دیانت کو آگے دھریں کہ اس
عبارت سے کھٹکتے لفظ دور کر کے تاریخ خطیب کی طرف نسبت کریں اوّل
تو یہاں بوجہ کمیابی وہ خدشے کم ہیں دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی نے

(بقیہ حاشیہ) ہو سہل بن سعد الساعدی بالمدینۃ وابو الطفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ اصحاب
التواریخ لم یلحق احدا ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی عنہم قال
ولم یثبت ذلک عند اہل النقل وذکر الخطیب فی تاریخ بغداد رائے انس بن مالک اھ
مرأۃ الجنان للامام الیافعی ۱۲

[1] ابو حنیفہ نعمان بن ثابت امام الحنیفۃ ومقتدی اصحاب الرائے لم یر احدا من
الصحابۃ باتفاق اہل الحدیث وان کان عامر بعضہم علی رائے الحنیفۃ لہ
۱۲ سرکار نوابی بہادر۔

بحوالۂ یافعی وغیرہ خطیب سے استناد کیا کہ وہ رؤیت انس بن مالک کے
قائل ہیں تو فوراً تڑ سے جواب لکھا ہوا ہے کہ خطیب تو اپنی تاریخ میں ملاقات
صحابہ سے صاف انکار کر چکے وہ کیوں کر ایسا قول کہتے۔ کیوں نہ کہیے گا
خادم درگاہ بھی کیا اُڑتی چڑیا پہچانتا ہے۔ ع مگر شرط یہ ہے کہ سونے کی ہو۔
حکومت ثانیہ عشر یا تو وہ جوش توحید کہ حضرات عالیہ انبیاء و
اولیا علیہم افضل التحیۃ والثنا سے استعانت شرک یا رسول اللہ مدد دیجیے
یا علی مدد دے کہنا کفر جلی یہاں تک کہ تقصار جیود الاحرار میں فرمایا غوث الثقلین
قطب الاقطاب غوث اعظم کہنا شرک سے خالی نہیں اگرچہ امام الطائفہ مولوی
اسماعیل نے بھی صراط المستقیم[1] میں جا بجا یہ الفاظ لکھے مزہ تو جب تھا کہ سرکار
نوابی سے ان کی نسبت بھی حکم شرکت صادر کرا دیتے خیر یا تو یہ جوش توحید یا
وفور شرک کہ قاضی شوکانی سے جو اسی صدی[2] کا ایک بد مذہب تھا کس دھوم
سے مدد مانگی جاتی ہے نفح الطیب میں فرماتے ہیں ؎

[1] طالبان نافہم چون بمقام معرفت ذات مے رسندے دانند کہ ما نیز برابر حضرت غوث
الاعظم وحضرت خواجہ بزرگ وحضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وحضرت
قیوم زمانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم شدیم اھ ملخصا صراط المستقیم اسماعیل
دہلوی ۱۲ اقول ابھی تک تو غوث الاعظم قطب الاقطاب کہنے کا رونا تھا یہاں امام جی
قیوم زمانی فرما گئے یہ کتنا بھاری شرک ہے۔ روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین
وجناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشان گردیدہ الخ صراط دہلوی ۱۲

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سه زمرہ رائے دَر اُفتادہ بر اربابِ سُنن
شیخِ سنت مددے قاضیِ سوکان مددے

اب راجہ بابوؤں سے کون کہہ سکے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنا تو انہیں معاذ اللہ خدا کے برابر ٹھہرانا ہے مگر قصہ سپاہی کی طرح قاضی جی سے استعانت بے شک ضرور ہے۔ اُن کی مُردہ ہڈیاں واقعی خدا کی شریک ہو سکتی ہیں۔ عرض کروں اب اگر اس فتوے کو دیکھ کر کوئی نجدی یوں پُکار اُٹھے کر۔

سُنیان خانۂ نجدیہ نمودند خراب
شیخِ نجدی مددے نائب ... ان مددے

اقول اس قصہ کو پُورا دیکھیے یہاں غوث الثقلین کہنے کے سوا اولیا کا بعد انتقال افاضہ و عطائے نسبت بھی مانا ہے ہ قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض ہمہ بواسطہ ایشان ست و در سلطنت سلاطین و امارت امرا ر ہمت ایشان را دخلے ہست چنانکہ بر سیاحان عالم ملکوت مخفی نیست اھ صراط دہلوی ۱۲ اقول یہاں ان امور کے سوا یہ کیسی آفت کہ عطاء سلطنت و امارت میں ہمت عالیہ حضرت مولیٰ علی کو دخل مانتے ہیں: ع ایکی وہ دھری ہے کہ اٹھائی نہیں جاتی ؎ نہ تھوڑی سی بیجا کہئے نہ بہت سی بجا سُنئیے

۱۲ منہ ۲ سنہ ۱۲۵۰ھ یا سنہ ۱۲۵۵ھ ہجری میں مرا جیسا کہ خود سرکار نوابی نے ایک قول اتحاف دوسرا ابجد العلوم میں لکھا ۱۲ منہ

ع مدتنگ ست بر اتباع تو یا اسمٰعیل
مدد اے لقمۂ شمشیرِ مُسلمان مددے

تو ان کے شرک کا وبال کس پر پڑے گا۔ حکومت ثالثہ عشر اس شعر سے اعتذار کے لیے حاشیہ نفح الطیب پر ارشاد ہوتا ہے۔ یہ ندا طریقہ شعرا پر ہے اسے حکم سے کیا علاقہ (العبارۃ علی الہامش) لے سبحان اللہ کیا عذر بدتر از گناہ ہے اب تو شعر کو پُورا پروانۂ معافی مل گیا چاہے خدا کا شریک ٹھہرائیں چاہے نبی کی توہین کریں ان پر کچھ مواخذہ نہیں اللہ اکبر ان عروض کی بحروں میں بھی قیامت کا زور ہے کہ وہی بات نثر میں کہیے تو کفر شرک حرام قائل قابل قتل و تعزیر و ملام اور ذرا نظم کرکے کہہ دیجیے تو بالکل بیباک سب مواخذوں سے پاک انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اقول خیر یہ تو کوئی عالم آپ سے پُوچھے گا۔ کہ قرآن و حدیث میں شعر مذموم کی مذمت تو نہ آئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و علما نے قرناً فقرناً اشعار قبیحہ پر جرح تو نہ فرمائی مگر فقیر کو بڑی سرکاروں اونچے درباروں میں دو عرضیں ہیں اولاً اگر ایسا ہی تھا تو۔

سه غوثِ اعظم بمنِ بے سر و سامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

لے یا ما اللہ اورد وقع علی طریقۃ الشعراء ولیس من باب الندا ما الذی ورد الشرع تحریمہ فی ورود لا مصدر اھ حاشیہ نفح الطیب ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وغیرہ اشعار کیوں شرک ٹھہرے ہیں یہ کب نظم کے احاطہ سے پرے ہیں۔ آخر حاصل وہی نکلا کہ انبیاء و اولیاء سے استمداد وبال اور قاضی جی سے حلال ثانیاً اس حکم کا جھوٹ سچ تو اس وقت کھلے جب کوئی بیباک نظم میں آپ کی ہجو لکھے۔ اگر وہاں بھی یہی خیال فرما کر کہ طریقۂ شعرا احکام شرع سے مستثنیٰ کچھ رنجش نہ فرمائی جائے تو فی الواقع ذہن عالی میں اس حکم کا سمانا کچھ باور آئے نہ کیا قہر ہے کہ معاذ اللہ خدائے پاک کو بُرا سانا ایک ذلیل بندے کو اس کا شریک ٹھہرانا تو روا ہوا اور مصنوعی سرکاروں کی نسبت زبان ہلانا بڑی خطا تنبیہ دوستانہ! نادانو سرکار نوابی کا حق نمک پہچانو غضب خدا و قہر حاکم سے ڈرو ایسی بد دینی کی باتیں رئیس کے سر نہ دھرو انہوں نے تمہیں معزز عہدوں پر ممتاز فرما کر گھروں سے بلا کر حضیض فقر سے اوج امارت پر بٹھایا کیا یہ اسی لیے کیا تھا کہ تم ایسے نالائق کام کر کے سرکار کو اس درجہ بدنام کرو معاذ اللہ کیا تم چاہتے ہو کہ اس قسم کی اشتعال کون سے اُن کے خیالات میں خود سمائے لیقوم الیس لی ملک بھوپال کہہ کر خدا پر بلندی مل جائے۔ سو یہ بخیر ہے انہیں خود ان حرکات سے بیر ہے جب تک تمہاری خرافات پر مطلع نہیں ہوتے اُسی وقت تک کا مشغلہ ہے پھر دیکھ لینا دم کے دم میں فیصلہ ہے

شعر

چلے گا کب تک یہ جھوٹ کاذب رہے گا کب تک وہ شوخ راغب
بے ہمت نکلے مگر مصاحب رقیب تو بھی نہیں رہے گا

عرض داشت ضروری

سرکار نوابی شعار خدا پر یقین لائیے کہ اس فقیر غریب الوطن کو معاذ اللہ کسی خدمت میں گستاخی مقصود نہیں بلکہ جو کچھ عرض کیا ہے بنظر خیر خواہی تھا۔ امیدوار کو یہ بینوا بے وقار بھی ان بے غرض نیک خواہوں میں گن جائے جو سرکار کو وقتاً فوقتاً صلاح دولت پر مطلع کرتے رہتے ہیں۔ مقصود صرف اس قدر کہ اس عرض بے غرض کو بسمع غور استماع فرما کر ان پروردگان نعمت کو تہدید فرمائی جائے جنہوں نے یہ لبس رکھے ہیں۔ اور سرکار کو ان کے حال پر اطلاع نہیں۔ آگے عرض کرو یہاں تک خواب دیکھ رہا تھا ناگاہ صبح ہوئی گجر بجا آنکھ کھلی کچھ بھی نہ تھا نہ وہ دربار نہ وہ امر نہ وہ چرچا نہ وہ تذکرہ ہم فقیر بینوا اپنے بوریے پر تنہا سرہانے سیف مصطفےٰ کا مسودہ دھرا جنگل سنسان ہو کا میدان بن کا گو بجنا ہشت کا نشان چل رے دل اب بستر اٹھائیں کچھ دنوں بنارس کی سیر دکھائیں۔

شرارت کار پردازان آتشین نہاد رسالہ منصوبیہ بجناب نواب صاحب بہادر سابق والی محمد آباد

اللہ کی شان یہاں تو حضرات کی غرابت ہی بن پڑی ہے ایک سید سادے رئیس کو اپنی لچھے دار تقریروں میں خدا جانے کیا سبز باغ دکھا کر پھیل پایا پھر کیا پوچھنا تھا۔ خدا دے اور بندہ لے آڑ پا کر کھیل کھیلا کتنی بات تھی سمجھ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیے کہ نام بدنام ورثین کا ہوگا ہماری بلا سے رُہا یا من نمک اُدہ جی ادھر سے کون دیکھتا ہے کچھ دُنیا بھر کا تقویٰ ہماری ہی گٹھڑی میں تو نہیں پڑا ہے۔

عاقبت کی خبر خدا جانے
اَب تو آرام سے گذرتی ہے

اور اس میں اپنی گرہ سے کیا جاتا ہے پہلے آ دکوئی خرچ ہی کیوں لگا اور شاید کسی کا ماتھا ٹھنکا بھی تو کانوں پر ہاتھ دھرنے کو جگہ ہے نا صاحب ہم آس نہ پاس پر نواب صاحب ہی جو چاہیں ، سو کریں مگر بات یہ ہے۔ ع کہ عشق و مشق را نتوان نہفتن ، ۔

وہ بُو ہی کیا جو سات پردوں سے نہ پھوٹ نکلے خصوصاً یارانِ قدیم تو چال سے جان لیں پھل سے پہچان لیں وہاں پر وہ کیا کام دے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش،
من انداز قدت را می شناسم

آخر دیکھئے نہ کہ چھپے ہی چھپے کیا کیا جلوہ افروزیاں کیں ہیں۔

جلوۂ اوّل :۔ ان لوگوں میں جنہیں مجلس میلاد سراپا نے ارشاد کے بدعت قبیح و منکر شرعی ہونے کا قائل ٹھہرایا سیّدی شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی داخل فرمایا جن کا مجوزین مولد سے ہونا اور اس عمل مبارک کی کمال برکت و غایت فضیلت ثابت فرمانا مہر نیمروز و ماہ نیمماہ سے زیادہ تر روشن و آشکار تھی کہ عماد الطائفہ ملا قنوجی صاحب کو

بھی رسالہ غایۃ الکلام میں اس کا اقرار و اعتراف ہے کیوں مسلمانو آنکھوں کا پانی اتنا بھی ڈھل جاتا ہے توبہ الٰہی توبہ۔

جلوۂ دوم :۔ اسی طرح علامہ قسطلانی کا نام جن کی کتاب مواہب لدنیہ مشہور خاص و عام اور اس میں استحسان مولد اقدس کی وہ عالم آشکارا دھوم دھام۔

جلوۂ سوم :۔ راہ جنت سے استدلال والے بے انصافی اکابر ائمہ کی تصانیف مشہور معتمدہ کا جن سے یہ حضرات بھی جا بجا تمسک کرتے ہیں اور گمان موافقت وقت اُنہیں امام و محقق کہتے منہ سوکھتا ہے یہی جواب تھا۔

جلوۂ چہارم :۔ ایکی تو اچھل کرتا رہے ہی توڑ لائے چار طرف واہ واہ واہ کی دھوم مچی ہے کان پڑے آواز نہیں سنائی دیتی بس حضرت مباحثہ ہی ختم ہوگیا۔ اب سنیوں کی مجال ہے کہ جواب دے سکیں صاحبو کارپردازان رسالہ عالیہ ملا قنوجی بہادر صاحب تفہیم المسائل سے سند لاتے ہیں۔ افسوس اب سنی بے چاروں کے پاس اس پایہ کے امام کہاں کہ مقابلہ سے عہدہ برا ہوں۔ پر اگر مان لیجیے تو اتنی سند ہم بھی بیان کر سکتے ہیں کہ پرسوں ادھر ہی کہیں قنوجی کی طرف سے تازہ وارد دو فضلا ملا رمجانی اور شیخ بدھا مراد آباد کی سڑک پر کھڑے رہے تھے۔ پڑھیں پہاڑسی بحیں

1؎ یہ فقرے اُنہیں جہال فاضل نما کی زبان میں لکھے ہیں اور یہ جاہل لوگ علما فضلا فقراء حکما اس قسم کے لفظوں کو سکون حرف دوم ہی بولتے ۱۲۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیل۔ جی دیکھو قدرت کے کھیل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
جلوہ پنجم صفحہ ۱۳ پر مرقاۃ ملا علی قاری سے بحوالہ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات یہ عبارت نقل کی المتابعۃ کما یکون فی الفعل تکون فی الترک ایضاً الخ حالانکہ یہ قول صاحب مرقاۃ کا نہیں انہوں نے بکلمہ ضعف نقل کر کے اس میں کلام کیا ہے۔ کارپردازان کاروان نے وہ ضعف کا اشارہ الگ اوڑا دیا اور رد کی تصریح جدا بھلا خیر آپ کو ملاحظہ مرقاۃ کی کیا تکلیف دی جائے اپنے نہیں امام مستند ملا تفہیمی کی تفہیم المسائل ملاحظہ فرمائیے۔ مرقاۃ سے یہ عبارت یوں نقل کی قیل لا یجوز التلفظ بالنیۃ فانہ بدعۃ والمتابعۃ کما تکون فی الفعل تکون فی الترک ایضاً دیکھیے ملا علی اس قول کو ملفظ قیل نقل کرتے ہیں۔ پھر وہیں اس کا جواب یوں فرماتے ہیں قد یقال نسلم انہا بدعۃ لکنہا مستحسنۃ الخ اور اُس سے پہلے نقل اختلاف میں لکھ چکے ہیں الاکثرون علی ان الجمع بینہما مستحب۔

جلوہ ششم: صفحہ ۱۴ پر صاحب درمختار کو اُن لوگوں میں داخل فرمایا جو صلاۃ الرغائب و نماز نصف شعبان کو بدعت منکرہ کہتے ہیں یہاں بھی درمختار دیکھنے کا تصدعہ نہیں دیتے مگر جناب ڈپٹی المجسٹریٹ بہادر کے رسالہ امداد المسلمین پر ذرا نگاہ روبرو ہو جائے کہ صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں بعض فقہا نے جیسے صاحب درمختار وغیرہ حدیث پر اعتماد کر کے جواز لکھ دیا ہے الخ الغرض ؎

رحم آتا ہے حیا مجھ کو تری غربت پر   خوب شوخی نے لٹائی ہے کمائی تیری

مدرس اسکول پادریان جناب مولوی بشیر صاحب

ساکن سہسوان

ایام گردش نصیبوں کا پھر بیٹھے بٹھائے حضرت کو حج کا شوق چرایا خیر جیسے تیسے اُس سے تو نبٹے اب مدینہ طیبہ جانے کے نام سے زمین پکڑ گئے سنا گیا جناب ڈپٹی انکلکٹر بہادر بھی ساتھ تھے۔ جب زیادہ اصرار ہوا حضرت کی ضد نے اور اشتعال پکڑا اب مسلمان اپنے زبان سے کہہ رہے ہیں جو کلمہ مزار اعطر و مرقد اطہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا وہاں تو جناب ڈپٹی صاحب بھی برعایت ہم مذہبی پی گئے پادریت کے کلمے بالکل ریخ شتر سمجھ لیے مگر ہند میں آکر پھر چھیڑی پختہ کاروں کو کچے گھڑے ہی چڑھی اب تو ان صاحب نے رسائل تالیف فرمائے بزعم خود زیارت مطہر کے تاکد و ضرورت کے اقوال محض باطل و ضعیف ٹھہر لیے ہر چند وہاں جو زبانی اونچی اڑانیں دکھائی تحریر کے وقت بظاہر اُن سے بہک گئے تاہم ہزار فریبوں کے بعد بھی اتنا تو صاف صریح ٹھہرایا کہ اگر کوئی شخص حج کو جائے اور باوجود قدرت و استطاعت قصداً زیارت مطہرہ کو محض بلا عذر ترک کر کے چلا آئے اس پر شرعاً کچھ ملامت نہ ہرگز کچھ مؤاخذہ اُس نے کوئی بیجا بات کی جاتا جاتا نہ گیا برا کیا کیا انا للہ و انا الیہ راجعون اپنی بدنصیبی یا سیاہ قلبی سنگ راہ ہوئی تھی یا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ آپ کے قدم حرم محترم میں جائیں تو اپنا ہی بوجھا اپنے سر رکھا ہوتا رسالہ لکھنا جوام

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو بھکانا زیارت اطہر کی پرواہ اُن کے دلوں سے مٹانا کیا مقتضائے اسلام و محبت حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام ہے خیر اُن تحریرات کی دھجیان تو بدایوں لکھ چکیں اور چھپ چکیں ہم یہاں دو چار اسپیچ اسکول بہادر کے لکھتے ہیں۔

اسپیچ ۱:- حدیث من حج و زار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی کی تضعیف میں ارشاد ہوا اس کے اسناد میں حسن بن الطیب اور حفص کی نسبت میزان الاعتدال ذہبی سے جو عبارت جرح نقل کی اس میں عجب چالاکی فرمائی کہ آدھی سنائی اور آدھی پاکٹ میں چھپائی میزان کی اصل عبارت یوں ہے قال عبداللہ بن احمد عن ابیہ انہ متروک الحدیث فہذہ روایۃ ابن ابی حاتم حسن عبداللہ واما روایۃ ابی علی الصواف عن عبداللہ ابیہ انہ قال صالح دیکھو ذہبی نے بطریق عبداللہ ابن الامام امام احمد سے دو روایتیں بیان کیں ایک جرح دوسری توثیق اسکولی بہادر نے روایۃ توثیق ہضم فرما کر اوّل آخر کے قلابے ملا دیئے۔

اسپیچ ۲:- حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی پر طعن کے لیے مقاصد حسنہ سے نقل کیا حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی رواہ ابو الشیخ وابن ابی الدنیا وغیرہ ہما عن ابن عمر وہو فی صحیح ابن خزیمۃ واشار الی تضعیفہ انتہیٰ اھ اسکولی بہادر خدا نہ کرے کہ تم خداوند کی مقدس کتاب میں لاتقربوا الصلوٰۃ دیکھ لو تو اس پانچ وقت کے ظاہری سجدہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو ذرا ایمان سے کہنا اُس عبارت کے اخیر میں

ایک ہی سطر کے فاصلے سے یہ عبارت تو مقاصد میں نہ تھی قال الذہبی طرقہ کلہا لینۃ لکن تیقوی بعضہا ببعض لان ما فی رواتہا متہم بالکذب جس میں صریح تقویت حدیث کی موجود تھی اور اُسے اڑا کر آپ نے انتہیٰ جمادی ایسی انتہی تو ابتدا سے چلی آتی ہے آج کیا تم نے نئی کی ہے۔

اسپیچ ۳۔ حدیث زوروا القبور کے جواب میں زیارت قبر انور کا معاذ اللہ نامشروع ہونا مان کر لاتتخذوا قبری عیدا کی بحث میں صاف لکھ دیا جمیع صحابہ سوائے حضرت ابن عمر کے اس حدیث سے نہی زیارت سمجھتے ہیں الخ اس دشمن عقل و دین سے پوچھا جائے کہ او زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامشروع و گناہ جاننے والا صاحب تمہیں اپنے اس معبود کی جسے تم پوجتے ہو کر ہمارے ادبھاری سے ذرا کرسی حمیت پر ترچھے ہو کر جلوس فرمائیے اور اپنے اس خبیث دعوے کے ہزار حصوں سے ایک حصہ بھی عہد قدیم بلکہ جدید کی بھی کسی مقبول معتبر کتاب سے ثابت کر دکھائیے ورنہ جب تک تمہیں اپنے آقایان نجدیت کا اصطباغ دیا ہوا احرام ہے۔ او صاحب اگر تم ایک سند بھی نہیں لا سکتے تو کیا تمہیں بھی یوحنا کی طرح مکاشفہ ہوتا ہے۔ غضب خدا کا صحابہ کرام اور مصطفےٰ پیارے کی زیارت کو بحکم حدیث برا سمجھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین الا لعنۃ اللہ علے الکذبین الظالمین الذین یحادون اللہ ورسولہ ولا یخافون بطش اللہ ان بطش ربک لشدید۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپیچ ہے؟ یہ اپیچ غضب کا پیچ پیچ کا پیچ اپیچ کا اپیچ جس پر اطلاع مسلمانوں کو نہایت ضروری یہ صاحب اپنے اس جرنیلی رسالہ میں عجیب قواعد سے چلے ہیں کہ ملے سی ملے ایمانی قلعوں تک میگزین پہنچا دیا عنوان رسالہ سے آخر رسالہ تک عوام بہکانے کو برابر اقرار ہے کہ ہم زیارت اطہر کو مستحب جانتے ہیں ہاں وجوب وتاکید کو باطل مانتے ہیں مگر زنہار زنہار ان کی سرنگ سے غافل نہ ہونا ہاں ایمان والو خبردار اے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے جان نثارو ہوشیار کہ صاحب تمہارے ایمان پر بڑا داؤں چلا چاہتے ہیں۔ دیکھو ظاہر میں تمہیں لبھا رہے ہیں کہ بابا ہم تمہارا بدخواہ نہیں ہم تم سے لڑنا نہیں مانگتا اور ضمن دلائل ولقول وسند میں برابر منع وتشنیع ودوم وتقبیح کے لام بندھ رہے ہیں۔ اس رسالہ کو خوب تلے اوپر سے جانچو دیکھو تو باوجود دیکہ اور قبروں کا مقصد زیارت بلاسفر مستحب مانا پھر بھی خاص زیارت انور اقدس کے قصد کو صاف نامشروع لکھ دیا کہ اوروں سے تو کوئی وجہ عداوت نہ تھی۔ درد سے تو مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے پہنچا تھا۔ ہاں زیارت مسجد اطہر کو بے شک مستحب لکھا لیکن وہاں بھی صلاۃ وسلام بحضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام بنظر خصوصیت مزار فائض الانوار تسلیم نہ کیا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا۔ کہ جمیع صحابہ سوائے حضرت ابن عمرؓ کے اس حدیث سے یہی زیارت سمجھے ہیں جب معاذ اللہ تمام صحابہ کا یہی مذہب ٹھہرا تو ایک ابن عمر کے خلاف سے کیا ہوتا ہے بحکم اتبعوا السوا

السواد الاعظم زیارت مطہرہ کو منہی عنہ ہی ماننا پڑے گا اور ہر منہی عنہ شنیع وذمیم لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کیوں اور بدعہد ناخدا ترس یہی کہتا تھا کہ میں مستحب مانتا ہوں لیجئے میں نے ناحق کہا کہ اس سے بڑھ کر کیا ہوگا صفحہ ۵۶ دیکھئے صاف صریح فرماتے ہیں احادیث زیارت محض بے اصل ہیں۔ کیونکہ ان سب میں ترغیب زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ہے اور وہ مخالف ومعارض ہے مقصود حدیث لا تتخذوا قبری عیدا کے الخ دیکھو تمام احادیث زیارت کو صرف اس جرم پر بے اصل محض ٹھہرایا کہ ان میں زیارت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کو اچھا بتایا ہے۔ رغبت دلانے کا حاصل اسی قدر کہ ایک اچھی بات ہے جس کے کیے سے فائدے کی امید ہے اسی قدر استحباب کا محصل پھر وہی بددین تو مستحب جانے گا۔ جو زیارت اقدس کو قابل رغبت اور اچھی بات ہی نہ مانے گا۔ معہذا جب احادیث زیارت باطل ٹھہریں اور لا تتخذوا قبری عیدا کے یہ معنی قرار پائے کہ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اپنی قبر انور کی زیارت سے منع فرماتے ہیں تو کیا زائر قابل ثواب رہا جیسا کہ استحباب کا مفاد یا عیاذا باللہ مستحق عذاب ہوا جیسا کہ نہی صریح سے مستفاد۔ دیکھو یہ جال پیچ ہیں ان بڑے موحدوں پکے دین داروں کی زبان سے مستحب کہتے جائیں تاکہ عوام بھڑک نہ اٹھیں۔ اور دل میں یہ کچھ زہر بھرا ہوا کہ جا بجا اوگل رہے ہیں۔ ابھی کیا سنا ہے مسٹر کی نقل دیکھئے وہاں

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاف[1] تصریح ہے کہ تعظیم حضور پُرنور علیہ افضل الصلاۃ والسلام کے لیے زیارت قبر اطہر کو مستحب جاننا اُسے منسک حج ٹھہرانا ہے۔ دیکھو یہاں صرف استحباب زیارت کو بھی اگرچہ بلاسفر ہو حرام و متضمن شرک مانا یا نہیں پھر تم سے برابر یہی پیام ہے کہ میں تو خود استحباب کا قائل ہوں مجھے تو دوہی بین کلام ہے غرض اسی قسم کی خرافات سے سارا رسالہ مملو و مشحون۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمانوں سے دست بستہ نہایت ضروری عرض

ہاں ہاں ایمان والو دیکھو بہک نہ جانا فریب نہ کھانا جلد اپنی ایمان کی خبر لو اور ان دغا کے تیلوں سے اس ملک عزیز مقتدر کی پناہ مانگو جس نے تمہیں حضور پُرنور مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شیدائی بنایا جس نے زیارت خیر انور کو موجب ہزاراں ہزار ثمرہ ہمت اور ان شاء اللہ باعث حصول نعمت شفاعت کہا جس نے اس پاک مبارک زیارت میں ایمان والوں کے دل کا چین مجدہا وعز مجدہ وصلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وسلم خوب یاد رکھو کہ ہمیشہ مسائل دینیہ خصوصًا مبحث تعظیم و محبت حضور سید المحبوبین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم میں ان حضرات کو بھی داؤں گھات ہیں جن کا ایک شمہ تم یہاں سن چکے زبان سے نرم نرم لفظ کہتے جائیں بات بات پر مصرعہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر سنائیں کرنا واقف جانے یہ تو بڑے عاشق رسول و متبع سنت ہیں مگر

---

[1] وہو عن الصادم بہذا اللفظ الوجہ العاشر ان ایجاب زیارۃ قبرہ او استحبابہا او شد الرحال الیہا لاجل تعظیمہ یتضمن اجعل القبر منسکا یحج الیہ الخ ۱۲ منہ

باطن میں وہی چھریاں بھری ہوتی ہیں جو فریبی تقریروں کی آڑ میں وقتاً فوقتاً جلوہ کرکے ایمان عوام کا کام کر جاتی ہیں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی بھی بحث شفاعت میں بھی روش چلے ہیں ظاہر الترضائے جہال کو شفاعت کا اقرار کیا کہ ہاں ہو گی مگر خاص جو معنے شفاعت تھے ان میں کہیں صاف صاف کہیں کچھ بیہودہ قیدیں بڑھا کر نہایت سخت و شنیع قباحتیں نکال دیں اور اپنی طرف سے ایک ایسے معنے گڑھے جن کا وقوع کسی طرح ممکن نہیں نہ انہیں حقیقت شفاعت سے علاقہ نہ ان میں کچھ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت نہ ایسی شفاعت کی معاذ اللہ کچھ قدر و منزلت ملکہ العظمۃ اللہ اس نو ساختہ شفاعت سے حضرت ملک مقتدر جل جلالہ کی صریح اہانت و عجز و خوف و نقصان قدرت و حیلہ جوئی و بہانہ گیری و پیروی خیالات ناقصہ بشری اور معاذ اللہ اس احد صمد فرد وتر ملک بے نیاز کا کہ لا یسئل عما یفعل جس کا دبدبہ جلال عظمت اور یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید جبروت بارگاہ سلطنت ہے عیاذاً باللہ دارا و کاؤس کے مشابہ اور اس کے فرمان عظیم فرقان کریم کا سحر گان دنیا طلبی کے قانون و حکم سے مماثل ہونا نکلتا ہے کما لا یخفی علی من طالع تقویۃ الایمان اعاذ اللہ المؤمنین من شرہ الفتان پھر ایسا اقرار کسی عاقل کے نزدیک بھی اقرار ہو سکتا ہے ہاں جاہلوں کے بہکانے کو ہو گیا کہ منکر شفاعت نہیں واللہ یعلم المفسد من المصلح تحقیق اس مبحث کی کتب علمائے اہلسنت میں مشرحاً مذکور جس کے جواب میں آج تک سارے طائفہ نے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے وقت کی گائی اور ایک بات بھی ٹھکانے کی نہ بن آئی اور اب جسے حوصلہ ہو مضامین تقویۃ الایمان کو مطابق عقیدہ اہلسنت کو دکھلائے۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا الآیہ اور یہ بھی خوب سمجھے رہو کہ جس مسئلہ کا ابھی ذکر تھا یعنی زیارت قبر اطہر کو معاذ اللہ معاذ اللہ تا بحرام و شرک پہنچانا اور زبان سے وہی مستحب مستحب کی رٹ لگانا یہ نہ یقین دلانا کہ اس کے معتقد صرف اسکولی صاحب سہسوانی ہی نہیں صاحبو یہ بھی ان حضرات کا شیوہ ہے کہ اپنے میں ایک کو ہراول بنا لیتے ہیں اور خفیہ سب اس کے ممدو معاون رہتے ہیں اور اتنا نہ ہو تو اس قدر تو ضروری ہے کہ اس عقیدہ کے سبب اُسے دل میں بُرا نہیں جانتے معتبر طور پر معلوم ہوا کہ اسکولی بہادر کا رسالہ بھی بہ اعانت نواب صاحب بلند اقبال شوہر ریاست بھوپال چھپا ہے اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ طائفہ امیریہ کو اکثر وہابیہ نے بھی کافر و مردود لکھ دیا مہریں کر دیں فتوے چھپ گئے پر اب کیا ممکن ہے کہ وہ ان سے ایسا ہی معاملہ برتیں جیسا مرتدین سے برتا جاتا ہے استغفر اللہ محض خیال خام ہے جب آپس میں ملتے ہیں سب ملۃً واحدۃً ہو جاتے ہیں۔

غرض ؎ بیباک ہیں سفاک ہیں جو آج ہیں یہ ہیں
بندے ہیں مگر خوف خدا کا نہیں رکھتے

فوج طائفہ میں سارے بیڑے کی سند جناب مولوی
امیر حسن و مولوی امیر احمد

یہ حضرت اور ان کی خدیات ہر چند نہایت مہذب و سراپا ادب ہیں کہ ان

کا اس وصف عالی میں کمال ہمیں ان کے تذکرہ سے مانع آتا مگر کیا کیجئے۔ کہ بیڑے بھر میں یہ سب سے بڑھ کر منچلے کج کلاہ قرار پائے ہیں چار ناچار ؏ با ہمیں مردمان بباید ساخت۔ کچھ تہذیبیں ان کی بھی ملاحظہ ہوں۔

تہذیب ۱ - رسالہ ہدایۃ المبتدعین میں جو فتویٰ چھپا ہے جسے صاحبزادے کی محنت جانئے اور بزرگوار کی تصدیق یا بزرگوار کی بزرگی کہیے اور صاحبزادے کی توثیق اُس میں جن جن خوبیوں سے مجلس میلاد و قیام کے مانعین گنائے اور جس جس قدر حیا و دیانت پر الطاف و کرم فرمائے انہیں دل خوب جانتا ہوگا پہلے تو لیجیے قول المعتمد زمانہ بھر کی چھٹی ہوئی نامعتمد میں عرض کروں آخر آپ کے اکابر کا حال کھلا کا گرٹ تو نہ تھا سب ہی جانتے تھے کہ ایک ایک حضرت یہی نام چھپ چکے ہیں اور روقت مطالبہ کھوئے گئے پھر اصاغر کو کیا لائق تھا کہ بڑوں کی حرص کر کے ناحق اپنا جی دھڑکاتی۔

؎ سست بازو بجہل می فگند
پنجہ با مرد آہنیں چنگال

(۲) جامع المسائل (۳) تکملۃ التفسیر (۴) بدیع مخزومی (۵) شرح البعث (۶) فتاویٰ ابن نقطہ (۷) وہ کتاب جس کا نام آپ کو بھی نہ معلوم ہوا کتاب شرف الدین لکھنے پر اکتفا فرمایا اب سچ سچ کی ٹھہری ہے ذرا خدا سے ڈر کر صاف صاف کہہ دیجیے کہ ان کتابوں کو آپ نے کبھی دیکھا ہے یہ آپ کے پاس موجود ہیں اور یہ حوالے خود ان میں یا کسی اور مستند معتمد مقبول مشہور کتاب میں دیکھ کر دئیے یا بے دیکھے ایمان بالغیب لا کر اشہدات بول

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوکھی بات یہ ہے کہ ان حضرات نے بحکم اتواصوا بہ آپس میں عہد
ہر کرآمد بران مزید تمود ٭ کا مشورہ کر لیا ہے۔ صاحب کلمۃ الحق
نے تو قول نامعتمد کا صرف حوالہ ہی دیا تھا۔ ملا قنوجی نے کہا ہم کا ہے
میں کم ہیں وہ نہ کریں جس میں دو دو تی ناموری بنام کتاب ایک طولانی عبارت
بھی نقل کر دی اور اس میں اور کتابوں کے نام بڑھا لئے ڈپٹی بہادر نے
خدا جانے معلم صاحب کے بھروسے یا صریح دیدہ و دانستہ ان ناموں
کو قول معتمد کے ساتھ کٹہرے میں بٹھایا سب سے صحیح نقل کا بیڑا اٹھایا
ان والد و مولود نے کہا اجی ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭
آپ نے سب نام برابر چنے اور چھاتی پر مار کر لوے لے جسے منظور ہو
کتابوں مذکور میں دیکھ لے یعنی اس درجہ مشہور ہیں کہ جو چاہے ان کی طرف
مراجعت کرے اور خدا چاہے تو آج تک خود بھی کبھی خواب میں نہ دیکھی ہوں
فقط اگلوں کی تیوریر چنائی چلی جاتی ہے اس کی کیا پرواہ کہ اگر کوئی مانگ
بیٹھا لائیے حضرت ہمیں دکھلائیے تو حیادار کو تو ڈوب مرنے کو بھی جگہ نہ
ہو گی آخر جب سنیوں کا مواخذہ حد سے گزرا جناب تقدس مآب مولوی
امیر حسن صاحب نے رخصت سفر کمر پر کسا اور تلاش کتب کے لیے طبقات
زیرین کا عزم فرمایا مگر خدا جانے وہاں بھی نہ پائیں یا کیا سبب ہوا کہ مدت

ف۔ قول معتمد، جامع مسائل، تکملۃ التفسیر، بدیع مخزومی، شرح البعث، فتاویٰ ابن نقطہ، کتاب شرف الدین وہابیہ کی خود ساختہ جعلی کتابیں ہیں۔

زیادہ گزری جواب تک نہ آیا (۸) کتاب طریقۂ محمدیہ کا نام اور وہی جرأت
کر جو چاہے دیکھ لے گویا ان کا بچشم خود دیکھا ہوا ہے۔ اللہ اکبر مشہور کتاب
اور یہ صریح جھوٹ اور اتنی دلیری غرض تیز چھری میں حیا کا حصار اور دیانت
کی دُم میں ریشمی رسا (۹) فتاوی مغربی (۱۰) تحفۃ القضاۃ (۱۱) نور الیقین
(۱۲) تلخیص البحر (۱۳) عقبات (۱۴) رسالہ محمد اشرف (۱۵) بہجۃ العشاق
جونپوری (۱۶) طریقۃ السلف گجراتی وغیرہ وغیرہ دراصل موصل ملا قنوجی
و نواب بہادر رئیس البھوپال پر نظر کر کے ان کتابوں[1] میں اکثر کا قبول و
اعتبار بلکہ بعض کا وجود و اشتہار یوہیں مؤلفوں کا علم و عدالت و صدق
و جلالت باقی ہے۔ تصحیح حکایت و توثیق روایت ثابت کر دیجئے اور رجو
آپ کی قسمت سے وہ ایک رہ جائیں اور اُن کا کلام بھی اضطراب و تہافت
سے خالی اور افادۂ مدعا میں نص ہو اُن کی وجہ ترجیح کلمات عالیہ جمہور اکثر
پر ارشاد کیجیے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان لن تفعلوا

[1] اور مسئلہ قیام میں جو تغلیط عوام کو کتب حدیث کے دو ایک نام
ارشاد ہوئے حیا و دیانت کا مقتضیٰ یہ تھا کہ دفع تعارض و تطبیق و ترجیح اور
شرح محققین کی تنقید و تنقیح اور ائمہ فقہا کی افتاد تصحیح اور بحکم اسحاقی صحت حدیث
کی اثبات و توضیح سب پر نظر فرما کر زبان کھولی ہوتی اور اس بحث میں سیرت شامی
کا تو نام لینا اپنی راہ میں کانٹے بونا ہے جیسا کہ ہم اجتہادات جناب مجتہد بہادر میں
بیان کر چکے ہیں فتذکر و تشکر اللہ الاعلیٰ الاکبر ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو اتنا کہہ دیجیے کہ ایسے کاذب رسالے باطل حوالے حیا کے نوالے بے چارے عوام کے چھلنے والے کون سے خاتم کی شرح سے نکالے ان باتوں نے کچھ آپ کی قدر بڑھائی یا مستحسنات ائمہ کی شان گھٹائی اور حجب کچھ بھی نہیں تو حلوا نہ مانڈے رانڈے ادھر سے مانڈے گھر کے نہ گھاٹ کے یوہیں بارہ باٹ کے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آگے چلیے رسالہ مناظرہ احمدیہ ونصر المومنین فی رد قول الجاہلین بقول مولوی کرامت علی جونپوری کے تک تو بل گئی مگر ایمان کا کیا حال ہوا۔

تہذیب ۱۷:۔ مہذب بہادر نے مناظرہ کے صفحہ ۳۹ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر افترا کیا کہ معاذ اللہ وہ بھی شش مثل وصفت خاتم کے قائل ہیں بلکہ اس کے منکر کو کافر جانتے ہیں اس صریح بے ایمانی کا پورا علاج علمائے بلاد وامصار نے جن میں دہلی قنوج بھوپال وغیرہا کے وہابیہ یہاں تک کہ مہذب بہادر کے مولائے اکبر حافظ آیۃ انی بری منک مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی بھی داخل ہیں نہج معقول کر دیا اور بحمد اللہ اذ قال للانسان اکفر فلما کفر کا قصہ آتش کدہ و طشت از بام ہوگیا مگر بڑھ کر بہادری تو یہ ہے کہ ان کے ساتھ (۱۸) عطار بن السائب (۱۹) ابو الضحی (۲۰) شعبہ (۲۱) عطا ابن یسار (۲۲) عمرو بن مرۃ (۲۳) محمد بن مثنے (۲۴) عمرو بن علی (۲۵) محمد بن جعفر (۲۶) عبید بن غنام (۲۷) علی بن حکیم (۲۸) شریک (۲۹) حاکم (۳۰) بیہقی (۳۱) امام سیوطی (۳۲) ابن ابی حاتم (۳۳) عبید بن حمید (۳۴) ابن الضریس کو بھی گن دیا کہ عیاذاً

باللہ ان سب کا یہی مذہب تھا۔ اور فتوائے ثانیہ نصر المومنین میں جس کے مفتی ملا مہذب اور مہری مصدق مجتہد موذب اللہ کی عنایت سے دونوں یکساں۔ عہ وزیرے چنیں شہریارے چناں۔ اُس میں ان اٹھارہ کے سوا دو اور بڑھائے یعنی (۳۵) محمد بن جریر طبری اور (۳۶) امام ابن حجر عسقلانی غرض جس جس نے حدیث کی روایت یا اپنی کتاب میں اس کی تخریج یا اپنے کلام میں اُس کا ذکر کیا ہے سب بے گناہ پکڑے گئے اور معاذ اللہ ایسے قول شنیع وکفر قطیع کے قائل ٹھہریں ہم ملا مہذب بیچارے کو کیا چھیڑیں پر ہاں مجتہد بہادر سے اتنی عرض رکھتے ہیں کہ آپ اپنی حدیث دانی کی شرم کر کے ان بیس اکابر سے ثابت کر دیجیے کہ حضور سید المرسلین خاتم النبیین افضل العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ امثال وہمسران فضل وکمال عالم میں موجود ومتحقق ہونا ان کا عقیدہ تھا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ وائے بد عقلی اگر مجرد نقل وروایت مستلزم اعتقاد ہو تو سب محدثین ورواۃ ان احادیث کے جن کا مضمون بادی النظر میں یا بعد از تعمق بھی برخلاف آیات محکمات وعقائد اہل حق ہے اور علمائے دین ہمیشہ سے انہیں مؤول یا بوجہ مخالفت قطعیات کے غیر مقبول کہتے آئے العیاذ باللہ منکر قرآن مجید واہل بدعت واہوا قرار پائیں اور بوجہ روایت وتخریج دلائل مذاہب مختلفہ کے قائل بالمتنافیین ٹھہریں الٰہی اپنے قہر سے بچانا اپنے حبیب کا صدقہ آمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین تنبیہ الحق۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

؎ حلم حق باتو مواسا ہا کند
چون زحد مے بگذرد رسوا کند

ہمیشہ سے اس بے ادب گستاخ قوم کے دل میں حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے آتش بغض و کینہ دبی تھی جس بات میں ادنیٰ تعظیم حضور کی دیکھی شرک ٹھہرادی جہاں ہلکی سی بوئے محبت مہکتی پائی بدعت بتادی آخر قہر الٰہی جوش زن ہوا اور ایک قاہر بجلی میں ان کا خانماں دیانت و برگ و بار امانت رہا سہا بالکل پھونک دیا دل کی صورتیں مسخ کر کے عقل و تمیز و شیوۂ انسانیت یک قلم چھین لیا اب نہ کوئی بات ان کی سمجھ میں آئے نہ قرآن و حدیث سے کچھ پیش جائے نہ خدا و رسول سے سروکار نہ کسی مذہب و ملت پر قرار ابھی ان کی ایک نو نیاز تازہ پرواز کو کوئی نیا عقیدہ نکال لینے دو آج ہی پرانے پرانے ساتھ ہوئے جاتے ہیں۔ اور پھر اگر اس پر وہ شور و غوغا ہوگا کہ خدا کی پناہ جہاں بھر اس کے خلاف ہو تو سب کافر لیکن یہ چارہی پھر کی صاحبی ہے کل ہر طرف سے مار پڑے گی دار و گیر ہونے لگی پیچھے کچھ نہ تھا کانوں کان کوئی خبر نہیں گویا ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا بلکہ زیادہ کھڑ کھڑاؤ تو خود ہی اس کے کفر پر مہر کر دیں گے مگر کیوں جاؤں اب یہی شش امثال کا مسئلہ ہے انہیں حضرات سے قسم دھر کر پوچھ لو کہ تیرہ سو برس کے مسلمانوں کو جانے دو اس ایجاد سے پہلے ایمان سے کہنا کبھی تمہاری خواب میں بھی خواتم و امثال طبقات زیریں کا خیال آیا تھا یا جب تک تم سب بھی کفار و اولاد کفار تھے اب چھ سات

سال سے ایمان نصیب ہوا وہ بھی اتنا پھیپھا کہ دو ہی جھٹکوں میں تار تار اب مجتہد بہادر فرمائیں کہ یہ صریح بلیس افترا پر آپ کی طرف بھی منسوب ہوں یا نہیں۔ تہذیب ۲۷۔ خدا ایسوں کو تو ناخن نہ دے جو اپنے ہی سر کا زیان کریں کہیں صاحبزادے نے سن پایا کہ مرفوع حکمی بھی کسی چیز کا نام ہے اب کیا تھا جامے میں پھولے نہیں سماتے ص۴۲ مناظرۂ احمدیہ پر صاف لکھ دیا کہ یہی عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالح ائمہ اور محدثین بلکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا لکون الحدیث مرفوعا حکما مجتہد بہادر تم ان کے بڑے حامی ہو ہم تو تمہیں سے کہیں گے اصول حدیث سے اس روایت کا جزماً مرفوع حکمی ٹھہرالیں بے دھڑک عقیدۂ باطلۂ شش امثالہ کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت صحیح ہونا ثابت کر دو ورنہ صاف کہہ دو کہ سرکار عرش وقار رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ میں ایسے مفتریوں کے لیے من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار کا خلعت تیار ہے۔

؎ ناصحا کہہ دے محبت میں خدا لگتی کچھ
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ہاں مجیبی کو سہو ہوا ص۱ نصر المومنین نہ دیکھئے فتوائے صاحبزادہ میں مرقوم موافق قاعدہ محدثین کے یہ مرفوع ہے حکما پس معاذ اللہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک نوبت پہنچتی ہے اور مہروں کی اگلی ہی لیں میں چار لکیروں کے اندر مجتہد بہادر بھی کچہری کر رہے ہیں بھلا ان سے ہو سکتا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرصاحبزادے کو اکیلا چھوڑ دیتے یا اس خلعت بیش بہا سے حصّہ نہ لیتے کیوں حضرت یہ اکیسواں[21] افترا بھی آپ کے سر ہوا یا نہیں پر انصاف کیجیے تو یہ تو اکیس لاکھ افترا سے بڑھ کر ہے کہ اوروں پر جھوٹ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان کے کب برابر ہے۔ تہذیب ۴۸ - اس سے بڑھ کر قیامت یہ ہے کہ خلاصہ تحریر منسوب بہ بردوانی صہ ۴۶ مناظرۂ احمدیہ میں صاف اقرار کر دیا کہ نبوت حضور پُر نور بشری الانبیاء علیہ وعلیہم التحیۃ والثنا کی تصریح اسرائیلیات میں نہ تھی ورنہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت سے کیونکر انکار کرتے حیث قال ودوم بنی کنیکم میں تصریح نبوت آنحضرت[1] ہے اگر اسرائیلیات میں یہ ہوتا تو اسرائیلیوں کو کب انکار نبوت آنحضرت[2] سے کیونکر ہوتا اب تمام وہابیہ نجد و ہند اپنی کلمہ گوئی کی شرم کر کے بے رو و رعایت فتوے دیں کہ یہ قول تفضیح وخبث صریح ایمان سے کچھ بھی علاقہ رکھتا ہے۔ افسوس عداوت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوبت یہاں تک پہنچی شاید آیات کریمہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اہل کتاب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد خوشخبری سناتا اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ

[1] اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحابہ وبارک وسلم ۱۲ منہ [2] اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ وبارک وسلم علیٰ رغم من لم یصل وسلم علیہ آمین ۱۲ منہ

تعالیٰ علیہ وسلم یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل اُس نبی کو لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت وانجیل میں ذالک مثلھم فی الانجیل یہ کہاوت ہے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توریت میں اور کہاوت اُن کی انجیل میں وغیرہا آیات صریحہ اور کریمہ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین یعنی اُس نبی کی پیدائش سے پہلے تو کافروں پر اُس کے وسیلے سے فتح مانگتے تھے اب جو وہ جانا پہچانا پیغمبر جلوہ فرما ہوا منکر ہو بیٹھے سو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔ وغیر ذلک وآیات جن میں اشقیائے بنی اسرائیل حضور نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم سے قلبی عناد اور اگلے رسولوں کی جان بوجھ کر تکذیب وفساد مذکور طبقات زبرین کے مصاحف مفروضہ میں نہیں یا خدا کی بات جھٹلانے کا کچھ مزہ ہی پڑ گیا ہے وہ فرماتا ہے ان کا ان کی عادات کا ان کے اخلاق کا ان شریعت کا ان کے اصحاب کا ان کی امت کا تفصیلی ذکر ہماری اوتاری کتابوں میں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہیں بھی نہیں وہ فرماتا ہے بنی اسرائیل نے دیدہ دانستہ کفر پر اصرار اور ہمارے نبی کا انکار کیا یہ کہتے ہیں بھلا ایسا ہو سکتا ہے اب بھی کہیے کھلی کھلی قرآن عظیم کی تکذیب اور یہود ونصاریٰ کی حمایت ہے یا نہیں۔ مگر افسوس ان نئی روشنی والوں کو مثل مشہور چراغ کے نیچے اندھیرا اپنا منہ بھی نہیں سوجھتا کہو صاحبو تم نے باوجود ادعائے اسلام آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو بہت سامان لیا پھر اسرائیل کو

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقبال مکر ہیں اُن پر بہ حسنِ ظن کے لیے عرض شاد باش و نیباک ذی کرانہا
قومی بشر رکا القصرہ کا انہا جملتٗ صفرہ کی اونچی اونچی کوٹھیاں جہلیل
کرتی سواریاں تیار ہیں اور انہیں معصوم بندے ذق انک انت الامیر
البشیر النذیر کہتے ہوئے آٹھ پہر خدمت گزار الا من تاب و آمن و عمل
صالحا ثم اھتدی نسال اللہ تعالیٰ و نختم و نہ و جمیع المؤمنین بالحسنیٰ
بجاہ سید المرسلین افضل العٰلمین خاتم النبیین المحمود فی الاولین
المعشوق فی الاخرین افضل صلوات اللہ و تسلیماتہ و برکاتہ و تحیاتہ
علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین آمین خاتمہ رزقنا اللہ
تعالیٰ حسنہا آمین یہ ایک سو ساٹھ عنایتیں ہیں حضرات کا بردا جلہ
حمالمہ کی دیانت و امانت کے حال زار پر کر فقیر خیر خواہ مسلمین نے باوجود کثرت
کار و ہجوم افکار بے قصد اکثار و استیعاب شمار عشرۂ اخیرۂ ذی الحجہ مبارک
سنہ ۱۲۹۹ بارہ سو ننانوے ہجریہ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ و تحیہ میں بعجلت
تمام جمع کر کے ہدیۂ انظار منصفان ارجمند و خوش مزاقان حق پسند کیں۔

این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد
توقیع قبولِ روز نیشن باد

آمین بجاہ رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جی میں
تو آیا کہ کچھ کرامتیں اولیائے طائفہ جناب اسمٰعیل صاحب و
جد ... ایری اسحاق صاحب کی بھی عرض کروں مگر ادھر تو قلت
... ت کا جنجال اور ادھر نازک مزاجی احباب کا خیال کہ مبادا اُن کے

ذکر پر بعض حضرات کا خون تعصب جوش میں آئے خدا نہ کردہ فقیر کا
مطلب کہ احقاق حق ہے ہاتھ سے جائے معہذا اس رسالہ کا نام
سیفِ المصطفیٰ ٹھہرا تو بلحاظ اعداد کلمہ سیفؑ انہیں ڈیڑھ سو[۱]
پر اقتصار اولیٰ۔ اب حضرات عالیہ ناظرین با تمکین سے دست بستہ یہ التماس
(اولاً) سب سے زیادہ صرف اتنی تمنا کہ ان اوراق پر جب نظر ڈالیں ذرا
پاس انصاف کو کام فرمائیں خدا شاہد کہ مجھے کسی کی بدگوئی مقصود بالذات نہیں
حق پسندی کیجیے تو بگڑنے اور جھلانے کی کوئی بات نہیں پھر بھی اگر کوئی صاحب خفقہ
لائیں تو فقیر حاضر ہو چاہیں فرمائیں حاشا کہ میں عتاب کا جواب طیش سے بلکہ
بکیے تو اوّل ہی اپنے قصور کا اقرار کر لوں مگر آج کل پرسوں ترسوں جب
کبھی جا کر غصہ اترے مزاج درست ہوئے بعد رعایت میزان عقل کا سخن
سنجی پر عزم چست ہو اُس وقت اتنا ارشاد ہو جائے کہ عرض فقیر قابل قبول یا نگاہ
تحقیق میں لغو و فضول (ثانیاً) جن صاحب کی عالی ہمتی انہیں حوصلہ جواب پر
لائے ذا یوم الحساب کو یاد فرما کر اتنا خیال رکھا جائے کہ جواب ہو تو پورا ہو یعنی یا
کہ فقیر نے تو ایسے حمالمہ کی ایسی کارسازیاں امر دین میں شعبدہ بازیاں وہ
بھی اتنی شرائط کا پابند ہو کر جن کا ذکر شروع رسالہ میں گزرا اس پہ اس قدر
کثرت و وفور کے ساتھ ثابت کر دکھائیں جن کا نظیر شاید ملت اسلام میں
بہ استثنائے شیعہ کہیں نہ ملے آپ زید و عمرو دانا و اتفاقان امر کی بلائیں
یا کبھی فاضل مقبول احد الفحول ہی کی خارج از مقصود خطائیں۔

[۱] دس بعد کو اضافہ ہوئیں لہٰذا ایک سو ساٹھ ہو گئیں۔ ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواہ لفظی گرفتیں کتابت کی غلطیں اِدھر اُدھر کی فضول حکایتیں جمع کر لائیں کر خود
بھی انصاف پر آئیے تو یہی فرمایئے کہ ان عظیم آفتوں عضب قیامتوں کا مطلق
مقابلہ نہ ہوا جو اکابر طائفہ سے دینی مناظرہ میں بایں شدت و کثرت وقوع
میں آئیں تو ساحت عزت حضرات نبوت علیہم الصلاۃ والتحیۃ کے سوا کوئی
بشر بھی مساحت سے پاک و مبرا نہیں کلام تو اس میں ہے کہ امر دین میں
اس قسم کی چالاکیاں اس درجہ بیباکیاں شیوۂ اہل حق وہدیٰ نہیں غرض شروع

۱؎ جیسے جناب ڈپٹی المجسٹریٹ بہادر رسالہ امداد السنیین میں بجواب بجواب نمونہ شعبدہ
بازیہائے وہابیہ اہلسنت پر طعن فرماتے ہیں کہ شیخ الوہوے مجوز میلاد کو بعض رسائل
میں تر ہوئی لکھا اور بعض میں زر ہوئی، کیوں جناب ڈپٹی صاحب سچ کہیو یہ جواب کہیو یہ
جواب ہو گیا اُن کارسازیوں کا جو آپ کے اکابر نے کیں۔ ۱۲ منہ سلمہ ۲؎ جیسے
جناب ملا تفہیمی بہادر تصحیح المسائل پر بڑا بھاری اعتراض فرماتے ہیں کہ اس میں ہر جگہ ابن
ملک کو ابن مالک لکھا اور اسے دلیل ٹھہرایا صاحب تصحیح کی شرح مصابیح نہ دیکھنے پر حالانکہ
اولاً علی کلیت محض غلط تصحیح میں سب سے پہلے کہ مشہ پر یہ نام آیا ابن ملک ہی لکھا ہے۔ ثانیاً
خود صحت نامہ تصحیح میں شروع تصحیح اسی لفظ سے ہے۔ اور ملا تفہیمی ص۱۲۸ تفہیم پر تصحیح کا نسخہ
مطبوعہ پیش نظر ہونا بتلاتے ہیں پھر ایسے اعتراضوں پر خوش ہونا انہیں کو زیبا ہے۔
ثالثاً اللہ کی شان کریمی وقہاری تو دیکھو جو با اہل خدا ہر کہ در او فتادہ بر او فتاد جہاں
حضرت نے یہ اعتراض مایۂ تفاخر و ناز صاحب تصحیح پر جمایا اسی مقام میں اسی صفحہ پر خود
ابن مالک لکھا اسے فیضی جواب کہتے ہیں یہ لطیفہ بھی یادگار رہے گا چوں خدا خواہد کہ پردہ
کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

نہیں غرض شروع سے آخر رسالہ میں تقریر تعبیر پر شمار دیانات میں طرز تحریر ملاحظہ
ہو اس کے بعد اگر اوجہیم معاذ اللہ یہی حال ہو تو فوز شوق سے مواخذہ ہو۔
اگرچہ جواب تحقیق کا جب بھی مطالبہ رہا اور آپ کے اکابر سے الزام نہ اُٹھا
(ثالثاً) ملحوظ خاطر خاطر رہے کہ فقیر کا مقصود اصلی اس رسالہ میں اکابر طائفہ
کی تحریف و افترا کا ثبوت ہے۔ اور ان ایک سوتیس ثبوتوں یا اکثر جگہ اسی وادی
سے کلام معاں ہوا اور بعض جگہ اور اقسام بالتبع بیان ہو گئیں جیسے چالاک لئے
بیہودہ جی حلال یا نزاعی دعوے پر اپنے موافق سے استدلال لانا انصاف سے
کہئے کہ وہ کس قدر صریح بددیانتیاں ہیں جن کا اس رسالہ میں ذکر کسی
طرح مقصود سے بیگانہ نہیں ہو سکتا نہ یہ کہ اصل مذہب کی مختلف فیہ
باتیں یا ان کے لواحق و متعلقات چھٹے لفظوں ہمیں جمع کرلائیے۔ اور
ان کا نام بددیانتی خراب کریں تو ہر فریق کے نزدیک دوسروں کا سارا
مذہب خلاف دیانت بے کلام ہوا اُن حرکات میں ہے جنہیں کسی مذہب
و ملت والا بشرط انصاف مقتضائے حیا و امانت نہیں کہہ سکتا (رابعاً)
جو کچھ کہا اپنے خصم سے نقل کیجئے امید۔ اس میں تحریف و تصرف کو دخل
نہ دیجئے جتنی بات اس نے کہی ہے بے کم و بیش نقل کرکے اس پر ایسے
الزام قائم ہوں تو کیا مضائقہ ورنہ بزور زبان جس سیدھی بات کو چاہئے
اُلٹا بنا لیجئے جیسا طائفہ امیریہ نے اپنے اشتہار میں کیا کہ علمائے اہلسنت
فلاں فلاں عقیدے کے قائل ہیں۔ حالانکہ اُن میں بہت باتیں ایسی ہیں
جن کی نسبت اُن کی طرف محض افترا فقط طائفہ کے زور آور اپنی ہمت
کے بیئے لگا کر تحریف کی ریتی میں کھینچ لے گئے ہیں جن کی تفصیل ملاحظہ
رسالہ ضوان الایمان عن وساوس قرن الشیطان سے ظاہر جیسے چھپے
ہوئے چھٹا برس ہے اور طائفہ آج تک اس کے جواب سے عاجز
(خامساً) حضرات ناظرین حق پسند وفقہم اللہ تعالیٰ لسلوک
الانصاف ملاحظہ فرما چکے کہ اصل مسائل دینیہ میں ان حضرات کے
اکابر نے کیا کچھ نہ کیا کون سا دقیقہ نسخ دیانت وقتل امانت کا اٹھا رکھا
تو اب اُنہیں اپنا قدیمی پیشہ اختیار کرتے کیا دیر لگتی ہے اس رسالہ کا
مطالعہ اُن کے دلوں پر زخم تازہ ہوگا اپنی گرم چوٹ کی ہوائیں کیا عجب
کہ پھر بالاخوانیوں پر آئیں علمائے اہلسنت پر صریح بہتان و افترا کرکے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان [illegible] سے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] روشن ہو جائیگا
کہ گل با صنوبر چہ کرد ان اصاغر نے اپنے اکابر کی کیوں کہ بات بنالی
آخر ملاحظہ رسالہ سے ان حضرات کے صدق و حیا کا حال معلوم ہی ہو چکا
ہے۔ اور حضرت حق سبحنہ وتعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا
ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما
بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم ندمین۔ اور یہ جو فقیر نے
عرض کیا محض قیاسی خیال نہیں بلکہ آنکھوں دیکھی بات ہے۔ تصحیح
المسائل میں جو صاحب مائۃ مسائل کے غلط حوالے ثابت کئے۔ ملا
قنوجی بہادر کی حیا کو خدا سلامت رکھے چلبلے تو عمر بھر کے ہیں۔ جی
کلبلایا کہ ہم بھی صاحب تصحیح کی غلطی حوالہ ثابت کریں۔ روایت شریف میں
جو حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم اولین وآخرین
عطا ہونے کے متعلق علامہ خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسیم الریاض شرح
شفائے قاضی عیاض سے عبارت واما ما ورد انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علم علم الاولین والاخرین الخ نقل فرمائی حضرت نے آنکھیں بند کر کے
یوں اندھا دھند کی ٹھہرائی این عبارت را در شرح شفائے خفاجی
نیافتم الخ حضرت آپ نے تو ہر جگہ سراغ حق تا فتم دیکھ بھی نیافتم کو مجمع علما
میں لئے پھریں قلمی نسخے مطبوع نسخے متعدد نسخے نسیم کے موجود قسم اول
باب اول فصل اول متعلق تفسیر آیۃ کریمہ ورفعنا لک ذکرک زیر
شرح حدیث جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم ان ربی وربک یقول تدری
کیف رفعت ذکرک [illegible] اللہ [illegible] میں [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari